

853/2



# دیباچہ

از مصنف

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں میری انتہائے نگارش یہی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

صدر اور تعریف بے حساب و بے شمار اسی علت العمل احسن الخالقین کو زیبا و سزاوار ہے جس نے اپنی عظیم الشان حکمت کاملہ و قدرت بالغہ سے ایجاد و تکوین کو معرض وجود عطا کیا اور اس تکوین کے صفحہ پر موالید متنومہ کی خلقت کر کے ماہ مہینے سے احسن تقویم تک ترقی یافتہ انسان کے واسطے انہیں مسخر کر دیا۔ اسی ذات مقدس بیچون و چگون کی جانب اس عالم اسباب کے تمام اوزاع اقسام کا رجوع ہے۔ اس کی حمد و تعریف کے بیان کی طاقت انسان قاصر ہے اور زبان قلم محض عاجز فالحمد لله رب العالمین بعد ازیں لغت بیجاہت و مدح بے نہایت اس بادی سبل ختم الرسل سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتہب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے جس نے اللہ پاک کے تمام انبیاء و رسل کو جو دنیا کے مختلف اصصار و دیار میں آئے تھے انسان سے منوا کر اس کو روحانی ترقی کے اعلیٰ و ارفع مدارج تک پہنچایا اور خود خاتم جمیع کمالات انسانی کہلائے اور حصول روحانیت و معرفت خالق کے لئے ایسا صدی علم ایجاد کیا جو اب تک ادیاء اللہ کے پرلوز سینوں میں جلا آتا ہے۔ اور جب تک اللہ نے چاہا چلا جائے گا۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

(محمد شریف)



853/2

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حضرت راج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش

آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ عبدالرسول صاحب لٹھی کے ہاں صرف لڑکیاں ہی تھیں۔ اور اولاد زہریلہ کی طرف سے آپ نمکین رہا کرتے تھے رعنا کی ذبیوی نقطہ نظر سے نہ مخفی یعنی آپ صرف زینۃ الحیوۃ الدنیا کے خواہشمند نہ تھے بلکہ عم اور اضطراب اس بات کا تھا کہ جو لہدانی علم جدا مجد سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے اور جس سے غائق حقیقی کی تشنہ مخلوق سیراب ہوتی رہتی ہے وہ چشمہ فیض بند ہو جائیگا۔ شراب معرفت کے پیاسے سب میخانہ کی طرف آئیں گے تو ساتی کو نہ پا کر پہلے سے زیادہ بیقرار ہو کر واپس چلے جا کر بیٹے سالکان طریقت کی بالوسی کو محسوس کر کے آپ غمناک ہتے تھے، لیکن اللہ پاک کو یہ منظور تھا کہ یہ میخانہ است پہلے سے زیادہ رونق پذیر ہو۔ چنانچہ آپ نے بمنشاء الہی دوسرا نکاح کیا۔ اب تمام عقیدت مندوں کی نگاہیں رحمت باری تعالیٰ کی منتظر تھیں اور دل اس کے فضل کے امیدوار تھے۔ ۳۲ سال مسرتوں اور خوشیوں کی بہار لایا۔ حزن و غم کے بادل چھٹ گئے رحمت باری کی خاص بارش ہوئی یعنی حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے شجر خاندان پر ایسا مچول کھلا کہ جس کی خوشبو سے تمام باغ نہکلا تھا۔ طالبان حق کے دریاغ معطر ہو گئے اور گہر و کا علاقہ ہی نہیں بلکہ دور دراز دیار و امصار کے لوگ حلقہ گوش ہو گئے مدت کے تشنگان شراب معرفت سے مجبور ہو گئے کیوں نہ ہو قطب وقت حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعائے سحری کی اجابت ہو چکی تھی اور قبولیت کا ظہور حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فرزند ارجمند کی صورت میں پورا ہو گیا جن کا اسم گرامی محمد مقبول الرسول من صاحب رکھا گیا حضور کو قدرت نے اتنا خوبصورت بنایا تھا کہ ہر دیکھنے والا شش درہ جاتا تھا اور



بے ساختہ بول اٹھا تھا ماہذا بشوا یعنی یہ تو فرشتہ ہے آپ کی پاکیزہ صورت اور نورانی مکھڑا  
 دیکھ کر والدین اور مریدین جہاں خوش ہوتے تھے وہاں آپ کے ایک ظہری جسمانی نقص کو دیکھ  
 کر رنج بھی ہوتا تھا یعنی آپ پاؤں سے پیدائشی معذرت تھے جب آپ چند ماہ کے ہوئے تو  
 والدین کے رنج و منکر میں ایک دنیا شریک ہو کر یہ مشورہ دینے لگی کہ آپ لاہور جا کر کسی ماہر انگریز  
 ڈاکٹر سے پاؤں کا علاج کرائیں امید ہے کہ پاؤں درست ہو جائیں۔ لوگوں کے بار بار اصرار سے  
 حضرت ثالث صاحب کے دل میں بھی خیال پیدا ہو گیا کہ ممکن ہے علاج ہو جائے اس  
 لئے آپ اپنے پیارے بچے کو لاہور لے گئے اور ساتھ ہی اپنے پیرخانہ قصور شریف میں مولفہ لکھا  
 کہ اللہ پاک نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے مگر وہ معذور ہے کسی کامل ڈاکٹر سے علاج کا ارادہ ہے  
 اس وقت حضرت مائی صاحبہ (حضرت پیر قصور می دائم حضور می کی نواسی صاحبہ) زندہ تھیں۔  
 انہوں نے جواب میں لکھا کہ مبارک عہد مبارک ہو مگر علاج کا قصد بالکل نہ کریں وہ ایسی حالت  
 میں ہی تندرست پاؤں والوں سے زیادہ چلے گا۔ ادھر ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر مشورہ دیا کہ  
 یہ بادشاہ ہوگا اور دنیا اس کی نوکری کرے گی۔ اور اس کی خدمت کو سعادت سمجھے گی لہذا  
 اس معصوم بچہ کو تکلیف نہ دینی چاہیے ممکن ہے کہ پاؤں صحیح حالت میں نہ آئیں۔ حضرت  
 ثالث صاحب کو یہ بات پسند آئی اور آپ کو اللہ پاک کے مجھدوسہ پر معذور ہی رہنے دیا اور اس  
 ظہری معذوری نے حضور پر نور کی طبیعت پر بڑا اثر کیا باوجود بادشاہ ہونیکے اپنے آپ کو بہت  
 ہی عاجز سمجھتے تھے۔ عجز چونکہ خداوند تعالیٰ کو بہت پسند ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے خاص  
 کرم سے آپ کو اپنا دوست بنا لیا اور ولایت خاصہ سچپن میں ہی عطا فرمادی۔

## بچپن

حضور ابھی سات سال کے ہی تھے کہ خالق حقیقی نے سنت نبویؐ کو آپ کے حق میں  
 پورا کر دیا یعنی حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ سارے خاندان کا اور سب مریدوں کا بوجھ



آپ کے ننھے ننھے ہازوں پر ڈال کر دنیا فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے زاناً بکاش  
 وَاتَّالِیْبِرَادِجَمُوتَ بِہِوہ نازک زمانہ تھا جس کے ناخوشگوار حالات جس کی گونا گوں تکالیف  
 اور جس میں مخالفین تعصب کی وجہ سے مریدوں کو درغلا کر اس خاندان سے بدظن کرنے  
 اور دوسری جگہ تعریفوں کے پل بانڈھ کر (یعنی فلان بزرگ بڑا کمال ہے، فلاں گدی والے  
 بڑی کشف رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ) ادھر ادھر بھینچنے کا کام بڑے زور پر کر رہے تھے اور  
 جو ایجنٹ اس کام پر مقروض تھے وہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر چکے تھے یہ سب کچھ محض اس  
 وجہ سے تھا کہ حضرت ثالث بڑے ہی بردبار متحمل مزاج اور مرخاں مرخج تھے، آپ تمام  
 تکالیف اپنی اسی ذات پر ہی برداشت فرماتے تھے، دشمنوں کے پردیگنڈے سنتے  
 تھے مگر کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لانے تھے، حالانکہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے  
 اور کانوں سے سنتے تھے لیکن کسی کو جواب تک نہ دیتے تھے البتہ آپ کے خاص خادموں  
 سے سنا گیا ہے کہ حضور کو اکثر اوقات بعد از عشا تنہائی میں روتے دیکھا گیا ہے اور جب بہت  
 اصرار کیا اور وجہ پوچھی تو آپ یہی فرماتے ہیں اپنے ہی لوگوں سے بہت تکلیف میں ہوں  
 لہذا ایسے پر فتن وقت میں اور صرف سات سال کی عمر میں حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین  
 ہوتے ہیں اب ایک عقل مند اور صاحب ہوش انسان سوچے کہ ان حالات میں سات سال  
 کا بچہ مریدوں کی روحانی تعلیم کا بیڑا اٹھا کر اپنے خاندان میں وہ کامیابی حاصل کرتا ہے کہ  
 جس کو دنیا دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے، مریدوں کا سچوم خلفت کا جمع اتنا بڑھتا جاتا ہے کہ  
 حد شمار سے باہر ہو جاتا ہے تو پھر صاحب بصیرت انسان یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ  
 آپ پیدائشی ولی اللہ تھے اور کوئی خواہ کہے یا نہ کہے اس وقت کے عورت حضرت خواجہ  
 غلام حسن صاحب ڈھڑی شریف والے (یہ قصبہ لاہور شریف کے قریب ہی ہے) نے جب مراقبہ میں آپ کا زبیر دیکھا تو  
 علی الاعلان کہہ پایا تو اچھی طرح سن لو اور یقین کر لو کہ حضرت خواجہ محمد مقبول الرسول صاحب جس کو تم بچہ  
 سمجھ رہے ہو وہ بچہ نہیں وہ تو اپنے وقت کے قطب ہیں اس شان کو ہونا محمد عالم دیکل (ربی اے) گجرات والے



نے جو کہ حضرت خواجہ غلام حسن صاحب دھڑی شریف ولے کے خلفا میں سے تھے اشعار  
میں بیان فرماتے ہیں خلاصہ درج ذیل ہے۔

کسی گواہ تے میں بھی کینس خود اپنی سن پیا سی      دھڑیاں والے قطب وقت دے حلقے وچہ فرمایا سی  
تیرا شان جاں کشف اپنے وچ اسوں نظری آیا سی      تن شیراں داٹل اکٹھا بیا اس شکاری نوں

دے کھیرا بھرے مہنڈاروں پاچکا بھکیاری نوں

یا مقبول رسول اللہ دے بخش دوا دکھیاری نوں

یعنی پوچھو ادے داگن سب رتہ دیچہ پیا سی      پردادے نے اپنا بخرہ میرے ہتھ پوچھا سی  
پس کمال ایہاں تن شیراں اسب جمع ہوا سی      دھڑیاں والے اس کشفوں خبر دیا ساری نوں

دے کھیرا بھرے مہنڈاروں پاچکا بھکیاری نوں

یا مقبول رسول اللہ دے بخش دوا دکھیاری نوں

تن شہاں مٹھیں تن خزانے ورتہ دیچہ پاپے توں      اپنی خاص کمائی کے دم دم موہ دھلے توں  
اس زمانے شاہ سارے دولت چہ پرانے توں      ذہن خلقت چہ سخی جاناں ایڈی دولت بری توں

## تعلیم و تربیت

حضرت داعی اعظم کو ان کے والد ماجد یعنی حضرت ثالث خواجہ عبدالرسول صاحب اپنی  
زندگی میں دھڑیاں شریف خود لائے اور حضرت مولانا مولوی غلام حسن صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ جو کہ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام احمد نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص اولاد اجل خلفا میں سے  
تھے اور اس وقت کے عورت تھے کی خدمت میں پیش کر کے فرمایا کہ آپ ان کو علوم و فنون  
باطنیہ میں کامل و مکمل بنا میں، ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا سے رخصت ہو جائیں اور ان کا کام باقی  
رہ جائے اس وصیت کے محفوظ رہے دلوں بعد حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ واصل باللہ ہو گئے  
اور حضرت دھڑی صاحب نے اس وصیت پر پابندی سے عمل کیا آپ کی تعلیم شروع ہو گئی



حضور پیدل چل نہیں سکتے تھے۔ خادم کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے تھے (کیا جو شش  
 نصیب تھے وہ خادم جن کے جسم کے ساتھ آپ کا پاک جسم لگا کرتا تھا، بعد میں آپ گھوڑے  
 پر سوار ہو کر بلاناغہ جاتے تھے۔ آپ کو حضرت صاحب ڈھڈھی شریف اس خلوص اور جو شش  
 سے توجہ فرماتے تھے کہ آپ کے سن رسیدہ خلفاء حلقہ کے بیان کرتے ہیں کہ مجمع پڑھ بیت  
 طاری ہو جاتا تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس وصیت پر ایسا عمل کیا کہ مالوں کا کام  
 مہینوں اور مہینوں کا کام ہفتوں میں ختم کر لیا صرف یہی نہیں کہ مقامات پر عبور کر دیا گیا  
 بلکہ ہر مقام کی کیفیت واضح طور پر مکمل ہونے کے بعد اگلا سبق دیا جاتا تھا اب اندازہ لگائیے  
 کہ بچپن کی عمر کھیل کود کا زمانہ ہوتا ہے مگر اللہ پاک کی کرم نوازی ملاحظہ فرمائیے کہ استعداد  
 اس قدر بلند اور کامل عطا فرمائی کہ بڑے بڑے بڑھوں کو پیچھے چھوڑ کر آپ آگے نکل جاتے ہیں  
 اور باطن میں وہ کمال حاصل کرتے ہیں کہ لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص  
 مہربانی آپ کی ذات پاک پر تھی اس پاک پروردگار کو یہی منظور تھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ کی علیہ  
 کی جگہ ان کے ہی خاندان میں سے ان کے ہی شان اور مرتبہ کا مرد کامل ممکن ہو۔ یہی وجہ تھی کہ  
 قدرت نے عمر کو نہیں دیکھا آپ جوں جوں ہوش سنبھالنے جاتے تھے توں توں ہاٹنی  
 صفائی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ سینہ اطہر میں فیوض نورانی ہر لحظہ بڑھتے جاتے تھے اور منافق  
 سلوک زیادہ صاف اور روشن ہوتے جاتے تھے دیر صرف سن بلوغت کو پہنچنے کی تھی۔ مقامات  
 کی تکمیل تو پہلے ہی ہو چکی تھی۔ آپ جب بالغ ہوئے تو آپ کی حالت مجذوبانہ سی تھی اور تمام  
 عمر رہی۔ اور آپ ہمیشہ اپنے آپ کو انوار الہیہ اور فیوض باطنیہ میں مستور پاتے تھے اور یہ  
 اللہ کریم کا خاص الخاص فضل تھا اور اس فضل کے کئی وجوہ ہیں جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا  
 ہے تاکہ آپ سے تعلق رکھنے والوں کو زیادہ اطمینان ہو جائے اور عوام کو معلوم ہو جاوے  
 کہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

(۱) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پمخوت زمانہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی اور نبیوںات خصوصی



کے ہائل متھے نے اپنے علاقہ کے جاہل اور اچڑ لوگوں کو جس طریقہ اور محنت سے صحیح مسلمان بنایا وہ آپ ہی کا حصہ تھا تو ذات الہی نے بطور صلہ کے آپ کے خاندان میں یکے بعد دیگرے ولایت کا سلسلہ جاری رکھا تا کہ یہ فیض اس علاقہ میں اور زیادہ پھیل جائے اور لوگ آپ کے اس فیض لافانی سے خوب فائدہ اٹھاتے رہیں اور نیز آپ کے اس فیض سے آپ کو بھی مسلسل فیض پونچتا رہے یعنی جتنے لوگ زیادہ مستفیض ہوں گے اسی قدر آپ کو بھی نواب مزار رہے گا۔

حضرت ثالث صاحب نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ تمام خاندان کا کوئی پرسان حال نہیں تھا نہ ہی کوئی سرپرست تھا تینوں تیم چھے رہ جاتے ہیں اور بظاہر ان کی ظاہری اور باطنی تعلیم کا بند و بست کرنے والا بھی کوئی مرد نظر نہیں آتا بلکہ آئندہ تمام خاندان کے خرچ خوراک کے انتظام کی بھی کوئی ایسی صورت دکھائی نہیں دیتی جس سے پوری تسلی ہو سکے جب ایسے پیارے دوست کے خاندان میں یہ بے کسی اور بے بسی کی حالت ذات پاک نے دیکھی تو تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دنیوی گذران کے لئے حضرت کی دادی صاحبہ کو وسیلہ بنا دیا اور باطنی سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے حضرت مولانا غلام حسن ڈھڑیانی کو ذمہ وار ٹھہرایا۔

حضرت غلام حسن صاحب ڈھڑیانی کا خلوص اور اس خاندان سے محبت اس قدر معنی جو بیان نہیں کی جا سکتی جہاں انہوں نے دیکھا کہ حضرت ثالث صاحب بچوں کو خدا پاک کے حوالے کر کے آپ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں تو محسوس کیا کہ وہ نعمت لازوال اور فقر ہمیشہ الہی جو اعلیٰ حضرت تصور شریف سے یعنی حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری داکم حضور سے بڑی ہی تکالیف اور مشقتیں اٹھا کر لائے تھے یہ دولت فقر میرے (حضرت صاحب ڈھڑیانی) دنیا سے رخصت ہونے کے بعد چھپ جائے گی تب وہ بڑے بے قرار ہوئے اور اپنی تمام جدوجہد آپ کو توجہ کرنے میں صرف کر دی۔ ادھر شاگرد درشید (حضرت صاحب راجہ) کی استعداد



حذا واد کا یہ حال کہ بچپن کی وجہ سے دنیا کی کسی بات کو نہیں جانتے مگر معرفت کے اسباق استاد کامل کے بتاتے ہی یاد ہو جاتے ہیں حیب استاد بھی کامل ہو اور شاگرد رشید کی استعداد بھی نہایت اعلیٰ ہو اور خداوند قدوس کا کریم بہانے تلاش کر رہا ہو تو پچھریوں نہ مہینوں کا کام ہفتوں میں اور ہفتوں کا کام گھنٹوں میں سر انجام ہو جائے۔ مختصر یہ کہ آپ کو اللہ پاک نے تھوڑی مدت میں ظاہری و باطنی علوم عطا کر دیئے آپ اردو فارسی میں بہت اعلیٰ مضامین لکھتے تھے جن کا مقابلہ بڑے بلند پایہ کے ادیب بھی نہیں کر سکتے تھے۔ فارسی میں گفتگو بھی ایسی صاف اور بے ضغطہ کرنے تھے کہ سننے والا یہ سمجھتا تھا کہ شاید فارسی آپ کی زبان ہے۔ اس غلام (مصنف) سے بھی اکثر فارسی میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

## شادی

جب آپ بلوغت کو پہنچے تو سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر شادی کا بند و بست فرمایا۔ اور دعوت و لمیمہ کا انتظام اس خوبی سے کیا کہ تمام مرید اور اس علاقہ کے لوگ اب تک ان باتوں کا ذکر کر کے لطف حاصل کرتے ہیں اور اسے ہر موقع پر آپ کی شادی کی مثال پیش کرتے ہیں کہ شادی تو بس صرف حضرت صاحب نے ہی کی ہے اور اس طرح کی شادی نہ اب تک کسی نے کی ہے اور نہ ہی کوئی کرے گا مختصر یہ کہ پانچ دن تک صبح و شام متواتر حلویہ اور گوشت پکٹا رہا اور اللہ شریف زینبوں مشہر اور سارے مرید اور غیر مرید گرد کے عام لوگ بغیر کسی تمیز کے کھاتے رہے آپ کا حکم تھا کہ کسی کو کھانے سے منع نہ کیا جائے چاہے کون ہو۔ اور پہلے کتنی دفعہ کھا چکا ہو۔ انتظام ایسا تھا کہ اتنی کثیر مخلوق نہایت آرام سے بغیر کسی شور و شغب کے وقت پر کھانا کھا لیتی تھی کسی کو کبھی یہ شکایت نہ ہوتی کہ میں رہ گیا ہوں۔ حالات تو بہت عجیب اور حیران کن ہیں اگر مفصل بیان کئے جائیں تو مضمون لمبا ہوتا چلا جائیگا۔ اس واسطے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔



## اولاد

پہلی شادی سے چونکہ کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اس واسطے آپ نے نکاح ثانی حضرت قبلہ  
مفتی عطا محمد صاحب رتہ شریفین والوں کے ہاں کیا اس نکاح ثانی سے اللہ پاک نے آپ کو  
پانچ بچے اور تین بچیاں عطا فرمائیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت حافظ  
محمد مطلوب الرسول صاحب ہیں۔ جو اس وقت سجادہ نشین ہیں اور اپنے روحانی کمالات سے  
متعلقین کو فیوضات سے خوب سیراب کر رہے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے حضرت  
محمد مقصود الرسول صاحب ہیں جو اس وقت لاہور اسلامیہ کالج میں ایف اے کا امتحان  
دینے والے ہیں۔

تیسرے صاحبزادے حضرت حافظ محمد صبغۃ اللہ صاحب ہیں جو کہ قرآن پاک حفظ کر کے  
سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔

چوتھے صاحبزادے حضرت حافظ محمد حجتہ اللہ صاحب ہیں یہ بھی بعد حفظ قرآن مقامی  
سکول میں پڑھتے ہیں۔ پانچویں صاحبزادے محمد انوار صاحب ہیں جو کہ ابھی معصوم ہیں۔  
اللہ پاک ان سب کو عمر حضرت عطا فرماوے اور مدارج میں ترقی دے آمین ثم آمین

## حالات دیگر

صنوبر کی ساری زندگی کے تمام احوال قلم بند کرنے بہت مشکل ہیں اور اگر بہت  
مدت صرن کر کے لکھے بھی جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی جس سے پڑھنے والوں  
کی طبیعت پر گہرائی ہوگی اور اصل مقصد بھی مفقود ہو جائے گا۔ اس واسطے جو جو باتیں فائدہ  
بخش تھیں وہ میں نے چیدہ چیدہ نہایت اختصار کے ساتھ درج کر دی ہیں، اگر آپ  
محبت اور شوق کے ساتھ پڑھیں گے تو اسی مختصر سے ہی بہت نفع اٹھائیں گے اور اپنے



روشن ضمیر کے انوار سے آپ کا سینہ منور ہو جائے گا۔ یا اللہ میرے پروردگار رحمتہ اللہ علیہ کی  
 طفیل مجھ کو اور میرے سب پر مہمانیوں کو حضور رحمتہ اللہ کے فیوضات انوار سے بالامال کرد  
 دوران کے نقش قدم پر چلنے رہنے کی سچی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین

## طبیعت

جناب قبذہ و کعبہ مولانا و مرشدنا حضرت راج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت بڑی خالص  
 لسنار سادگی پسند تھی رحم دلی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ اعلیٰ درجہ کے فیاض  
 تھے، غایب سے آپ کو بڑی محبت تھی اور امر اطبقہ سے لفظاً متنفر تھے غصہ پر آپ کو اس قدر  
 ضبط تھا کہ کوئی مرید یا غیر مرید خواہ کس قدر فقیر اور دے یا سی مجہول سے اس قدر گستاخی  
 کے کلمات سنتے تو آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تک پیدا نہ ہوتے تھے حضور کو غصہ نہ آنا اس  
 غلام مصنف کے واسطے بڑی حیرت و استعجاب کا موجب تھا چنانچہ ہر وقت میرے دل میں  
 یہی سوچ آتی رہتی تھی کہ آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا۔ اسی سوچ کے ماتحت میں نے آپ کی اس  
 صفت رسولی کا کئی پیروں بزرگوں سجادہ نشینوں سے مقابلہ کیا لیکن یہ صفت کسی میں کمال  
 تک پہنچی ہوئی نہ پائی، آپ کی یہ صفت میرے دل میں قدرتی طور پر اس قدر گھر کر چکی ہے کہ جہاں  
 کہیں حضور کا ذکر خیر ہو رہا ہو وہاں میں علاوہ دیگر اوصاف بیان کرنے کے اس صفت کو پہلے  
 بیان کرتا ہوں اور صرف بیان ہی نہیں کرتا بلکہ ولایت کبریٰ کے ثبوت میں بطور بین دلیل کے  
 پیش کرتا ہوں اور یہ صرف مجھ جیسے کمتر میں عقیدت مند کا اعتقاد یا حسن ظن ہی نہیں بلکہ حقیقت  
 ہے کہ کوئی شخص اپنے ارادے سے بغیر تائید ربانی کے اپنے غصے پر قابو نہیں پاسکتا۔ اللہ  
 تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں بالوضاحت فرماتا ہے کہ وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظَ وَالْعَاقِبِينَ  
 عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ یعنی میرے پیارے بندوں کی ایک خاص صفت یہ  
 بھی ہے کہ وہ غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے ان کے قصوروں اور خطاؤں پر پرف



کرنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اجل شانہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ضبط  
غیظ اور محبت الہی دو نوازم مندرجہ ہیں یعنی غصہ کو مار جانے والے اللہ پاک کے محبوب ہوتے  
ہیں اور اللہ پاک کے محبوب غصہ پر قابض ہوتے ہیں قبا مرشدی و مولانی کی صرف اسی ایک صفت  
نے مجھ کو آپ کا غلام بیدار بنا رکھا تھا۔ میں نے ساری عمر میں آپ کو صرف ایک مرتبہ غصہ میں دیکھا  
ہے اور وہ بھی بالکل معمولی طور پر اور نصف منٹ سے بھی کم حالانکہ بہت بڑی غصہ والی بات  
تھی یعنی جب صاحبزادہ محمد صبغۃ اللہ صاحب زاد حسنا تہ مرض و دم زائذہ اٹھا۔

راپنڈے سائیس میں مبتلا ہوئے اور آپ کامیو ہسپتال کے  
فیمیلی وارڈ میں اپریشن کرایا گیا تو حضور ہر وقت صاحبزادہ صاحب  
کے پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ غلام نبی جو خادم خاص تھا ہر وقت

حضور کے غصہ کا  
ایک واقعہ

پاس ہی رہتا تھا ایک دفعہ وہ کہیں باہر چلا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے پانی مانگا آپ نے وہ  
تین دفعہ غلام نبی کو آواز دی مگر وہ وہاں موجود نہ تھا ناچار آپ خود اٹھ کر دوسرے کمرے میں  
تک سے پانی لینے گئے ہیں اس وقت وہاں پہنچا جب آپ بلوری گلاس دھو رہے تھے اس  
سگ دکھاہ نے سلام و عیزو کے بعد عرض کی کہ آپ خود اس قدر تکلیف فرما رہے ہیں جو اب دیا  
کہ صبغۃ اللہ نے پانی مانگا ہے اور یہاں کوئی اور آدمی موجود نہ تھا۔ بندہ نے گلاس لے لیا اور  
پانی صاحبزادہ صاحب کو پلایا۔ اسی وقت غلام نبی بھی آگیا۔ آپ نے فرمایا تو کہاں چلا گیا تھا۔  
اور ساتھ ہی ذرا چہرہ مبارک کا رنگ بھی بدل گیا۔ وہ بیچارہ کانپ رہا تھا اور حضور کا جلال دیکھ  
کر میں بھی مہبوت کھڑا تھا۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے رخ اللہ کی کثرت نورانیت میں  
تبدیل ہو گئی اور مسکرا کر فرمایا یہ خود تو اٹھ نہیں سکتا اور میں بھی مجبور ہوں۔ اس واسطے  
تم حیاں رکھا کرو جب کوئی دوسرا آدمی موجود ہو تو پھر باہر جایا کرو اتنا کہہ کر خا کسار سے  
گفتگو کرنے لگ گئے اور ذرہ بھر بھی دل میں رنجش باقی نہ رہی۔



## حسرت

حضورؐ کی یہ بہت ہی اچھی عادت تھی کہ جب کسی شخص سے آپ گفتگو فرماتے تھے اور اس سے اس کے حالات کے متعلق دریافت فرماتے تھے تو وہ

بالکل یہ سمجھتا تھا کہ مجھ سے بڑھ کر آپ کو کسی سے محبت نہیں۔ اور صبح سے بڑھ کر آپ مجھ سے ہی پیار کرتے ہیں چنانچہ جناب کے دصال کے بعد جب حضورؐ کے جسم اطہر کو سپرد زمین کر چکے تو تمام لوگ جو کثرت سے باہر سے آئے تھے اور اللہ شریف کے سب عودت میں مرد۔ بوڑھے بچے بلبلہ کر دتے تھے اور ہر شخص کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ آنجناب کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپ مجھ پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

جب آپ کسی مرید کے متعلق یہ معلوم ہو جاتا کہ اس پر یہ مصیبت

ہے تو آپ اسی وقت بیقرار ہو جاتے تھے۔ اس تکلیف سے اس کو نجات دلانے کے لئے جہاں ظاہری اسباب ہیں اس کی

مدد فرماتے تھے وہاں باطنی قوت سے بھی اس کی مدد کرتے تھے اور بارگاہِ الہیہ میں بڑے تضرع سے دعائیں مانگتے۔

مرید کو تکلیف سے ایک مخلص مرید میاں دائم آپ کی طاقت کے لئے آیا اور

اس نے واپس گھر جانے کے لئے نصرت طلب کی تو آپ نے اجازت نہ دی اس نے بہت اصرار کیا تو فرمایا اچھا تم

جائز اور تمہارا کام میری خیال لو ہے کہ کب نہ جاؤ وہ چلا ہی گیا جب وہ گھر پہنچا اسی رات اس کے گاہوں میں ایک قتل کا واقعہ ہو گیا۔ دردمندوں نے حسن عداوت کی وجہ سے اس

کا نام قاتل کی جگہ لکھا دیا پولیس نے کوڑے کھانے کی حالت میں بند کر دیا بہت دنوں تک بڑی تکلیف میں رہا اور آپ کی خدمت میں اپنی رفاقت کی دعا کے لئے ایک عرضیہ لکھا۔ آپ

نے فرمایا ہم نے اس کو بہت سزا دیا مگر اس نے ہماری ایک نہ مافیٰ خیر نہ تکلیف نہ سزا فرمائی۔ نتیجہ ہے۔ پھر آپ نے دعا کی اور فرمایا حضورؐ سے دلوں کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے کو



رہائی دے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ من مصف حضور نے اس شخص سے کہا نہ ملنے کے سبب بد دعا نہیں کی تھی بلکہ بزرگوں کی نافرمانی اور بے حکمی کا خمیازہ مجھ کو ملتا ہی پڑتا ہے چنانچہ جنگ احد کا واقعہ اس کا زندہ ثبوت ہے جس کو قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے

اذ تَصْعَدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُكُمْ فِيْ أُخْرَىٰ كَذَّبَ جَنَابَ رَسَالَتِ آبِ صَلَّى اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کو پہاڑ کی چوٹی پر بٹھا رکھا تھا تاکہ دشمن کی فوجیں کھلی طرف سے حملہ نہ کر دیں اور حکم دے رکھا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست تم نے تا حکم ثانی یہاں سے ہلنا نہیں مگر ان بزرگوں نے (رضی اللہ عنہم) جب فتح کے آثار دیکھے اور دشمن کی فوجیں میدان چھوڑ کر بھاگتی نظر آئیں تو اس ناصح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی ان سے خطا ہو گئی اور فتح کے خیال سے نیچے اتر آئے دشمن نے پشت خالی دیکھ کر پیچھے سے حملہ کر دیا اور مسلمانوں کو فتح کے بعد شکست ہوئی جس کو اللہ پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

**مرید کو تکلیف سے** | اس رو سیاہ کے والد ماجد مولوی غلام محمد صاحب ایک فخر  
**پچانیکا ایک واقعہ** | حضور کے ساتھ سفر میں کئی دن رہے واپسی پر اجازت مانگی تو  
 آپ نے رخصت نہ دی مگر سہ گزر اجازت مانگی مگر آپ ہر بار  
 یہی فرماتے کہ گو آپ کو گھر سے آئے ہوئے بہت دن گزر چکے ہیں مگر بہتر یہی ہے کہ چنگ  
 اور ٹھیرو۔ دو تین گھنٹہ کے بعد خبر آئی کہ پہاڑ کی طرف سپانی کا سیلاب اس قدر زور سے  
 آیا ہے کہ کسی میل لمبی لائن ٹوٹ گئی ہے اور جو گاڑی لاہور کو گئی ہے وہ ملک وال  
 سے ادھر ہی رگی پڑی ہے آپ نے دو رہیں منگانی اور میرے والد صاحب کو لیکر  
 بالآخر خانہ پر چڑھ گئے اور دو رہیں میں سے دیکھ کر فرمایا کہ لو دیکھو کس قدر پانی کا سمندر  
 اٹھا نہیں جا رہا ہے۔ پھر مسکرا کر فرمایا کہ اچھا ہوا آپ تک گئے ورنہ تکلیف خواہ مخواہ کی اٹھاتے  
 اور گھر پھر بھی نہیں پہنچ سکتے تھے کئی دن کے بعد جب پانی کا زور کم ہوا اور رہیں چل گئی



تو خود بخود در خصمت فرمادی۔

**مساوات** حضورؐ اپنے تمام مریدوں کو ایک نگاہ سے دیکھتے تھے چاہے وہ غریب ہو یا امیر اگرچہ روٹی میں مراتب کا ضرور لحاظ رکھا جاتا تھا مگر بات

کے سننے یا اس کے حالات پر توجہ کرنے میں یا استفادہ حاصل کرنے میں سب ایک جیسے تھے بلکہ یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ غریب پر آپ اسرار کی نسبت زیادہ توجہ مبذول فرماتے تھے

**علماء دین کی** آپ دین کے عالم کی بڑی قدر کرتے تھے جب کبھی کسی عالم سے

**ملاقات** ملاقات ہوتی تھی تو اس کو نہایت عزت سے اپنے پاس بٹھاتے اور بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اگر انکی کوئی خواہش ہوتی تھی تو بڑے

عز سے سنتے تھے اور جب تک وہ عالم بیچارہ ہے اس کے لحاظ سے کسی اور شخص سے بات تک نہ کرتے تھے نیز جملہ مریدوں کو بھی علماء دین کی تعظیم کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

جب مولانا حافظ رشید احمد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ کو بڑا صدمہ ہوا لگاہ ہوا تھا

اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے تو دنیا کے نصوص ختم ہو چکی ہے۔

**باوجود امیری کے** آپ کا لباس عموماً سفید مصفیٰ اور عمدہ ہوا کرتا تھا مگر دل میں بڑی

انکساری اور عجز مومجن تھا۔ آپ نہ خود ہی تکبر کرتے تھے اور نہ

تکبر کرنے والوں کو پسند کرتے تھے اور ہر ایک کو یہی نصیحت

کرتے تھے کہ ہم کو دردیشوں کی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ دل میں غرور آیا تو آدمی کسی کام کا نہ ہا

ع راہ اینست سعدی کہ مردان راہ بعزت نگرند در خود نگاہ !

ازیں بر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ اند سگ نہ پداشتند

ایک دفعہ اس خاکسار نے سوال کیا کہ فقر میں پورا ہونے کا آسان طریقہ کیا ہے

یعنی وہ کونسا عمل و فعل ہے جس سے سالک جلدی منزل تک پہنچ جاوے آپ نے عرض

ایک شعر ہی لکھ کر دیدیا اور فرمایا میں وہ شعر درج ذیل ہے۔



یکے اگر بڑویشن بین مباحثش دگر آنکہ بر غیر بد بین مباحثش  
 آپ نہایت ہی درویش سیرت تھے۔ اگر کوئی دنیا دار ملاقات کو آنا تو آپ کی طبیعت  
 منتقبض ہو جاتی آپ دنیا داروں سے بڑی نفرت رکھتے تھے جب کبھی کسی دین دار سے  
 ملاقات ہو جاتی تو باغ باغ ہوجاتے تھے اور اس سے دیر تک ہم نشینی فرماتے تھے اور باتوں  
 اور فصول لوگوں سے ایسی نفرت تھی کہ دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے اتفاق سے اگر کوئی آجاتا  
 تو اس سے عنودی گفتگو کے فوراً اٹھا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان بیچاروں  
 کو معلوم نہیں کہ فقر کیا چیز ہے۔

بادشاہان جہاں الہدگی بوندند از شراب بندگی (مہنار دہم)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ دورہ میں کسی راستہ پر جا رہے تھے کہ راستہ  
 میں ایک نہایت ہی بوسیدہ کپڑوں والا درویش آپ کے ہمراہ ہو گیا۔ درویش  
 آدمی جو آپ کے ساتھ تھے دل ہی دل میں ہنسنے لگے کہ اس فقیر سے

ابدال سے

ملاقات

آپ کو اتنی پیادگی بائیں کر رہے ہیں جب وہ چلا گیا تو آپ نے ان لوگوں کو نہایت سختی  
 سے فرمایا کہ تم کیا جاؤ یہ کون تھا یہ وقت کا ابدال تھا اور مجھ سے اپنی جگہ پوچھنے آیا تھا  
 میں نے اس کو مقرر کر دیا ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے ایسے فعل کے ارتکاب سے  
 توبہ کرائی۔ بایں ہر چہرہ سے وہ رون اور لب شامی پیکتا تھا کہ کسی کی مجال نہ تھی کہ بڑے  
 ہو کر کھلی بات کرے۔ بڑے بڑے امرا اور ڈساجب کہ آپ کو دیکھتے تھے خوف کھا کر  
 کانپتے تھے حتیٰ کہ بعض اوقات دیکھا ہے کہ بات کرنے سے بھی عاجز آجاتے تھے۔

ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب لقمیت رومی  
 ہزار کے قریب بھی اگر جمع ہو تو کسی کو طائفہ نہ ہوتی کہ آپ کی موجودگی میں سر

اٹھا کر اوپر دیکھے۔

53600







وفات سے قبل اس کو سمجھتے تھے۔ ورنہ یہ اشعار اس سے پہلے نہ تو کہی آپ سے سنے گئے تھے اور نہ کہی آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

بعض اوقات حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب اور حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب زادہ اللہ عمر ہما سے شعر بازی بھی فرمایتے تھے مگر ہمیشہ پاکیزہ اور موثر شعر پڑھا اور سنا کرنے کے فضول اور بیہودہ شعر کہی بھی آپ کی زبان مبارک پر آواز کا نون سے نامثلاً دیوان حافظ، نمنوی مولانا روم، حضرت سعدی، علامہ قبالہ کے اشعار زیادہ فرمایا کرتے تھے اور صاحب علم مریدیوں کو خطوط میں بھی پسند و نفاخ کے شعر ادل یا آخر کتاب میں لکھ دیا کرتے تھے خواہ وہ شعر مکتوب الیہ کو یاد ہو اور شرفت پڑھا رہتا ہو مگر خدا شاد ہے کہ جب حضرت صاحب کے ہاتھ مبارک سے لکھا ہوا وہی شعر لکھیں دیکھتیں تو اسنو بہ نکلنے اور خواہ مخواہ بار بار پڑھنے اور خط چومنے کو جی پیا ہوتا تھا بعض اوقات تو یہ فقیر مصنف (خط پڑھتا پڑھتا ایسا جھڑ ہو جاتا تھا کہ خط ہاتھ سے گر پڑتا تھا اور پتہ نہ لگتا تھا کہ کونسے عالم میں ہوں دیر کے بعد جب محویت کم ہوتی تو آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رومال سے پونچھنا خط اٹھانا چومنا سینے سے لگانا جب کبھی فرصت ملتی تو دوبارہ دوبارہ خط جیب سے نکال کر پڑھتا اور دل و آنکھوں کو مسرور کرتا تھا۔

**تخل اور برداشت** | تخل اور برداشت کا اس قدر ادہ آپ کے اندر خداوند کو پریم نے بھر رکھا تھا کہ آپ کی زندگی مبارک میں آپ پر بڑی بڑی

تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹے لیکن کسی کو خبر تک نہیں ہوئی تھی۔ تنہا کسبت کرنا تو درکنار رہا۔ چنانچہ آپ کو مرض الموت میں اس قدر تکلیف تھی کہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہم لوگ (طیب اور ڈاکٹر) دانتوں میں انگلیاں دے کوہتے تھے کہ ایسی شدت کی تکلیف اور پھرتی دیر برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے لگو عوام لوگ یہی



سمتے رہتے کہ معمولی تکلیف ہے۔

کسی سے چیر لیتے تو قیمت  
آپ کسی مرید سے کوئی چیز مفت نہ لیا کرتے تھے بشرطیکہ  
اس نے خوشی سے پیش نہ کی ہو چنانچہ منونہ کے طہر پر ایک  
خط میں سے ضروری اقتباس درج ذیل ہے۔

”چینی جس قدر مہیا ہو سکے کہ دیں اور جب مہیا ہو جائے اطلاع دیں انشاء اللہ  
آپ کی مرضی کے مطابق انتظام ہو جاوے گا یعنی چکرالی آدمی آجائے گا مگر یاد رکھیے کہ آپ  
کو یا کسی اور پیر بھائی کو قیمت کی تکلیف نہیں دی جائے گی بلکہ دام گروہ سے بھیجیں گے  
دوبارہ کہہ کر مشر مندہ نہ کریں لازمی ہے“

## تقریب

اس زمانہ میں بعض پیر اپنا حلقہ مریدی وسیع کرنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہتے  
ہیں اور وہ ذرائع اختیار کرتے ہیں جن سے مرید زیادہ ہوں اور جب کوئی بڑا آدمی دیکھتا  
ہے تو ان کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ شخص ہمارا ہی مرید ہو جاوے اور جب وہ داخل  
طریق ہو جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں لیکن قبلہ و کعبہ اس کے بالکل خلاف تھے۔ آپ اکثر فرمایا  
کرتے تھے کہ امیر طبقہ آلائش ذہبوی سے آلودہ ہوتے ہیں ان سے اجتناب ہی اچھا ہوتا  
ہے صرف زبانی ہی نہیں بلکہ حقیقت بھی یہی تھی کہ جب کوئی بڑا آدمی خدمت اقدس میں  
حاضر ہوتا تو آپ اس کی طرف ولی توجہ نہ فرمایا کرتے۔

ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے حکیم رحمت علی کے مکان پر قیام فرمایا۔ محمد الدین  
حجام نے عرض کی کہ ہمارے علاقہ میں ایک باحیثیت شخص ہے اس کی خواہش ہے کہ  
داخل طریق ہو جاوے اگر حکم ہو تو اس کو لے آؤں کیونکہ میں نے اس کی خواہش پر یہ جواب  
دیا ہے کہ پہلے اجازت حاصل کر لوں۔ آپ سن کر خاموش رہے۔ پھر میں نے (اختر اسنے



یہی عرض کی تو آپ نے تبسم فرمایا اور صرف اچھا کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تیسرے دن پھر یہی واقعہ دہرایا گیا تو آپ نے صرف آنکھوں سے ہی خاموش رہنے کی ہدایت کر دی اور بس۔ ایک دفعہ آپ پھر لاہور تشریف لائے اور ناچیز کے غریب خانہ پر قیام تھا اس شخص کی بابت عرض کی گئی کیونکہ میری یہ بڑی خواہش تھی کہ وہ آدمی اگر داخل طریق ہو جاوے تو دوستی کے علاوہ پیر بھائی بن جاویں گے۔ آپ نے اشارۃً قلم اور کاغذ طلب فرمایا میں نے حاضر کیا۔ آپ نے اس پر یہ لکھ کر مجھ کو دیا کہ تنہائی میں مفصل بات ہوگی۔ جب آپ دوپہر کے وقت ذرا آرام فرمانے لگے اور دعا خیر کے بعد لوگ چلے گئے۔ صرف غلام ہی پاس رہ گیا تو آپ نے فرمایا کہ دنیا دار لوگ صرف دنیاوی غرض سے ہی مرید ہوتے ہیں ان کو مرید کہنے سے بچائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے بڑے آدمیوں کو مرید کرنا کوئی مجرا کمزوری نہیں بلکہ غریب لوگوں کو جو خدا اور رسول صلعم کی محبت کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کی تربیت کرنا جو کمزوری ہے دوسرے ایسے لوگوں کو مرید کرنا اپنے اوپر بوجھ و التماس ایک سال بعد آپ سرسند شریف تشریف لے گئے لاہور سٹیشن پر عرض کی گئی کہ واپسی پر غریب خانہ میں ضرور قدم رنجہ فرماویں۔ آپ نے فرمایا واپسی پر سیدھا گھر جانے کا ارادہ ہے ٹہری منت سماجت کے بعد آپ نے منظور فرمایا جب آپ ناچیز کے مکان پر تشریف فرما تھے تو وہ آدمی بھی آگیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہہ کون ہیں میں نے نام و پتہ بتایا۔ آپ نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور ذرا سی دیر کے بعد فرمادیا کہ ان کو دیر ہو رہی ہے اور پھر دعا خیر کر دی۔

(آپ کا معمول تھا کہ جب کسی کو رخصت کرنا ہوتا تو اس کے لئے دعا خیر فرمادیتے اور سب حاضرین کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اب فلاں شخص کو رخصت ہے چنانچہ ان کو بھی کہا گیا کہ اب آپ کو رخصت ہے ان کے چلے جانے کے بعد اس غلام نے عرض کی کہ اتنی جلدی کیوں ان کو رخصت کر دیا گیا آپ نے فرمایا بس ٹھیک ہے۔ اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو دنیا اور دنیا داروں سے کس قدر بے رغبتی ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ



تربیت تین قسم کی ہوتی ہے تربیت لسانی۔ تربیت افعالی۔ تربیت روحانی (توجہ)  
 بعض مشائخ صرف مرید کر لینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور مرید  
 کو کسی قسم کی تربیت نہیں دیتے۔ اگر مرید کی استعداد اچھی ہو تو اپنے اعتقاد کی وجہ سے کچھ نکلتا  
 ہے ورنہ خدا حافظ۔ بعض بزرگ صرف تیسری قسم کی تربیت یعنی توجہ کا خیال رکھتے ہیں اور پہلی  
 دو لواقسام مفقود۔ ایک گروہ صرف مریدوں کو زبانی نصائح سے ہی سنوارنے کی کوشش  
 کرتے ہیں اور باطنی فیض پہنچانے کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ کئی پر صرف ڈالھی لباس  
 وغیرہ ظاہری حالات سنت کے مطابق رکھنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جب  
 ملک تینوں قسم کی تربیت مرید کو نہ دی جائے سلوک کا اصلی مقصد پورا نہیں ہوتا یعنی اگر  
 صرف ظاہر سنت کے مطابق ہو اور اعمال صالحہ ہوں تو وہ صرف دھوکہ اور تصنع ہے اور  
 اگر اعمال اچھے ہوں مگر ظاہر خلاف سنت ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو بھی پورا مومن  
 نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اصحابؓ کو زبانی -  
 افعالی۔ روحانی تربیت دیا کرتے تھے اور وہ سب کے سب اندر سے بھی نور اور باہر سے بھی  
 نور تھے۔ ان کا ظاہر بھی نور تھا اور باطن بھی نور ہی نور ہوتا تھا۔

قبلہ کعبہ حضرت صاحب لہی رحمۃ اللہ علیہ تینوں قسم کی تربیت دیا کرتے تھے اور آپ فرمایا  
 کہتے تھے کہ ہمارا طریقہ عین رسولی طریقہ ہے۔

## تربیت لسانی

حضور رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ ہر وقت مریدوں کو سنت پر عمل پیرا ہونے کی  
 تاکید فرماتے رہتے تھے خواہ ایک آدمی پاس بیٹھا ہو یا سینکڑوں ہوں کبھی محبت اور شفقت بھر  
 لہجہ میں نصیحتیں کرتے اور کبھی مثالیں بزرگان سلف کے واقعات سنا کر حاضرین کے دلوں کو  
 متاثر فرماتے گا ہے تنبیہ کے طور پر ارشاد فرما کر متابعت آقلے نادر کی طرف متوجہ فرماتے تھے



**اسم ذات کی تعلیم** | آپ ہر اہوت منذ کو اسم ذات (اللہ، اللہ) کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں بعض

کھاگت ہزار دفعہ یومیہ کی تاکید فرماتے تھے کہ چوبیس ہزار روزانہ اور بعض کو صرف تین سو پر ہی اکتفا کرتے عرض کیا جیسی کسی کی استعداد دیکھتے اس کے موافق کم و بیش اسم ذات کا وظیفہ فرمایا کرتے تھے اس غلام کو پہلے تو فرمایا کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے کر لیا کرو مگر بعد میں تاکید کی کہ ہر وظیفہ پر کم از کم تین تین صد روزانہ معمول رکھو۔

**ذکر خمینی کا طریقہ** | نیز فرمایا کرتے تھے کہ اسم ذات کے وظیفہ کے وقت زبان کو تالو سے لگا لیا کرو نہ ہونٹ ملیں نہ زبان کو جنبش ہو صرف مخصوص لطیفہ سے ہی

آواز پیدا ہو۔ ایسا کرنے سے قلب ڈاکر ہو جاتا ہے اور دل ہر وقت لٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ذکر کرتا رہتا رہتا ہے اور یہی دائمی عبادت ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ معبود حقیقی کا دائمی ذکر اور اپنے خالق کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرنا ہی سعادت ابدی ہے۔

**ایک شخص کا واقعہ** | ایک دفعہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور یہ شخص پہلی بار ہی آیا تھا۔ آپ نے پوچھا کس طرح آئے کہا بیمار ہوں اور طبیب کے پاس

آیا ہوں جنور نے ذرا سا توقف فرما کر کہا صرف دل بیمار ہے عرض کی کہ اس کا کیا علاج ہے فرمایا اسم ذات جو جامع جمیع کمالات ہے، طریقہ بتایا اور دعا خیر کر کے رخصت کر دیا۔ چند دن کے بعد پھر حاضر ہوا پوچھا کیا حال ہے عرض کی کہ دل کی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ سبحان اللہ کس چوٹی کا کشف تھا اس طبیب روحانی کی کیسی کمال نشانی تھی اور تجویز نسخہ میں کتنا یدِ طولی رکھتے تھے اور پھر قدرت نے کیسا دست شفا عطا کیا تھا۔

**پاس انفاس** | آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو کسی وقت بھی ذکر الہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ پاس انفاس کا ہر وقت خیال رکھے جس کا مطلب یہ ہے



کہ جب سالن نکلے یا اندر جاوے دونوں حالتوں میں اولئاً اذکار کے ذکر سے خالی نہ ہو  
آپ کی عادت تھی کہ اگر کسی مرید کے متعلق یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ اس میں فلاں عیب  
شرعی ہے تو اول آپ اس کو خلوص و محبت سے فہمائش کرتے تھے اگر وہ باز نہ آئے تو  
بہت سزا سناتے مگر وہ توبہ کر لے تو آپ بہت خوش ہوتے ورنہ اس سے قطع تعلق  
کر لیتے تھے۔

ایک مرید کے گناہ سے باز نہ آنے پر ضلع گجرات کے دورہ پر کسی مرید کے متعلق  
سارے گاؤں سے قطع تعلق معلوم ہوا کہ اس نے بے نکاحی عورت گھر میں  
رکھی ہوئی ہے آپ نے اس کو بلا کر کہا کہ اس

عورت کے خاوند سے طلاق لیکر بعد عدت کے نکاح کر لو یا اس کو نکال دو۔ وہ آدمی  
دولت مند تھا اس نے حضور کے فرمان کی پرواہ نہ کی۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور آپ  
نے اس سے اور اس کے تمام خاندان سے قطع تعلق کر لیا حتیٰ کہ سفر میں اس گاؤں  
میں جانا چھوڑ دیا وہ لوگ بعد میں بہت پھپھٹائے اور راضی کرنے کی بہت کوشش کی مگر  
حضور نے فرمایا کہ جب تک اصل خرابی موجود ہے میرا راضی ہونا ناممکن ہے۔

تربیت افعالی آپ اپنا لباس خورد و نوش ہرکات و سکنات، وضع قطع ہمیشہ  
سنت کے مطابق رکھتے اور دوسروں کو بھی ہمیشہ سنت کے سانچے

میں ڈھلا ہوا دیکھنا چاہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تقانی الشیخ کے اصل معنی یہی ہیں کہ  
شیخ کی ہر حرکت ہر فعل ہر عمل کی تقلید کرے جو چیز شیخ کو محبوب ہو مرید کو بھی وہی پسند ہوئی  
چاہیے جس سے شیخ نفرت کرے مرید کو بھی اس سے متنفر ہونا چاہیے جیسا لباس شیخ کا ہو  
ویسا ہی لباس مرید کا ہو (صرف لباس کی بناوٹ اور وضع کی نقل کرے نہ کہ وہی کپڑا فرض  
سمجھے جو شیخ کے بدن پر ہو کیونکہ جو غریب ایسا پارہ نہ خرید سکیں وہ اس تقلید سے  
محروم رہیں۔ (مصنف)



## خلاف شرع

ایک دفعہ اس غلام (مصنف) کے ہاتھ میں سلور سٹیل (سفید لوہے)

کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا یہ کس چیز کی ہے عرض کی گئی کہ

لوہے کی ہے فرمایا لوہا پہننا منع ہے اس کو اتار دو۔ جب میں اتارنے

چیز پر تنبیہ

لگا تو دوبارہ فرمایا یہ کیوں پہنی تھی جو با عرض کی کہ ناخنوں میں نکتوریں پیدا ہو جاتی ہیں

اور عام طور پر سنا گیا ہے کہ لوہے کی انگوٹھی پہننے سے یہ پیدا نہیں ہوتی۔ سنرایا

رہنے دو برائے علاج پہنی گئی ہے عرض اس وقت تو مجھ کو فرمایا کہ ہنسنے دی نگر گھر

آکر اتار دی اور پھر کبھی نہیں پہنی۔

## صورت کے ساتھ

آپ ہمیشہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ صرف فقر کی صورت

بہا لینے سے فقیر ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اعمال بھی

مطابق شریعت کرنے چاہئیں اور ظاہر صورت

سیرت کا لزوم

سے اعمال و افعال زیادہ ضروری ہیں۔

## اولاد کی تربیت

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے صاحبزادوں کی تربیت کا بڑا خیال

رکھتے تھے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ بلوغت سے پہلے پہلے

ہی یہ مومن کے تمام اوصاف سے متصف ہو جائیں صاحبزادوں کی تربیت کے متعلق

جو جو پہلو آپ نے اختیار کئے ان کو صاحبزادے ہی خوب جانتے ہیں اس لئے میں نے

کتاب کا یہ حصہ حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسل صاحب کسپر ذکر دیا ہے جس کو صاحبزادہ

صاحب موصوف نے نہایت ہی عمدہ رنگ میں لکھا ہے۔ آپ کے وہ مخصوص مضامین

کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے نام سے لگا دیئے ہیں امید ہے کہ قارئین پڑھ

کر بہت محفوظ ہوں گے۔



## بہبود کی اسلام

اسلام کی ترقی اور بہبودی کے لئے آپ ہر وقت بہت ہی کوشاں رہتے تھے آپ کے دل میں ہر وقت یہی خیال رہتا تھا کہ اسلام کی شان بلند سے بلند ہوئی رہے اور آپ اسلام کی تھوڑی سی ترقی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے! اسلام کی خاطر آپ بڑی بڑی رقمیں نقدی کی صورت میں دیا کرتے تھے اور اسلام کے مفاد کے لئے ملک میں جو جو فنڈ کھلے ہر ایک میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ایک دفعہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب تشریف لائے۔ آپ استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے۔ شاہ صاحب وہیں تک گئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ بیٹھ نہیں جائیں گے میں خدمت

میں حاضر نہیں ہوں گا۔ ان کے بار بار اصرار سے آپ بیٹھ گئے شاہ صاحب بھی قریب آ کر بیٹھ گئے حضورؐ نے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ترقی اسلام کی خاطر ایک فنڈ کھولا گیا ہے میں چندہ کی خاطر حاضر ہوا ہوں، آپ نے اسلام کی ترقی کا نام سنتے ہی فدا ایک بہت بڑی رقم پیش کی۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو آپ سے اس سے بھی زیادہ چندہ کی امید تھی آپ نے بلا حیل و حجت اور بغیر کسی اعتراض کے اور رقم عطا کر دی جس سے شاہ صاحب خوش ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ یہ تو احمدی پارٹی کے لیڈر ہیں، آپ نے ایسا معقول جواب دیا کہ اس شخص کو دوبارہ شکایت کی سہرات ہی نہ دیں۔ فرمایا شاہ صاحب کے احمدی ہونے کا مجھ کو تم سے پہلے کا علم ہے ہمیں پارٹی بازی سے کچھ سروکار نہیں، جو جماعت یا جو شخص بھی اسلام کی ترقی کی خاطر قدم اٹھاتا ہے ہم اس کی مدد کرنے کو ہر حال میں تیار ہیں۔“



## درس

حضرت قبلہ و کعبہ نے ترقی اسلام کی خاطر خائفانہ شریفیت کی مسجد میں  
(لکہ شریفیت میں) قرآن پاک اور علوم دین کا ایک درس جاری کیا تھا۔

جہاں مختلف اوقات میں کئی مولوی صاحبان اور حافظ صاحبان تعلیم کے لئے منجین ہوتے  
رہے اور طالب علموں کی ایک بہت بڑی جماعت حضرت صاحب کی برکت سے مستفید ہوتی  
رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ اساتذہ کی تنخواہوں اور ان کی خود اک و رہائش کا انتظام تمام  
اپنی گمراہ سے کیا کرتے تھے۔ طلبہ کا تعلیم سے بڑھ کر ان کے اخلاق و عادات کے رست  
رکھنے کا خیال رکھتے تھے۔ آپ کو اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ لکہ شریف میں بلند درجہ حفاظ  
کا جو سلسلہ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا تھا وہ دن بدن بڑھے اور کمزور نہ ہو۔  
اس لئے اپنے مریدین کو بڑی محبت سے فہمائش کرتے تھے کہ بچوں کو قرآن پاک حفظ کر لیں  
چلے وہ لکہ شریف کا رہنے والا ہو یا باہر کا۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ آپ کے کہنے سے  
بہت سے لوگ اپنے بچوں کو تعلیم میں لگا دیتے تھے اور اس کوشش کا واضح ثبوت یہ ہے  
کہ درس میں جو طالب علم پردیس کے پڑھتے ہیں وہ سب کے سب ان علاقوں کے ہیں جہاں  
جہاں آپ کے مرید ہیں حفاظ کو پختہ اور بے دھڑک کرنے کے لئے آپ نے کئی تجویزیں مقرر  
کی ہوئی تھیں (۱) بڑے بڑے جلسوں اور مجمعوں میں ان سے شروع سنتے تھے (۲) کئی  
حافظ مل کر ایک رات میں ختم قرآن پاک کرتے تھے بشیہ سنتے کی آپ کو بڑی عادت تھی گو  
آپ کو زیادہ دیر کھڑے رہنے یا بیجا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی مگر پھر بھی آپ رمضان شریف  
میں کئی شبیں کراتے تھے جن میں بڑے شوق و محبت سے خود شرکت فرماتے تھے اور  
ساری رات قرآن پاک سنتے تھے۔ روشنی وغیرہ کا بند و بست بڑے اہتمام سے کرتے  
تھے بلکہ حفاظ کی سحری وغیرہ کا انتظام بھی خود لنگر شریف سے کراتے تھے۔ رمضان شریف  
میں تقریباً ساری رات بیدار رہنا یہ طرز بقیر آپ کا بچپن سے لے کر آخر  
تک رہا۔



حضور کا آخری جناب مولوی محمد معصوم صاحب فرماتے ہیں کہ آخری رمضان شریف

جو حضور نے بمقام سردھی میں گزارا یہ مقام لکھنؤ شریف سے شمال کی

جانب پہاڑ پر واقع ہے۔ اس رمضان شریف میں میں بھی حضور صاحب کی

رمضان شریف

خدمت میں تھا۔ تالیسویں شب کو آپ نے لکھنؤ شریف سے دو حافظ بلا بھیجے، اتفاق سے

صرف ایک ہی حافظ محمد بخش صاحب پہنچے اور وہ بھی اس حالت میں کہ دس بارہ میل کا پیدل سفر

کر کے سردھی پہنچے۔ سنت پیاس کی وجہ سے گھبرایا ہوا ایسا معلوم ہونا تھا کہ روزہ کھولتے

ہی بیہوش ہو جاؤ گا۔ اظہاری کے وقت اس نے شربت، دو دو پانی و عینہ ایک کھڑکی مقدار

میں پی لیا اور معمولی کھانا بھی کھایا اور اس کی طبیعت سنبھل گئی مگر یہ بات کسی کے وہم و

خیال میں بھی نہیں آتی تھی کہ یہ حافظ تمام قرآن شریف پڑھ لے گا۔ حتیٰ کہ حضور کو فک کر ہوا

اور مجھے کہا کہ تم کچھ منزل پڑھو گے میں نے عرض کیا کہ میرا قرآن پاک اتنا پختہ نہیں ہے آپ

دعا فرمائیں آپ کی دعا برکت سے یہ مشکل حل ہو جائے گی، آپ مسکرائے اور فرمایا مہینہ عشاء

کی جماعت کے بعد حافظ صاحب کو آپ نے کھڑا کیا اور آپ خود پہلی صف میں بیٹھ گئے، بیٹھ

اس لئے کہ آپ پاؤں کی معذوری کی وجہ سے چند منٹ بھی کھڑے نہیں ہو سکتے تھے

حافظ صاحب نے جو پڑھنا شروع کیا تو نین چار پارے نو کچھ وقت سے پڑھے چوتھے

پارہ میں نہوں نے رکعت کی اور پانی پیا۔ پھر چوتھے پارے ہوئے تو بائیس پارے پڑھے کہ

رکعت کی۔ آپ باوجود ضعف وغیرہ کے باقاعدہ بیٹھے رہے اور سنتے رہے سامعین کی

بڑی تعداد تھی کہ تمام شہر سردھی کے مرد و زن سحری تک موجود رہے۔ حافظ صاحب نے

پورا ختم کر کے سحری کھائی۔ لوگوں نے بھی آرام سے سحری کھائی پھر جا کر کہیں صبح ہوئی باوجود

اتنی تکان اور شب بیداری کے صبح کے معمول اس دن بھی حضور نے قضا نہیں ہونے دیئے

جماعت کے بعد ختم شریف بھی پڑھے گئے اور حلقہ میں توجہ بھی فرمائی، حافظ صاحب کی یہ

حالت تھی کہ ساری رات اس طرح قرآن پاک پڑھا گیا کہ دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ سننے



والوں میں سے پیچھے تقریباً چار پانچ حافظ تھے مگر ان کو کسی جگہ بھی لقمہ دینے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ تمام قرآن شریف بغیر کسی مہول یا غلطی کے انہوں نے ختم کر دیا۔ اس سے ایک توحفہ کی بہت بڑی کرامت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ ایسی حالت تکلیف میں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے حافظ صاحب کی طاقت سے باہر تھا۔ ان کو اپنے آپ پر اس قدر بھی امید نہ تھی کہ ایک پارہ بھی پڑھ سکیں گے چہ جائیکہ سارا قرآن پاک بغیر کسی سہو کے نہایت سانی اور کسی تکلیف کے بغیر پڑھا گیا۔ دوسرے حضور کا ذوق و شوق اسلام دیکھنے کہ شب بیداری اور سچائست کی تکلیف بسیار کے باوجود اپنے وظائف پورے کئے اور مریدین کو توجہ سے بھی محروم نہ رکھا۔

مخمر ہے شراب توحید کا تو ہر دم مقبول ہے تو حضرت رسالت کا دم۔  
**حافظوں کے حفظ قرآن کے متعلق مختلف تدابیر**  
 سب حافظوں کے متعلق آپ کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ سب کے سب تراویح میں قرآن پاک سنا لیں اس لئے اکثر حفاظ کو مریدوں اور خواہش مند لوگوں کے

پاس بھیدیتے تھے تاکہ ان کے سننے کا شوق پورا ہو جائے اور عام لوگ ثواب حاصل کر لیں اور ان کا قرآن پاک نہ بھولنے پائے جو لوگ کہیں پردیس نہیں جاسکتے تھے ان کا خود انتظام فرماتے اور مکانوں میں تقریباً چھ سات جگہ حفاظ کو کھڑا کیا جاتا تھا وہ بعد قرآن پاک تراویح میں سنا تے تھے۔

**اسلامی حکومت کے قیام میں آپ کی روحانی کوشش**  
 آپ نے قیام پاکستان یعنی تقسیم ہند سے ایک سال پہلے میاں کامل دین صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ محنت کرو انہوں نے گزارش کی کہ حضور کسی محنت

آپ نے فرمایا کہ دیکھو جناب قائد اعظم صاحب اپنے عیش و آرام کو چھوڑ کر کتنی تکلیف برداشت کر کے مسلمانوں کو کفار سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں بھی چاہیے



کہ جو کچھ اللہ پاک نے ہم کو دیا ہے اس کے مطابق ہم بھی کوشش کریں یعنی وہ طاہری سعی فرما رہے ہیں اور ہم باطنی زور لگائیں۔ میاں صاحب نے عرض کی کہ جناب جیسے ارشاد ہو بندہ حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزانہ درود شریف تین ہزار مرتبہ۔ استغفار تین ہزار مرتبہ۔ لاجول و لا قوۃ تین ہزار مرتبہ۔ یا حی یا قیوم تین ہزار دفعہ۔ سورۃ مزمل شریف چالیس دفعہ پڑھا کرو۔ اور بعد میں آزادی کی دعا کیا کرو تا آنکہ دعا قبول ہو جاوے اور قبولیت کیا اظہار ہو جاوے۔ میاں کامل دین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پورا ایک سال یہ معمول رکھا ایک سال کے بعد آپ نے میاں صاحب کو صوف کو ایک خط لکھا کہ پاکستان کی بنیاد تحت الشریٰ تک چلی گئی ہے۔ چنانچہ اس خط کے ایک ماہ بعد پاکستان کا اعلان ہو گیا۔ ملاحظہ فرمائیے کتنی بڑی کوشش اور قربانی ہے اتنا بڑا وظیفہ رات اور دن لگ رہنے سے بھی مشکل پورا ہوتا ہے کتنی ہمت اور کتنے استقلال کی ضرورت ہے۔ آپ نے میاں صاحب کو سارے مریدوں سے اس واسطے انتخاب کیا تھا کہ میاں صاحب بڑے مستقل مزاج اور باہمت شخص ہیں۔ گو بڑھے سفید ریش ہیں مگر کیا مجال کہ ہمت ہار دیں۔ دوسرے آپ کی دعا اور نظر شفقت ہر وقت ان کے شامل حال رہتی تھی۔ اگر پشت پناہی نہ ہوتی تو شاید یہ اعسکاف پورا نہ ہوتا۔

نے دعائے پیراچوں ہر دعا ست نانی است وگفتہ او گفت خدا ست

آپ کو ان طلباء سے جو کہ دور سے درس میں قرآن پاک حفظ کرنے یا فقہ کی کتابیں پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے والہانہ محبت تھی لگے اس نقطہ کو چند درس نظر میں ہی دیکھ سکتی تھیں آپ اگر مسجد میں تشریف لے

جاتے تو ہر ایک سے باری باری کسی قسم کی باتیں دریافت فرماتے۔ اور بعض اوقات فرط مسرت سے ان کی پیٹھ پر بطور پیار کے ہاتھ بھی پھیرتے۔ اگر ان میں سے کسی کو رنج پہنچتا تو حضورؐ اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جب مسجد

طلباء سے  
محبت



کے شمالی حجروں میں آگ لگی اور طلباء کا کافی نقصان ہوا۔ اور ایک نابینا طالب علم آگ کی نذر ہو گیا۔ جب آپ نے سنا تو فوراً تشریف لائے۔ آپ نے تمام حالات دریافت کئے۔ جب بیان کرنے والے نے اس نابینا درویش کی بیچارگی کا ذکر کیا تو آپ کی آنکھوں سے بے اختیار پُپ آسنو گرنے لگے چند خواص جو کہ پاس ہی کھڑے تھے مستحضر ہو گئے کیونکہ ان میں سے کسی مرید نے بھی باوجود کافی مدت آپ کی خدمت مبارک میں رہنے کے کبھی رونے نہیں دیکھا تھا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کو زندگی میں عام لوگوں نے بہت کم روتے دیکھا۔ حضور نے نوشتہ شش سے آنکھوں سے بہتے ہوئے سیلاب کو روکا اور ایک پردہ اور موثر لہجہ میں فرمایا کہ اگر اس درویش کا واقعہ پیش نہ آتا تو مجھ کو اور کسی چیز کا غم نہ ہوتا۔

## مجلس

مجلس میں بھی  
انتہای سنت

حضور رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں بھی اکثر بالکل خاموش اور باادب بیٹھے رہتے تھے۔ اس لئے تمام حاضرین پر بھی سکوت طاری رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا صرف وجود مبارک ہی یہاں موجود ہے اور آپ کا قلب و روح جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بحر الوار کے اندر غوطہ کھائے ہوئے ہیں۔ آپ متوجہ الی اللہ ہو کر ذکر و فکر میں اس قدر محو ہو جاتے تھے کہ آپ کو کوئی پتہ نہیں ہوتا تھا کہ یہاں بیٹھے ہوئے آدمی کیا کر رہے ہیں اور کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اسی وجہ سے جب کوئی مرید عرض کرتا تو فرماتے کہ کیا کہا کسی دفعہ مکرر کہ زور سے کہنے کے بعد آپ اس طرف متوجہ ہوتے اور کچھ جواب دے کر پھر اسی حالت میں ہو جاتے اس عنودگی کی حالت اور ذکر و فکر کا جوش پاس بیٹھنے والوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ادب نچاستے ہیں اس لئے بات ٹوٹا لوٹا کر زور سے عرض کرنی پڑتی ہے



مگر تحقیقاً آپ اور سچا نہیں سنتے تھے اصل بات وہی ہے جو کہ بیان کی گئی ہے کیونکہ کسی دفعہ آپ بہت آہستہ بات بھی سن کر فوراً جواب دیتے تھے

**ذکر لسانی دائمی** | ذکر تلبی کے علاوہ ہمیشہ آپ کی زبان مبارک ذکر الہی میں ملتتی ہوئی نظر آتی تھی جب بھی حضورؐ کے چہرہ اقدس پر نظر پڑتی تھی زبان ذکر الہی میں ملتتی ہوئی ہی دکھائی دیتی تھی۔

**مجلس کی تاثیر** | حضور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھنے سے حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے انسان پر نیم بے خودی کا ساما عالم چھا جاتا تھا۔ انسان کتنے ہی خیالات دنیا داری کے لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا کہ یہ بات بھی کہوں گا یہ عرض بھی کروں گا وغیرہ لیکن آپ کی توجہ اور تصرف کیوجہ سے دنیاوی دغدغوں کے خیالات ایک دفعہ سب ہی مٹ جاتے تھے پھر بڑی کوشش کے بعد دوسری مجلس میں کچھ معمولی خیالات کا اظہار کر سکتا تھا جب آدمی لوٹ کر گھر واپس آتا تو معلوم ہوتا کہ میں جن مقاصد کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا ان کے بارے میں تو میں کچھ بھی عرض نہ کر سکا۔ اس لئے عموماً لوگ اپنی مشکلات کی حل کے لئے یا معروضات کو پیش کرنے کے لئے عرصے لکھتے تھے جن کے جوابات حضور فوراً تحریر فرمایا کرتے تھے اور کبھی کبھی کسی کی درخواست کے جواب میں آپ نے غفلت یا سستی سے کام نہیں لیا۔

## سیاست

حضرت رابع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیاست کو نہایت گہری نظر سے دیکھتے تھے اور جس کام کو ناہیب اور قوم کے لئے مفید خیال کرتے تھے اس میں بیش از بیش حصہ لیا کرتے تھے اور اس خلوص و رخصا موسیٰ کے ساتھ مسلمانوں کی مدد فرماتے تھے کہ کسی کو اس کی خبر تک نہ ہوتی تھی کیونکہ آپ شہرت یا برباد کاری اور لیڈری سے بہت بچتے تھے ان تمام علاقوں میں



جہاں جہاں آپ کے معتقدین اور مریدین کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے پاکستان بنانے کے سلسلہ میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی کامیابی کے لئے آپ نے چھ کوششیں فرمائی تھیں اور خاص طور پر زمانی اور خطوں کے ذریعہ لوگوں کو بڑی ترغیب دلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم نے مسلم لیگ امیدوار کے علاوہ کسی اور کو ووٹ دیا تو تم بڑے ناراض ہوں گے اور ووٹنگ کے بعد اگر کسی مرید کے متعلق آپ کو معلوم ہوا کہ اس نے مخالف پارٹی کو ووٹ دیا ہے تو اس کو بڑا سخت سست فرمایا۔ مملکت خدا داد پاکستان کے حصول سے آپ بے حد خوش تھے اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا بڑا شکر یہ ادا فرماتے تھے۔ حیدرآباد کے الحاق ہند سے حضور کو بڑا اصرار ہوا تھا۔ چنانچہ ان دنوں آپ نے ایک عزیز کو چار صفحے کا خط لکھا اور خط کا مضمون مکتوبات میں ملاحظہ فرمائیں! جس میں قظام کے اس رویہ پر بڑا ہی اظہارِ اسوس فرمایا۔ انہی دنوں قائدِ عظمیٰ کا انتقال بھی ہو گیا تھا۔ اور کشمیر پر ہندوستان نے بڑا بھاری حملہ کر دیا تھا تو خط میں حضور نے تحریر فرمایا کہ مصائب کے پہاڑ ایک سخت مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں مگر اس میں ضرور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بہتری ہی فرمائیں گے یہ مصیبتیں مسلمانوں کے لئے سخت کوزے کا کام کر رہی ہیں ان کو چوکنا اور بیدار کر دیا ہے اور خدا پاک کے فضل سے کافی بیداری اور فرض شناسی کا جذبہ مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے کشمیر کے متعلق آپ کو ہر وقت بڑا خیال رہتا تھا۔ خود بھی تم خواجگان کے بعد لازمی طور پر دعا فرمایا کرتے تھے اور لوگوں سے بھی فرماتے تھے کہ کشمیر کے لئے دعائیں کیا کرو۔

بعض لیگی وزراء اور دیگر لیڈروں کی عملی زندگی جب خلافتِ توقعِ مسلم آزادی ثابت ہوئی تو آپ ان سے بڑے رنجیدہ خاطر تھے اور دعا دیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ قوم کو حساس بنائے اور ان کی جگہ کسی کا ان مردِ مجاہد کو مقرر فرمائے ان حالات میں حضور کو اگر یہ لیگ کے بعض افراد سے بڑا اختلاف تھا مگر لیگ کی جماعت سے کوئی اختلاف نہیں تھا اور



اسلامی بہبودی اور قومی فلاح کے لئے کوشش کرنے والے انسان سے آپ بے حد خوش ہوتے تھے۔

بعض ہندو دوست کانگریسی اصحاب سے جب آپ کی گفتگو ہوتی تھی تو نہایت محسوس دلائل سے آپ ان پر ثابت کر دیتے تھے کہ وہ غلطی پر ہیں اس کے باوجود بھی اگر وہ راہ راست پر نہ آتے تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے تھے اور دل میں بہت افسوس کرتے تھے کہ اسلام دوستی کے متعلق نامعلوم ان کو کیوں سمجھ نہیں آتی۔

انہی ایام میں جب کہ انتخاب عنقریب ہونے والے تھے لاہور اسلامیاہ کالج سے ایک لگی وفد جماعتی پروپگنڈا کے لئے علاقہ محفل میں گیا۔ اللہ شریف میں جب وفد پہنچا اور انہیں میں سے ایک آپ کے مخلص مرید بھی تھے۔ تو حضور نے ان کو گرجاؤں سے خوش آمدید کہا۔ اور اپنا مہمان بنایا جو کچھ ہو سکا آپ نے قوم و ملت کے خادموں کیلئے انتظام فرمایا اور ان کے ساتھ دیر تک گفتگو بھی فرماتے رہے۔ آپ نے ان کے دلوں کو اس نیک کام کے لئے اور زیادہ گرایا بعد میں علوص دل سے دعا فرمائی کہ یہ مخلص رکن اپنی جہد میں کامیاب ہو جائیں۔

## عبادات

نماز روزہ اور دیگر عبادات کی ادائیگی میں آپ بڑی پابندی رکھتے تھے۔ ساری عمر میں حضور کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ سفر میں ہوں یا حضر میں نماز اپنے وقت پر ہمیشہ باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے خصوصاً صبح کی نماز میں جب قرأت پڑھتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا فیوضات سے مسجد بھر گئی ہے اور اللہ پاک کی رحمت کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اسی طرح جب جمعہ شریف میں خطبہ مبارک تلاوت فرماتے تو آخر میں عام فہم پنجابی یا اردو یا فارسی میں نظم پڑھتے تھے جس کا ایک ایک فقرہ سامعین کے دلوں میں گھسا جاتا تھا۔ اور دل کی گہرائیوں میں پوپست ہو کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچ کر دکھ دیتا تھا۔ حاضرین میں



سے ہر شخص یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ دنیا اور اس کے کاروبار بالکل بے معنی اور فضول ہیں اگر کوئی کارآمد چیز انسان کے پاس ہمیشہ رہنے والی ہے تو وہ صرف اعمال صالحہ ہیں بسا اوقات تو اس قدر وقت طاری ہو جاتی تھی کہ آدمی زار قطار رونے لگ جاتے تھے نیز شہلہ شریف کے وقت آپ کے چہرہ اور میں سے ایک خاص قسم کے نود کی لپٹیں اور شعاعیں نکلتے تھے جس سے سامعین پر ایک عجیب قسم کا رعب اور ہیبت چھا جاتی تھی اور حقیقی طور پر خدا پاک کا خوف دیوں میں پیدا ہو جاتا تھا۔ سکون و اطمینان کے سمندر موجیں مارنے لگ جاتے تھے۔ کئی لوگ تو اسی لطف میں جھومنے لگ جاتے تھے اور کئی مراقبہ کے عالم میں حضور کے خم فیض سے جام نوش کرنے لگ جاتے تھے ایسا کیوں ہوتا تھا۔ یہاں اعتراض پیدا ہو سکتا ہے کہ جب تقریر موثر ہو تو پھر اونگھ یا نیند یا مراقبہ کہاں آوہم تباہیں۔ آپ کے ذکر بانی کے ساتھ ساتھ آپ کا قلب بھی ذاکر تھا جس طرح ربانی الفاظ سے کان متاثر ہوتے ہیں یعنی زبان اور گوش کا ایک خاص تعلق ہے اسی طرح دل کے ذکر سے دل متاثر ہوتے ہیں۔ کائنات میں جتنی چیزیں ہیں ہر ایک یا تو موثر ہوگی یا متاثر یعنی یا تو اثر کرنے والی یا اثر قبول کرنے والی خواہ وہ چیز مادی ہو یا غیر مادی ہو۔ دیکھئے سائنس کے کارنامے اس بات کا بڑا ثبوت دیتے ہیں ذرا محذوف و منکر کرنے والا داغ ہونا چاہیے۔ مثلاً ہمارے پاس ریڈیو ایسی حالت میں پڑا ہے کہ وہ بالکل درست ہے۔ سوچ لگا ہوا ہے تو جب ریڈیو سٹیشن چلے گا یعنی مرکزی نشر گاہ کی آواز کی لہریں پھیلنی شروع ہوں گی تو ہمارا ریڈیو خود بخود بول پڑے گا۔ بعینہ اسی طرح جب اولیاء کے دل سے برقی لہریں اسم ذات کی نکلتی ہیں تو وہ اس کی طاقت روحانی کے مطابق دوڑ نک جاتی ہیں یہ لہریں ریڈیائی لہروں کی طرح موثر ہوتی ہیں اور خواص کے قلوب ریڈیو کے قائم مقام لہروں سے متاثر ہو کر ذکر کرنے لگ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ ہر ایک کے دل کیوں نہیں متاثر ہوتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ریڈیو قابل مرمت ہوتا ہے تو اس کو ریڈیو سٹیشن



کے خواہ گنہگار قریب لے جائیں وہ نہیں بولے گا۔ حالانکہ نشری لہریں اپنی پوری قوت سے جاری ہیں اور درست ریڈیو سارے بول رہے ہیں۔ خواہ کسی ہزار میل دور ہوں بالکل اسی طرح جب انسان کے دل پر معاصی اور غفلت کا زنگ چڑھا ہوا ہو تو وہ قابل مرمت ہوتا ہے جس طرح مشینری کی مرمت اس کا ماہر اور تجربہ کار ہی کر سکتا ہے یا جسمانی امراض کا علاج صرف طبیب ہی کر سکتا ہے اور طبیب بھی وہ جس کا اس مرض میں تجربہ ہو۔ اسی طرح دلوں کی مرمت اس کا ماہر ہی کر سکتا ہے اور روحانی امراض کا علاج روحانی طبیب ہی کر سکتا ہے اور پھر وہ روحانی طبیب جس کو دل کے روحانی علاج میں تجربہ ہو۔ اسی واسطے تو حکم ہے کہ سعادت کسی کا دل بولی کے ہاتھ پر کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنی روحانی قوت کے تصرفات سے آئینہ دل کی کدورتوں اور زنگ آلود گیوں کو اتار کر صفائی اور نورانیت پیدا کر دے۔

**روزوں کا شوق** | رمضان شریف کے روزے آپ اس شوق سے رکھتے تھے کہ حالات کا جائزہ لینے والا یہ یقین کر لیتا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی

یہ خواہش رہتی ہے کہ رمضان شریف پورا سال یاد کرے بچپن سے لیکر آخری رمضان شریف تک آپ نے اپنے رمضان شریف کے معمولات خاصہ میں کبھی سستی یا کوتاہی کو اپنے پاس بھی نہیں دیکھنے دیا بلکہ ہر نئے رمضان شریف میں پہلے کی سنت عبادات کے عملی پروگرام میں کچھ اضافہ فرمایا کرتے تھے۔

**چاند کے متعلق تحقیقات** | حضور چاند کے متعلق خوب چھان بین کرتے تھے خواہ وہ چاند رمضان شریف کا ہوتا یا عید مبارک کا۔ اگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے کچھ شبہ پیدا ہو جاتا تو جدید علماء کو بلوا کر اس کی خوب تحقیق کراتے تھے اور اس

تحقیق پر اس جرأت اور دیرری اور خلوص سے لوگوں کو عمل کرنے کی تلقین فرماتے کہ تمام شہر بلکہ اس پاس کے گاؤں میں بھی کسی شہری بے دین کو بھی آپ کے فتوے کی خلاف عمل کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی گویا وہ حقانیت اور خالصتہ اللہ کا فتویٰ لوگوں کے لوں



میں ہیبت اور خوف الہی پیدا کر دیتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ خلافِ مذہبی نہ کر سکتے تھے، بارہا  
 لہٰذا شریفین میں مخالفین کی جماعت نے ایسے مواقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بے جا  
 کوشش کی اور یہ سمجھ کر کہ لوگوں میں مذہب سے لاپرواہی عام ہو چکی ہے اس لئے ان کا  
 اس معاملہ میں مہنوا ہونا کوئی مشکل نہیں۔ عید کے چاند میں مطلع صاف نہ ہونے کی صورت  
 میں خواہ مخواہ جھگڑا اٹھا کر ایک نیا محاذ قائم کر لینا ان کی عادت ہو چکی تھی۔ ہمیشہ اللہ پاک  
 کے فضل سے ان کو زک مینچتی تھی۔

**رمضان شریف کے**  
**چاند کا ایک واقعہ**

جناب مولوی محمد معصوم صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول  
 خوشاب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور پر نور نے اپنی زبان  
 مبارک سے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ۲۹ شعبان کو مطلع ابراہیم  
 تھا۔ دو آدمیوں نے آکر گواہی دی۔ آپ نے مولوی صاحبان کو بلوایا مگر شرعی لحاظ سے  
 ان کی گواہی درست نہ سمجھی گئی تو آپ نے حکم دے دیا کہ کل روزہ نہ رکھا جائے اور اس  
 بات کا تمام شہر میں اعلان کروادیا۔ اس فتویٰ کو کوئی مخالف روک تو نہ سکا اور اس  
 دن روزہ نہ رکھا گیا۔ لیکن وہ مخالف تمام رمضان شریف میں یہ پروپیگنڈا کرتے رہے  
 کہ روزہ بالکل غلط رکھا گیا ہے یعنی ایک روزہ کھایا گیا ہے، ہر جمعہ میں مساجد میں اسی قسم کا  
 وعظ کرتے اور یہی کہتے رہتے تھے کہ وہاں سے خط آیا ہے، وہاں سے خبر آئی ہے کہ  
 روزہ پہلے ایک دن کھایا گیا اور جہلا کا ایک بڑا طبقہ ان کے ساتھ مل کر خوب تباہی کرنے  
 لگے کہ ہم ضرور عید ایک دن پہلے کریں گے اور ہم آپ پر ثابت کر دیں گے کہ آپ نے  
 واقعی ایک روزہ ضائع کر لیا ہے حضور فرماتے ہیں کہ ان کی جہالت کی وجہ سے مجھے خود  
 خدشہ پیدا ہو گیا کہ اگر بالفرض چاند اسی کا ہو گیا یعنی ہمارے اسی کے تیس  
 ہو گئے تو بڑی پریشانی کی صورت بن جائے گی۔ لیکن اگر مطلع صاف نہ ہوا تو وہ لوگ یقیناً  
 جھوٹ موٹ چاند بنا کر عید کرنے کی بڑی کوشش کریں گے اس لئے میں دعا کرتا تھا کہ



یا اللہ پاک انتہی کو مطلع رکھنا تاکہ جہلا کو شرعیت کی بات میں رخنہ اندازی کا موقع نہ مل جائے جب انتہی تاریخ آنی تو چاند دیکھنے کی سارے شہر میں خوب تیاریاں شروع ہو گئیں اور عید کے متعلق بھی مخالفین نے پہلے سے ہی اعلان کر دیئے۔ اس دن عصر کے بعد آسمان کچھ ابر آلود ہو گیا جس سے کچھ پریشانی سی ہونے لگی مگر اللہ کریم کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑی دیر کے بعد مطلع ایسا صاف ہوا کہ بادل کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اب سب لوگ مرد و زن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاند کو دیکھنے میں ایسے مصروف نظر آتے ہیں جیسے بیہوش سے ہونے جلے ہیں اور اکثر لوگ تو روزہ کھونا بھی بھول گئے۔ مگر نہ تو چاند کسی کو نظر آیا اور نہ ہی کہیں سے خبر آئی آخر ناچار ہو کر مخالفین نے ہتھیار ڈال دیئے اور ایسے نادوم و شرمندہ ہوئے کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ اور خدا پاک نے اپنے فضل و کرم و برکت پیران عظام ہم کو ایسی فتح نصیب فرمائی کہ دنیا حیران رہ گئی اور کئی سال تک پھر آئندہ اس قسم کی رمضان شریف میں شرارت کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

**رمضان شریف کی حرمت**

رمضان شریف کے روزوں کے متعلق تمام شہر میں سخت پابندی کراتے تھے اور حرمت رمضان شریف کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ لوگوں کو اشد تاکید ہوتی تھی کہ کوئی شخص بے حرمتی نہ کرنے پائے

اگر کسی شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اس نے اس طرح بے حرمتی کی ہے تو اس کو بلا کر خوب شرمندہ کیا جاتا تھا۔ جس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ وہ آپ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرتا تھا اور آئندہ کے لئے وعدہ کرتا تھا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس طریقہ کار سے شہر والوں کو بڑا خوف رہتا تھا اور وہ ماہ رمضان مبارک کی حرمت کا بڑا خیال رکھتے تھے خواہ کام کاج کا کتنا ہی زور کیوں نہ ہو اور زمیندار کتنے ہی مصروف ہوں۔ روزے ضرور رکھتے تھے۔



تراویح میں حاضری  
آپ کی عادت مبارک تھی کہ نماز تراویح میں حاضری اور  
قرآن پاک سننے کے لئے لوگوں کو بہت ترغیب دیتے  
تھے۔ بلکہ اکثر اوقات تو رخصت بنا کر محلہ کے لوگوں کے نام

اس میں لکھے جاتے تھے اور غشائے وقت آپ خود باقاعدہ حاضری لیا کرتے تھے۔ جو  
لوگ غیر حاضر ہوتے ان کو حاضر کرنا دوسرے لوگوں کے ذمہ کیا جاتا تھا۔ اس طرح تقریباً  
محلہ کے تمام مرد نمازی بن جاتے تھے۔

سحری و افطاری  
روزہ کو بند کرنا اور کھولنا آپ نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ ہمیشہ روزہ  
مہایت ٹھیک وقت پر بند کرنا اور افطار کرنا اس کام میں آپ

یگانہ روزگار تھے۔ کبھی ایک سیکنڈ آگے یا پیچھے نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا شریف کے تینوں شہر آپ  
کے نقارہ کو سن کر روزہ بند کرتے اور کھولتے تھے۔ افطاری کے وقت آپ بہت  
احتیاط سے کام لیتے تھے نہ تو کبھی روزہ مکروہ ہونے دیا اور نہ ہی کبھی وقت سے پہلے  
کھولا جاتا تھا۔

رمضان شریف کی  
اسی روزہ کی عبادت کو ادا کرنے کا اتنا شوق تھا کہ آخر عمر  
میں گرمی کے موسم کے روزے آگے تھے۔  
تو آپ نے سینکڑوں روپے خرچ کر کے محض رمضان

شرف کو اچھے طریقہ سے ادا کرنے کی خاطر شملہ کا سفر کیا تھا۔ کیونکہ آپ بیمار بھی تھے  
اور گرمی بھی زوروں پر تھی۔ آپ نے خیال کیا کہ سخت گرمی اور بیماری کی وجہ سے شاید  
روزے نہ رکھے جائیں اسی لئے آپ نے شملہ کا قصد کیا۔ راستہ میں لوگ جیرانی کا  
اظہار کرتے تھے کہ اتنا روپیہ خرچ کر کے صرف رمضان شریف کی خاطر شملہ جا رہے  
ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ ایسے نیک لوگوں کے وجود سے ہی دنیا قائم اور  
احکام شریعت کی عزت و اہمیت ہے۔



**شوقِ رمضان** ایک دفعہ رمضان شریف کے ایام میں آپ زیادہ کمزور ہو گئے روزہ کی طاقت نہ تھی مگر شوق کی کھجی انتہا نہ تھی۔ اسی شوق کے

خیز میں اپنے ایک کامل مرید مولوی محمد حبیب صاحب کو لکھتے ہیں کہ امسال فقیر کی طبیعت بہت کمزور ہے اور گرمی بکثرت ہے دعا کریں کہ فریضہ رمضان سہولت اور تندرستی سے ادا ہو جائے والسلام۔

**رمضان شریف کے** ایک دفعہ موضع سرودھی میں آپ تشریف فرما تھے کہ رمضان مبارک کا چاند آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے نظر نہ آسکا ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی کہ لاہور، پشاور کے جدید علماء نے چاند

چڑھ جانے کی تصدیق کی ہے مگر بہت سے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے حضورؐ نے احتیاطاً دوسرے روز روزہ رکھنے کا حکم فرمایا بعض آرام طلب اور روزہ دشمن لوگوں نے روزہ نہ رکھا مگر جب عید کا چاند نظر آیا تو مخالفین کے روزے ۲۸ بنے اور وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوئے۔ یہ تھا آپ کی احتیاط کا عالم جو کہ آپ رمضان مبارک کے متعلق برتنے تھے۔



# کرامات

اولیاء کرام میں جو جو مخصوص اوصاف عوام کی نسبت پائے جاتے ہیں منجملہ ان کے ایک صفت خوارق عادات یا کرامات ہیں اور اللہ پاک اپنے محبوبین کو کرامات کے ذریعہ دنیا سے ممتاز فرماتا ہے۔ چونکہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے اوصاف و انوار کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے انوار و اوصاف کے اظہار ان سے کراتا رہتا ہے۔ یہ بات تو مسلمہ ہی ہے کہ خالق کی کوئی صفت بھی بندت خود کسی مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔ لہذا جو افعال ان اولیاء اللہ سے صادر ہوتے ہیں ان افعال کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوت ایسا فعل نہیں کر سکتی جادو گر ہار جاتے ہیں۔ سائنس والے منہ کی کھاتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے ایک ڈبل پتلے اور لٹا ہر ناتوان بندے سے وہ کام ہوتے ہیں جو ساری دنیا کی بجلی یکجا جمع کرنے پر بھی نہیں ہو سکتا۔ گیس۔ ریڈیم۔ ہائیڈروجنی قوتیں۔ سب کی سب عاجز رہ جاتی ہیں۔ حضرت دایح رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اللہ پاک نے اپنا یہ خاص انعام عطا کیا ہوا تھا۔ گو آپ کرامات کو ظاہر کرنا پسند نہیں فرماتے تھے مگر جن باتوں کا اظہار اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے وہ مخفی نہیں رہ سکتیں۔

آپ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو دلی کرامات کے ظہور سے خوش ہوتے ہیں وہ وصل محبوب



سے عموماً دور رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی کرامات تو اس قدر ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ قلت وقت اور احتضار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند ایک پرکتفا کیجاتی ہے۔

## کرامت (۱)

صنع گجرات کے ایک گاؤں میں ایک مرید کے گھر آپ کا قیام تھا۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ آپ اپنے لئے یا مسافر مریدوں کے لئے اپنی مرضی سے کسی کا کھانا پکواتے تھے اور نہ ہی کبھی کھانا طلب کیا کرتے تھے خواہ کتنا وقت گزر جائے۔ مگر اس دن خلافت معمول آپ نے صاحب خانہ کے پاس ایک خادم کو بھیجا کہ روٹی تیار ہے تو لاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ ابھی کچھ دیر ہے، پھر تھوڑی دیر کے بعد آدمی آگیا۔ انہوں نے پھر کہا کہ ابھی تھوڑی دیر ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں کو تشویش ہوئی کہ آج خلاف عادت آپ کیوں اتنی جلدی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ آخر انہوں نے جلدی سے روٹی تیار کر کے درویشوں اور دیگر لوگوں کو کھلا دی۔ ابھی روٹی سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ ایک لڑکے کی لاسٹ گھر آگئی۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔ بات یہ تھی کہ اس گھر کے چند آدمی کسی شادی پر گئے ہوئے تھے، راستہ میں والسی پر لاری کی ٹکر ہو گئی جس میں ان کا وہ لڑکا مر گیا۔ بعد میں ان لوگوں کو حقیقت معلوم ہوئی کہ حضرت صاحب آج روٹی کے واسطے اس لئے جلدی کر رہے تھے کہ ان کا سارا کھانا وغیرہ ضائع نہ ہو جاوے۔

## کرامت (۲)

ایک سال معراج شریف کے موقع پر حضرت مفتی صاحب تشریف نہ لاسکے معراج شریف کی رات کا وعظ اور تمام رونق ہمیشہ کے دستور کے مطابق تقریباً آپ ہی سے وابستہ تھی۔ بعض اسلام دشمن لوگوں نے اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور لوگوں میں



مشہور کرنے لگے کہ آج رات کوئی رونق نہیں ہوگی باہار مفتی صاحب، نہیں آیا اس لئے رات کو ٹھیرنے کی ضرورت نہیں ابھی سے چلا جانا چاہیے یہ بات کسی مخلص نے سنی تو اس نے جناب حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں اس کا ذکر کیا۔ یہ بات سن کر جناب حضرت صاحب کو بہت رنج ہوا۔ فوراً اٹھ کر حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی فرار مبارک پر تشریف لے گئے اور مراقبہ کر کے عرصن کیا کہ یا حضرت یہ معراج شریف کی مجلس خیر آپ ہی کی جاری کر دہے اور آپ ہی اس کے موافق اور رونق بڑھانے والے ہیں۔ آج دوست نادسمٹن اس کی رونق میں خلل اندازی کر رہے ہیں۔ یہ بات میرے لئے بہت ہی پریشان کن ہو رہی ہے آپ دلدل مدد فرما دیں۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر مسجد میں تشریف لائے، عصر کے بعد مولوی رشید احمد صاحب کو فرمایا کہ آج رات آپ نے وعظ کرنا ہے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ حکم سن کر گھبر گیا کیونکہ ذنوب میں نے پہلے سے ہی تیار کی ہوئی تھی اور نہ ہی اب وقت وعظ کی تیار ہی کا تھا صرف اتنا کیا کہ عصر اور مغرب کے درمیان جو وقت تھا وہ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی فرار مبارک پر مراقبہ میں گزارا۔ عشاء کی نماز کے بعد مولوی رشید احمد صاحب کو وعظ کے لئے کھڑا کیا گیا اور خود حضرت مولانا دمرشدنا مجلس وعظ میں حسب دستور سابق مسند پر تشریف فرما تھے۔ اس رات مخلوقات نے ایسا عجیب و غریب سماں دیکھا کہ بلا مبالغہ کسی بشر کو ساری رات نیند نہ آئی اور اتنے امن و سکون سے خاموش بیٹھے رہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی یہ ساری جناب حضرت صاحب کی کرامت و برکت تھی۔ ورنہ اس سے پہلے مولوی صاحب کا وعظ بالکل روکھا پھیکا اور بے کیف ہوا کہ تا تھا جناب قبلہ و کعبہ کی برکت سے صرف اسی رات ہی مولوی صاحب کا وعظ مرغوب نہیں رہا بلکہ ہمیشہ کے لئے پزیرا شیر اور کیف و سرور سے بھر گیا۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہوتا اللہ کے مقبول جس کو دیتے ہیں ہمیشہ کے لئے بے نیاز کر دیتے۔



اس کے علاوہ مولوی صاحب کو اور بھی کمالات عطا کئے گئے۔

### گرامت (۳)

صوبیدار لال خاں ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے گاؤں میں سخت بیمار ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید آخری وقت ہے۔ جب زندگی سے بالکل بائوس ہو گیا تو رات کے وقت جناب حضرت صاحب قبلہ عالم کی طرف متوجہ ہو کر خوب رویا اور فریاد کی کہ یا حضرت میری مدد فرما دیں اور خدا کے لئے مجھے اس بیماری سے نجات دلو اور میں اسی حالت میں مجھ کو نیند آگئی یہ شفا کا پہلا درجہ ہے کیونکہ درد اور تکلیف میں مریض کو نیند کہاں آتی ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے آکر مجھ کو اٹھایا اور ایک بہت بلند مکان پر چڑھنے لگے۔ اس مکان کی سیڑھیاں چکنے پتھر کی ہیں اور پاؤں پھسلنے کا بڑا اندیشہ ہے۔ سیڑھیوں کے دونوں طرف بڑی گہری جگہ ہے مگر آپ بڑی بہت کر کے مجھے اٹھا کر اس مکان پر چڑھ گئے اور مجھے فرمانے لگے کہ صوبیدار صاحب مجھے بڑا خطرہ تھا کہ کہیں گرنے جا نہیں خصوصاً اپنے پاؤں کی معذوری کے باعث مجھے اندیشہ دامن گیر رہا مگر خدا پاک کے فضل سے پونج ہی گئے (مکان صحت کا تھا اور دونوں طرف گہرے کھدے مہلک مرض کے خطرناک نتائج تھے) جب میں بیدار ہوا تو مجھے اس قدر پسینہ آیا ہوا تھا کہ خدا کی پناہ لیں جب پسینہ خشک ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ گویا مجھے کوئی مرض تھی ہی نہیں تندرست ہو کر میں لکھ شریف حاضر ہوا۔ قدم پوس ہو کر خواب بیان کرنی چاہی۔ لیکن میرے بیان کرنے سے پہلے ہی آپ نے خود تمام واقعات نادیا میں حیران رہ گیا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ آپ نے نہرایا اچھا چھراپ خا مویش ہو گئے۔ یہ محض فرسٹی قصہ نہیں بلکہ بالکل صحیح واقعہ ہے اور صوبیدار صاحب موصوف اب تک زندہ ہیں۔ لہذا عجز فرمائیے کہ اللہ جل شانہ نے اولیاء کرام کو کس قدر طاقت



عطا کی ہوئی ہے۔ دور دراز مسافت پر سے تڑپتے ہوئے بیمار کی فریاد کو سننا پھر اس کی مدد کو پہنچنا۔ اور مزید برآں خواب میں ہی مہلک اور لاعلاج بیماریوں سے آنے والے میں شفا دلوانی خدائی طاقت کے سوا اور کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اولیا کرام سے مروانگنی تو دور کی بات ہے صرف لفظ یا پرسیخ پا ہو جاتے ہیں اور کفر و مشرک کے فتوے دیتے ہیں۔ اگر شعائر اللہ کی تعظیم مشرک ہے تو اس مسلمان سے بدرجہا اچھا ہے جس کے پیرو (دہائی) آیات قرآنیہ <sup>عَلَيْهِ</sup> دَمْنٌ يُعْظَمُ شَعَائِرِ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ نَفْسِ الْقُلُوبِ کے بھی منکر ہیں۔ اولیا کرام کی اس شان کو (جو حقیقت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کا کمال ہے) وہ لوگ کیا دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں پر صند اور مہٹ و صغریٰ کی عینک چھڑھا رکھی ہے بے ادبی اور گستاخی جن کی فتنمت میں لکھی جا چکی ہے۔

کمال ذات احمد را چہ میدانند بوجہاں زیار غار وے پوسی کر صد شرح بیان دار  
کرامت (۴)

صوبیدار لال خاں بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو اپنے لڑکے کی ترقی کے امتحان کے بارے میں بڑی تشویش تھی چنانچہ میں لکھنؤ شریف آیا تاکہ میں آپ سے کامیابی کی دعا کروں۔ حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب لہ رسول صاحب حضرت خامس زاد اللہ عمرہ جو آب سجادہ نشین ہیں کی زبانی معلوم ہوا کہ ان مخزن فیوضات سفر میں ہیں اور عنقریب آنے والے ہیں۔ میں نے قیام کا مقام پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا کام تو ہو جائے گا۔ آپ حضور کے نکاح کرنے کی تکلیف نہ کریں مجھے بتلی ہوگی۔ جب چند یوم کے بعد حضور شریف لے آئے تو آپ نے فرمایا کہ صوبیدار

علہ اور جو شخص اللہ پاک کی نشانیوں کی (اولیا کرام کی کرامتیں خدائی قوت کی نشانی ہے) تعظیم کرتا ہے کیونکہ وہ تو دل کو پاک کرنے والی ہیں۔



صاحب آپ کے کام تو میرے مطلوب سے ہی حل ہو جاتے ہیں آپ کو میرے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں شرمندہ ہوا اور پھر سارا واقعہ عرض کر دیا۔

### کرامت (۵)

مولوی محمد معصوم صاحب خوشاب والے فرماتے ہیں کہ موضع مہار میں ایک شخص نے میرے سامنے آپ کی بیعت کی حضورؐ کی عادت پاک تھی کہ مرید بیٹنے والے کو نماز روزہ وغیرہ الیکان اسلام کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اس شخص کو سب سے زیادہ تاکید چوری نہ کرنے کی فرمائی۔ میں حیران ہوا کہ اس کو خلاف عادت چوری کے متعلق کیوں تاکید ہو رہی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس شخص کو چوری کی بہت عادت تھی آپ چونکہ جان چکے تھے اس لئے یہ بد عادت چھوڑنے کی اس کو تاکید فرمائی۔

### کرامت (۶)

مولوی محمد معصوم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سرگودھا جا رہا تھا۔ شاہ پور سے آگے دھرمیہ تک تمام پانی ہی پانی تھا۔ تاکہ ولے ایک روپیہ لے کر پانی سے پار کرتے تھے۔ میں نے وہاں حضورؐ کو یاد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک فوجی لاری شاہ پور سے آگئی انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں اور میرے اوتین ہمراہی بھی بیٹھ گئے۔ انہوں نے سرگودھا جا کر ہم کو اتار دیا اور ہم سے بھی (جو پانی سے پار کی طرف بیٹھے تھے) دس آنے ہی لئے امد جو دھرمیہ (پانی سے دوسری طرف) سے بیٹھے تھے ان سے بھی دس آنے ہی لئے۔ میں نے کہا کہ یہ حضورؐ کی کرامت مشاہدہ کی ہے جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے سب سے پہلے یہ پوچھا کہ پانی کس طرح عبور کیا تھا۔ گویا حضورؐ کو سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔

### کرامت (۷)

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ سلطان بخش صاحب کلرک راولپنڈی کو



اپنے ہمراہ پیر کو لے گئے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور حافظ صاحب پیدل تھے  
 واپسی پر آپ گھوڑا حافظ صاحب کو پکڑا کر خود آرام کے لئے بیٹھ گئے۔ محوڑی پر  
 کے بعد آپ نے گھوڑا منگایا جب آپ سوار ہونے لگے تو گھوڑے نے حافظ  
 صاحب کو سخت ٹکرا کر کمانی جس کی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہوئی اور عرض  
 کیا کہ آپ تشریف لے جائیں بندہ بعد میں آجائے گا۔ آپ نے فوراً ان کو فرمایا کہ  
 اکٹھا ہی چلیں گے، نٹا لہنا تھا کہ سب تکالیف فی الفور رفع ہو گئیں اور وہ آپ  
 کے ساتھ واپس آ گئے۔

### کرامت (۸)

مولوی محمد عبداللہ صاحب ریہ بزرگ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں  
 سے ہیں، فرماتے ہیں کہ میری چوڑی ہو گئی۔ میں نے حضرت رابعہ کی طرف خط لکھ  
 کر سارا ماجرا عرض کیا، آپ نے جواباً لکھا کہ میں حضرت اعلیٰ کے فرار مبارک پر گیا  
 ہوں۔ اور ساری بات عرض کی ہے حضرت اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب  
 کو کہہ دو کہ سب مسروقہ سامان مل جائے گا۔ چنانچہ محوڑے ہی دونوں میں سارا  
 سامان ایک گٹھری میں بندھا ہوا مسجد سے مل گیا۔

### کرامت (۹)

کامل دین صاحب جو اکثر آپ کے ہمراہ سفر میں رہا کرتے، تھے قرأتے  
 ہیں کہ ایک دفعہ آپ موضع چھنی گنہ صنلع گجرات میں تشریف لے گئے۔ میں  
 بھی ہمراہ تھا۔ رات کو آپ مطالعہ فرما رہے تھے کہ چراغ سے تیل ختم ہو گیا، آپ  
 نے مجھ کو فرمایا کہ تیل ڈالو۔ میں نے عرض کیا کہ قبلہ تیل نہیں ہے آپ نے  
 اپنے ہاتھ سے گلاس میں سے پانی اس چراغ میں ڈال دیا اور وہ چراغ  
 پورا پوری رات جلنا رہا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ مولوی فتح محمد صاحب نے



اور ایک واقعہ محمد بخش ماچھی نے بیان کیا ہے۔

### گرامت (۱۰)

حافظ غلام محمد صاحب ساکن کھوٹک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صاحب نے فرمایا کہ کلکتہ میں جا کر فوج کی ملازمت کرو۔ بندہ وہاں پہنچا۔ بھرتی ہونے کی از حد کوشش کی مگر بے سود۔ آخر میں نے سارا حال حضرت صاحب کنیہ مرت میں لکھا۔ آپ نے جواباً لکھا کہ نشلی رکھو تم نے ہی بھیجا ہے اور ہم خود ہی بھرتی کر رہے ہیں۔ چند دنوں کے بعد جب بھرتی کھلی تو میں بھی بھرتی ہونے کی جگہ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ کعبہ مرشدنا وہاں کے افسر اعلیٰ ہیں اور بھرتی کے سبب اختیارات آپ ہی کے ہاتھ میں ہیں چنانچہ آپ نے مجھ کو بھرتی کر لیا۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کسی جگہ نہ ملے۔

### گرامت (۱۱)

بابو غلام رسول صاحب پوسٹ کلرک کنڈیاں فرماتے ہیں کہ میں لب علمی کے زمانہ میں اس بات سے سخت پریشان تھا کہ آج کل کے پیر محض دوکاندار ہی ہیں۔ چونکہ میرے دل میں فقر کا بڑا شوق تھا۔ اسی لئے میرا شوق کسی جگہ سے پورا نہیں ہوتا تھا ایک رات میں اسی سوچ بچار میں سو گیا۔ خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے مجھے داخل طریق کیا اور اپنا نام و مقام بتایا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں بہت جلدی لے کر شریف پہنچا اور بہت کے لئے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کیا اس رات والی بہت سے نشلی نہیں ہوتی ہیں حیران رہ گیا۔

### گرامت (۱۲)

منتر سنی مستح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ جھلوال میں جگہ خرید کر وہاں رہائش کرو حسب الحکم جگہ خرید لی گئی اور تعمیر وغیرہ کی



بنیادی میں مصروف ہو گئے۔ عرض بخدمت عالی کی گئی کہ جناب کی رائے پوزیشن تو خرید لی کسی ہے مگر مکان بنوانے کے لئے رقم نہیں ہے چہ جائیکہ پختہ مکان بنائے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے آپ کا یہ فرمان سن کر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران میں حضرت صاحب بھی بغیر اطلاع دیئے وہاں تشریف لے گئے (آپ کا یہ دستور تھا کہ جس کے پاس جانا ہوتا اس کو قبل از تشریف آوری کے اطلاع دے دیتے تھے) اور پھر صلدی ہی واپس آ گئے۔ دوسرے دن میں ایک آدمی کے پاس گیا جس کے پاس بہت سی اینٹیں تھیں میں نے اپنی وسعت کے مطابق اس سے اینٹیں طلب کیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں ٹھوڑی اینٹیں نہیں دوں گا۔ اگر تم نے بسنی ہوں تو ساری اینٹیں خرید لو۔ میں نے قیمت پوچھی تو اس نے کہا کہ اول مال دیکھو بعد میں قیمت کا تقاضا کرنا۔ میں نے اینٹیں دیکھ کر آٹھ نو سو کا اندازہ لگایا۔ اس سے پوچھا تو اس نے ڈیڑھ سو مانگا۔ میں نے منس کر کہا کہ محول بازی ٹھیک نہیں اگر تم نے فروخت کرنی ہیں تو ٹھیک ٹھیک قیمت بتاؤ۔ اس نے کہا اچھا ایک سو روپیہ دے دو۔ میں نے رقم ادا کر کے ساری اینٹیں خریدیں اور خوب کھلے دل سے مکان تعمیر کرائے۔

### کرامت (۱۳)

مستری فتح محمد صاحب کا بیان ہے کہ میری چوری ہو گئی اور تعقیب ہو کر جن لوگوں پر پولیس والوں نے شک کیا تھا ان کا چالان کر دیا۔ جب چوروں کو سزا سننے کی آخری تاریخ مہتی تو میں نے خیال کیا کہ میرا نقصان تو ویسے ہی ہو گیا ہے ان بے چاروں کو خواہ مخواہ کیوں سزا دلوادوں۔ اسی خیال پر میں نے حج کے سامنے اپنا بیان بدل دیا۔ چنانچہ سارا مقدمہ میرے سر پاپڑا اور میں مجرم قرار دیا گیا۔ تاریخ دی گئی میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا اپنے



فرمایا کہ فیصلہ کے بعد میرے پاس آنا۔ میں نے عرض کیا کہ قبلہ بندہ کو قید کی سزا ہو جاوے گی پھر میں کس طرح حاضر ہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جو ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ فیصلہ کے بعد آنا۔ اس پر میں غاموٹ ہو گیا اور نصرت لے کر واپس چلا آیا۔ جب تاریخ پر پیش ہوئے تو جج نے سوال جواب شروع کر دیئے۔ عین اسی وقت خبر پہنچی کہ جج کی بیوی صاحبہ سخت ملاحظہ ہیں یہ سنتے ہی وہ گھر چلا گیا اور مجھ کو باہر بیٹھنے کا حکم دے گیا۔ جب کچھ دیر گزری اور وہ واپس نہ آیا تو میں نے اندر جا کر اس سے ریڈر سے پوچھا کہ میرا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی الٹا پاکی کی قدرت ہو گئی ہے کہ اس نے آپ کو تین گھنٹے یہاں بیٹھنے کے بعد گھر جانے کا حکم دے دیا ہے (برہی کر دیا ہے) حالانکہ گھر سے آپ کے متعلق تین ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ لکھ کر لایا تھا۔ میں تین گھنٹے وہاں بیٹھ کر خدا پاک کا شکریہ کرتا ہوا گھر چلا آیا۔

کرامت (۱۴)

مشکل وقت | مولوی سیف الدین صاحب سالمی ضلع سرگودھا حال مدرس جامعہ رضویہ لائل پور فرماتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی حافظ محمد صدیق ہیں ابدال صاحب کی شادی پر حضور کو دعوت دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں بھی اور مطلوب الرسول بھی آئیں گے۔ اس وقت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب بھیرہ میں پڑھتے تھے، مگر حسن اتفاق سے اتنا پانی کا سیلاب آ گیا کہ سب راستے بند ہو گئے اور دونوں حضرات صاحبان تشریف نہ لاسکے۔ جب ہرات موضع سالم سے ابدال کو روانہ ہونی تو راستے میں ایک بہت اونچا پل ہے اس کے اوپر جب پہنچے تو تانگہ گھائی ٹ سے الٹ کر نیچے آیا اور پھر سیدھا ہو گیا اور اس میں جتنے سوار تھے کسی کو بھی آنی نہ پہنچی۔ تین چار یوم کے بعد میرے چچا افضل دین صاحب لہ شریف پہنچے تو حضرت نے پہلے ہی پوچھا کہ تانگے



کی مصیبت سے توجیح گئے۔ انہوں نے جبران ہو کر عرض کی کہ حضور کیا معاملہ تھا۔  
 آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت وہاں ہی تھا اور عین اس موقع پر حضرت مجدد صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کر رہا تھا کہ حضور یہ لوگ تو اپنے ہی ہیں۔ مجدد صاحب نے  
 فرمایا تھا کہ شک نہ کرو۔

### کرامت ۱۵

کابل پر اپنے مرید کاہر  
 وقت خیال رکھتا ہے

مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میں دہلی میں  
 پرستنا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ تین اولیاء اللہ آپس میں  
 گفتگو کر رہے ہیں ایک فرماتے ہیں کہ فلاں طالب علم

کو میں نے پاس کرانا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں کہ فلاں طالب علم میرا مرید  
 ہے اس کو پاس کرنا میرے ذمہ ہے پھر میری طرف اشارہ کر کے فرمائے لگے  
 کہ اس کو کسی نے پاس نہیں کرنا کیونکہ اس کا پیر کامل یہاں نہیں ہے اچانک  
 ایک چھوٹے قد کے مرد خدا آئے ہیں اور آکر فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس کے پیر  
 پنجاب میں ہیں اور انہوں نے اس کو میرے سپرد کیا ہے اس کو میں پاس  
 کر دوں گا۔ خدا تعالیٰ کی مہربانی اور پیر کی توجہ سے میں بھی پاس ہو گیا۔ اس وقت  
 سے پہلے اور بعد میں نے اس خواب والے بزرگ کو نہیں دیکھا۔ مگر جب حضرت  
 رابعہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو جنازہ کے وقت پھر ان کو دیکھا۔ میں نے معنتی  
 صاحب سے پوچھا کہ یہ کون مرد خدا ہے یہ مجھ کو دہلی میں خواب میں ملے تھے۔  
 انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔ پھر میں نے اپنے والد صاحب (حافظ محکم الدین  
 صاحب) سے پوچھا انہوں نے بھی ناواقفی ظاہر کی۔ بعد ازاں اس بزرگ کو بہت  
 تلاش کیا گیا مگر وہ کسی کو بھی نہ ملے۔



## کرامت (۱۶)

دوسرے سے  
مدد کروانا

مولوی سیف الدین صاحب کا بیان ہے کہ میں موضع چھنی میں حافظ  
رشید احمد صاحب سے پڑھتا تھا اور کتاب تو صبح تلویح کی مجھ کو سمجھ نہیں  
آتی تھی اور میں بہت رویا کرتا تھا ایک دفعہ حضرت صاحب موضع  
بنین میں تشریف لائے تو بندہ نے عرض کی فرمایا کہ یہ چند حروف پڑھا کرو اب وہ حروف  
مجھ کو یاد نہیں آتھ دن پڑھنے کے بعد خواب میں ایک کوتاہ قد کے بزرگ کو دیکھا  
اور انہوں نے یہ فرمایا کہ یہاں کیا فائدہ ہے یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض  
کی کہ درمیان سال کے کہاں جاؤں فرمایا تجھ کو حیب کہہ دیا ہے کہ چلے جاؤ مپھر کیا ہے  
صبح کو میں وہاں سے گھر چلا آیا۔ تیسرے چوتھے روز والد صاحب کو ساتھ لے کر  
موضع للہانی پہنچے جہاں مولوی دعا اللہ صاحب پڑھاتے تھے تو جاتے ہی مولوی  
صاحب نے فرمایا کہ آگے ہو متعجب ہو کر عرض کی کہ جناب آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم  
اتنی اسی دن پہنچے فرمایا کہ جس نے تم کو وہاں سے نکالا ہے اس نے یہاں آکر بھی کہہ دیا تھا  
کہ ایک طالب علم اس حلیہ و نام کے آرہے ہیں۔ اب آٹھ دن کے بعد ایسا حافظہ ہوا  
کہ وہی کتاب سمجھ میں آنے لگ گئی۔

## کرامت (۱۷)

اپنے پیر کی کوئی چیز بغیر  
اجازت اٹھانے کی سزا

حضرت خامس صاحب زاد اللہ عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک  
آدمی ملک وال کے قریب کارہنے والا تھا اس کا نام  
اور گاؤں مجھ کو یاد نہیں رہا مصنف اس نے حضور  
کے لشکر کی چوری کر لی حضور نے ہر چند سمجھایا مگر وہ مانتا نہیں تھا۔ آپ نے لوگوں  
سے بھی کہا کہ اگر یہ اقرار زبانی کیلے تو ہم درگزر کریں گے مگر وہ انکار ہی کرتا رہا بالآخر  
مخوڑے دنوں کے بعد وہ آدمی باؤلا یعنی بلکا ہو گیا اور اس کے پاؤں بہت لمبے



ہو گئے۔ آخر اسی خرابی میں مر گیا۔ اس واقعہ کو اور بھی بہت سے آدمیوں نے بیان کیا ہے اور بلکہ مشرف کے تو سب مروجہ وزن جانتے ہیں۔ ع

بیک نعرہ کو ہے زجا بر کشند بیک نالہ ملکہ بہم پکنند  
کرامت (۱۸)

ایک امیر نے حاضر دربار ہو کر عرض کی کہ میرا لاکھت سے بیکارے ہزار گوشش کی گئی مگر کوئی کام نہیں ملتا اس وجہ سے سخت پریشانی ہے میں نے اسکو غربت کی حالت میں بڑی محنت سے پڑھایا ہے آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ مالک کوئی سبیل بنا دے گا خدا کی قدرت دیکھئے کہ تھوڑے ہی دنوں میں ایک دفتر کی طرف سے چھٹی موصول ہوئی کہ تمہارے لئے جگہ خالی ہے لہذا جلدی پونج جاؤ وہ گیا اور فوراً اچھے عہدے پر ملازم ہو گیا۔

کرامت

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کی شادی کے لئے بہت دھڑ دھوپ کی مگر جہاں جاتا وہاں سے صاف جواب ملتا اور اگر کہیں سے اقرار بھی ہو جاتا تو کچھ دنوں بعد معاملہ بگڑ جاتا۔ آخر ناچار ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ خداوند کریم تمہاری مہربان ہے۔ گھبرو مہنہیں کام بن جائیگا۔ تقریباً ایک ہفتہ کے اندر ہی ایک جگہ سے شادی کا پیغام آ گیا میں نے لڑکے کی شادی بڑی خوشی اور دھوم دھام سے کی اور اب تک حضرت صاحب کا مداح ہوں۔

کرامت (۱۹)

غلاموں پر ذرہ نوازی | اکثر اوقات آپ معلوم کرتے کہ فلاں مرید کو فلاں چیز کی ضرورت ہے اور وہ چیز خریدنے کے قابل نہیں

تو بڑی شفقت سے وہ چیز اپنے پاس سے عطا کر دیتے اور پھر کبھی اسکا تذکرہ نہ کرتے۔ گویا اس آیت قرآنی پر پورا پورا عمل فرماتے تھے یا ایہا الدین آمنوا



لَا تُبْطَلُوا صِدْقَاتِكُمْ بِالْأَذَى . چنانچہ یہ پیر تلخیز مصنف (ابلیخہ حاضر خدمت  
 تھا۔ آپ نے دور بین منگانی اور کھیڑہ کی کان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر فرمایا یہ خراب  
 ہے۔ اس کو ٹھیک کرو۔ چنانچہ غلام نے ٹھیک کر دی آپ نے دوسری دور بین  
 منگائی اور فرمایا اس کو بھی دیکھو۔ ناچیز دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا اور اس کے وصفا  
 دیکھ کر دل میں خواہش بھی پیدا ہو گئی کہ اگر خلاف ادب نہ ہوتا تو ضرور مانگتا اور مجھ  
 کو یہ بھی پتہ تھا کہ یہ دور بین ایک قیمتی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو اس کا شوق ہے  
 میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو بس پھر لے لو۔ لہذا اپنے پیارے  
 پیر کا وہ عطیہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ دو تین دفعہ میں نے باتوں باتوں  
 میں اس کا ذکر بھی کیا مگر آن صاحب جو دو سخا پیری بات کی طرف توجہ بھی نہ دیتے۔  
 اسی طرح مستری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ رمضان شریف قریب آ گیا اور  
 میرے پاس کوئی گھڑی نہ تھی ارادہ کیا کہ حضرت صاحب کے پاس جا کر کوئی قابل  
 مرمت گھڑی مانگتا ہوں۔ اگر دے دیں تو مرمت کروا کر کام چلا لوں گا۔ اسی خیال  
 میں میں لکھ نثرین حاضر ہوا۔ آداب و سلام کے بعد خدمت میں بیٹھ گیا۔ آپ نے  
 از خود ہی پوچھا مستری صاحب کیا آپ کے پاس گھڑی کوئی نہیں ہیں۔ میں نے  
 عرض کی کہ جناب کوئی نہیں۔ آپ نے فداً ایک گھڑی منگا کر عنایت کی اور  
 کہا کہ اس کو لے جاؤ اب یہ تمہاری ہے۔

پھر ہر وقت غریب مریدوں کے تدارکوں کی طرف خیال رکھتے ہیں ان  
 حقیقی واقعات کو دیکھیں اور سبق حاصل کریں کہ کس طرح اپنی پیاری چیزیں  
 بلا معاوضہ مریدوں کو دی جا رہی ہیں۔ صرف ظاہری شکل و لباس کو ہی سنت سمجھ لینا  
 کافی نہیں بلکہ ایثار و سخاوت بھی ایک بہت بڑی سنت رسولی ہے۔ صرف دینا  
 ہی اتباع سنت نہیں بلکہ غریب سے نہ لینا بھی سنت ہے اور سیرت نبوی پر ایک



نظر ڈالئے۔ اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مقبول کی عادت پاک معنی کہ جب آپ دیکھتے کہ یہ شخص غریب ہے تو اس سے ہرگز نذرانہ نہ لیتے تھے چنانچہ مزنگ آپ تشریف لائے یہ غلام بھی حاضر ہوا اور پانچ روپیہ بطور نذرانہ کے پیش کئے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ میں نے بڑا اصرار کیا آپ نے فرمایا اس وقت تمہاری مالی حالت بہت کمزور ہے اس لئے تم ان کو اپنے تصرف میں لاؤ اور ساتھ ہی اندازہ شفقت یہ بھی فرمادیا کہ میں کسی ناراضگی کی وجہ سے انکار نہیں کر رہا بلکہ نہ ٹیکہ میں بڑا خوش ہوں گا۔ میں خاموش ہو رہا۔ دعوت کی التجا کی اور عرصہ کی کراگر آپ عزیز خانہ میں قدم رنجہ فرمادیں تو اللہ پاک آپ کے قدم مہمنت لزوم کی برکت سے افلاس دور کر دے گا۔ جواباً فرمایا کہ دعوت پھر کبھی سہی اور دعا یہیں بیٹھے کر دیتے ہیں چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اللہ پاک نے تنگی دور کر دی۔

### کرامت (۲۰)

**دُعا و قبولیت** | ولایت کا امتیازی نشان صرف خوارق عادات ہی نہیں ہوا کرتا بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں ولایت کے لئے مخصوص ہیں ولایت کے معنے ہیں دوستی و محبت اور مخلوق کی خالق کے ساتھ محبت ہونے پر ہی یہ منصب نہیں مل جاتا بلکہ جب خالق بھی اپنے کسی بندے کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے تو پھر یہ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جب تک مجھ کو اپنے بندے کی محبت کو قبول نہ فرمائے تب تک مجھ کو بہت کہاں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس بندے کو اپنے خالق کی ساری مخلوق پیاری لگتی ہے۔ اور اس کی نظر میں کوئی چیز ہی معلوم نہیں ہوتی۔ اور جب یہ مرتبہ عطا ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں اللہ پاک پوری کرتا رہتا ہے چنانچہ قبلہ و کعبہ



حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے رب کی مخلوق بہت پیاری لگتی تھی اور اپنے آقا و مولیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خوشی سے خوش ہوتے تھے اور تکلیف دیکھ کر آرزو ہو جاتے تھے۔ اگر کوئی شخص دعا کی درخواست کرتا تھا۔ خواہ وہ مرید ہو یا نہ آپ اس کے نیک مطالب کے حصول کے واسطے دعا فرماتے اللہ پاک دعا قبول فرماتا اور اس حاجت مند کی حاجت بر لاتا۔ دین و واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

### کرامت (۲۱)

ایضاً | علی محمد ساکن جھگیان نانگرہ نے درخواست کی کہ شادی کو مدت گزر گئی ہے مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی اولاد نرینہ کی خوش خبری دے دی نیز آپ نے اس بچہ کا نام بھی تجویز کر دیا۔ خدائے قدوس کے صدقے جاؤں۔ اس نے اپنی کرم نوازی سے میرے پیر کی دعا قبول فرماتے ہوئے سائل مذکور کو اولاد نرینہ ہی عطا کی اور وہ بچہ بفضلہ اب تک زندہ ہے۔

### کرامت (۲۲)

ایضاً | ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے غلام حاضر تھا۔ یہ کوٹ کنجری کا واقعہ ہے، آپ نے باتوں باتوں میں فقیر سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ اب تک تمہارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ عرض کیا وجہ تو اولاد دینے والا ہی خوب جانتا ہے مجھے تو کچھ پتہ نہیں مسکرا کر فرمایا کہ وہ ضرور دے گا۔ اسی اثنا میں حاضرین میں سے ایک شخص اسمعیٰ بابو جلال الدین نے عرض کی کہ جناب میرے بیٹے تاج دین کی شادی کو پانچ برس گزر گئے ہیں مگر اب تک اولاد نہیں ہوئی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ایک تجویز مرحمت فرمایا۔ اس واقعہ سے پورے نو ماہ بعد تاج الدین کے گھر اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا جو کہ اب چوتھی جماعت میں پڑھتا ہے اور اس غلام کو بھی مالک نے لڑکا



عطا کہا جس کا نام محمد فیض الرسول رکھا گیا تھا اس کو عمر و ز عطا فرادے اور اپنے  
پیر کے گھر کا جان نثار بناوے۔ آمین۔

### کرامت (۲۳)

۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے کہ یہ ناچیز (مصنف اعزس مبارک کے  
موقعہ پر حاضر خدمت ہوا۔ زائرین کا بہت ہجوم تھا۔ تین دن تک  
اطلاع و نصیحت گفتگو کا وقت ہی نہ ملا۔ میرے دل میں بہت ملال گزرا اور

فاسد خیالات کی

اطلاع و نصیحت

فاسد خیالات آنے لگے اور اس بات کا بھی بہت افسوس ہوا کہ کیوں آیا دل میں  
پورا تنہیہ کر لیا کہ آج ایک عریفیہ لکھ کر خدمت اقدس میں پیش کرتا ہوں اس خیال سے  
بالا خانے پر چڑھ گیا۔ کاغذ اور قلم دو اتارے کر ایک شکایتی رقعہ لکھا اور نیچے اترا آیا۔  
خلقت پہلے سے بھی زیادہ حاضر تھی حتیٰ کہ شیش محل سارا لوگوں سے بھر گیا تھا  
اور آگے جانے کا راستہ بھی نہ رہا۔ دل اور زیادہ رنجیدہ ہوا۔ آخر دروازہ میں کھڑا ہو گیا  
آپ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کھوسٹی پرٹنگی ہوئی دستار پکڑو۔ میں نے  
دستار مبارک اتار لی لوگوں نے راستہ دے دیا۔ پاس جا کر دستار مبارک حاضر کی۔  
آپ نے دستار مبارک لے کر پاس ہی قابین پر رکھ لی اور بڑی شفقت سے بغل میں  
سر لے کر سینہ مبارک پر رکھ لیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خواص اور عوام میں بہت  
فرق ہوتا ہے تم خواص میں سے ہو۔ عوام کے ساتھ زبانی باتیں نہ کی جائیں تو ان  
کی تسلی نہیں ہوتی اور خاص لوگ اگر جو تہوں کی جگہ بھی کھڑے رہیں تب بھی بہت  
کچھ فیض حاصل ہوتا رہتا ہے۔ پیر کی زبان عوام کے ساتھ باتیں کرنی تو ہوتی ہے اور  
دل خواص کے دلوں کے ساتھ روحانی باتیں کرتا ہے۔ میں نے رقعہ نکالا۔ آپ  
نے فرمایا اس کو جیب میں ہی رکھ لو۔ اس میں بھی اسی قسم کی شکایت ہے ناروغ  
کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا آئندہ اس بات کا خیال رکھنا اور بغل سے میرے سر کو چھوڑ کر



اپنی بائیں طرف بٹھایا میری حالت بہت تبدیل ہو چکی تھی سر جھکا ہوا آنکھیں اوپر کونہ اٹھتی تھیں۔ رنج کی جگہ مسرتِ بطنی کی جگہ عقیدت۔ فاسد خیالات کی بجائے اسم ذات کا ذکر جاری ہو گیا۔ بدن میں ہلکا ہلکا پسینہ اور دل میں یک گونہ خوشی تھی۔ اس دن کے بعد کبھی بھی ایسا خیال نہیں آیا جس وقت اور جس حالت میں بھی حاضر ہتا بس آپ توجہ ہی دیتے رہتے تھے خواہ لوگوں سے باتیں ہی کرتے ہوں۔

گرامت (۲۴)

ایک دفعہ سگ درگاہ (مصنف) حاضر دربار تھا۔ صبح کی نماز کے بعد حسب معمول حلقہ ہوا۔ میں حضور کے پاس ہی بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ چونکہ میرا سبق ان دنوں روح پر تھا میں نے روح کی طرف خیال کیا۔ آپ نے انگلی میرے قلب پر رکھ کر دیا۔ میری توجہ روح سے ہٹ کر قلب کی طرف ہو گئی۔ آپ نے انگلی اٹھالی بعد فراغت فرمایا (دیکھو ملفوظات میں حلقہ کے متعلق)

گرامت (۲۵)

دعا کا اثر | ۱۹۴۸ء میں جب آپ بجمالت صحت آخری مرتبہ لاہور تشریف لائے تو لوگوں کی منت سماجت سے متاثر ہو کر کوٹ کنجری میں گئے۔

اور علی محمد حجام کے گھر قیام فرمائے۔ آپ نے چودھری الہ داد کو بلوایا اور فرمایا کہ ریڈیو پر تم کو پھٹی پڑھتے ہو۔ اس نے عرصن کی کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ اب سناؤ اس نے سنا لی۔ آپ سن کر بہت خوش ہوئے (اس میں فقر اور نصیحت آمیز باتیں ہیں) اور فرمایا کہ ریڈیو پر اس کو ضرور پڑھا کرو۔ ساتھ ہی دعا بھی کی کہ ہمیشہ خوش رہو گے۔ آج چودھری صاحب مذکورہ کہتے ہیں کہ حضور کی دعا کا نتیجہ حروف بحرف صحیح نکل رہے اور لوگ بھی اسکی پرست و شادمانی کی زندگی کو دیکھ رہے ہیں۔



## کرامت ۱۲۶

بے ادبی کی سزا | ایک دفعہ آپ ضلع گجرات کے ایک گاؤں موضع سیرا میں  
تشریف لے گئے، وہاں ایک مقام پر گذر ہوا، تو ایک بیری

کی شاخ سے آپ کی دستار مبارک کا ٹملا الجھ گیا۔ خیر چھوٹ چلنے کے بعد آپ  
نے فرمایا کہ اس شاخ کو کاٹ ڈالو۔ لوگوں نے تعمیل حکم میں سستی کی اور شاخ  
نہ کاٹی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ شاخ خود بخود ہی خشک ہو کر سیاہ ہو گئی اور گر پڑی تو  
اس کا ایک چھوٹا سا ٹنڈا اب بھی باقی ہے جو زیارت گاہ خواص و عوام بنا ہوا ہے۔

(۲۷)

چوہ کی سزا | حضرت صاحب خامس زاد السد عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ  
عرس کے موقع پر گھر سے ریشمی چادر گم ہو گئی۔ ہر طرف دوڑ دھوڑ

کی اور تلاش کرنے میں آخر کی بازی لگا دی لیکن وہ نہ ملی۔ آخر آپ تک بات پہنچی تو  
فرمانے لگے کہ کوئی فن نہ کرو خود بخود مل جائے گی۔ چنانچہ سارے عورت جب گھر  
پونجی تورات کو سوتے میں تین دفعہ اٹھا اٹھا کر چار پائی سے نیچے پھینک دیا۔  
جب صبح ہوئی تو سب بدن پندھموں کے سیاہ نشان پائے اور انتہائی تکلیف اٹھائی  
اسی وقت در اقدس پر حاضر ہو کر معافی طلب کی اور چادر واپس کر دی۔

جویش تصرف | حضرت خامس صاحب زادہ محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ  
نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اپنا ذکر کیا ہے

کہ میں نے عنقوان شباب میں قرآن کریم پڑھا اور حضور کے دست اقدس پر بیعت  
کی چنانچہ مجھ کو آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سناؤ۔ میں نے سنایا آپ نے مجھ کو  
پکڑ کر پسینے سے لگا لیا۔ لوگ مجھ کو کہنے لگے کہ تم کو کیا فائدہ ہوا تم تو ویسے کے  
ویسے ہی ہو یہ بات حضور تک بھی پونج گئی۔ آپ فرمانے لگے کہ ان طعنہ زن لوگوں کو







بندھا ہوا شیر  
کھولنا

نشئی کرم داد صاحب ریاست بہاولپور والے فرماتے ہیں کہ  
میری بھینس کا دودھ کسی مشرینے باندھ دیا۔ بہتیرے دم  
وعیزہ کئے مگر بے سود۔ آخر لکھنؤ شریف پونچا۔ آپ نے دعا کی  
اور فرمایا کہ چڑوہ دودھ دے گی۔ گھر آکر بھینس کو دوہا تو اس نے خوب دھ  
دیا اور دیر تک دیتی رہی۔

نشئی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میرے گھر اولاد  
مہیں ہونی تھی۔ آپ نے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو  
ایک خط لکھا جس میں پسری کی بشارت اور مبارک لکھی  
ہوئی تھی حالانکہ اس وقت تک حمل کا نشان بھی نہیں تھا۔ خدا کی شان آپ  
کے فرمان اور خوش خبری کو اللہ پاک نے پورا کر دیا اور نومبر ۱۹۳۶ء میں ایک  
خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔

ایک دفعہ لکھنؤ شریف میں عرس کے موقع پر آندھی بڑے  
زور سے چلی۔ لوگوں نے عرس کی یا حضرت اس آندھی نے  
عرس کی رونق کو ہی خراب کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کل ۱۲ بجے تک یہ آندھی  
اسی طرح رہے گی اور پھر یکدم رک جائے گی۔ چنانچہ سب لوگوں نے دیکھا کہ  
عین ۱۲ بجے آندھی رک گئی۔





# مکتوبات

اولیاء کرام کے منہ مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات کوئی نہ کوئی خوبی اپنے اندر ضرور رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ عام دنیاوی باتیں جو رسمی طور پر ایک دوسرے سے کی جاتی ہیں بزرگوں کی یہ رسمی باتیں بھی خالی از منفعت نہیں ہوتیں۔ حضرت رابع رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکتوبات درج کئے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے توکل اور خودداری کا سبق ملتا ہے۔ تو اصفح۔ سیاست وغیرہ کا پتہ چلتا ہے ذوق ہونا چاہیے

اپنے صاحبزادے کی طرف  
ایک خط مبارک

عزیز القدر محمد مقصود الرسول سلمہ ربہ۔ السلام علیکم  
درحمتہ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ جمیع من لدیکم۔  
رقعہ دستی اتوار ۲۶ ستمبر کو علی الصباح موصول ہوا  
عزیز کی جمعہ ۲۵ ستمبر کی انتظار تھی اور کافی سے زیادہ تھی مگر تم نے اسے فکروا من گیر رہا۔ الحمد للہ کہ اس رقعہ کے پونچھنے پر ہر طرح تسلی ہوئی۔ تم نے اچھا کیا کہ نہ آئے کیونکہ تعلیم میں کافی عرج ہوتا ہے۔ پس یہ مہ ماہ ہیں ان میں جس قدر محنت ہو سکے کرو اور تعلیم میں منہمک ہو جاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور مشائخ عظام کی توجہ سے کامیابی نصیب ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں اپنا نقصان الگ اور شہادت



ہمسایہ والا معاملہ ہوگا۔ بہت نثر مندرگی اٹھانی پڑے گی۔ انشاء اللہ عزیز اگر تم نے محنت کی تو مخالفین کو ذلیل ہونا ہی پڑے گا۔ بہتر یہ معلوم ہونا ہے چونکہ تم کو چھینک میں بھی آتی تھیں اس واسطے چن پیر کے مشورہ سے کوئی دوائی جو مفویہ دماغ ہو اور محنت سے دل نہ اکتائے ہوا استعمال کرو جو قیمت خرچ ہوگی ادا کیجاو بی ضروری امر ہے۔ ہیدیا سٹرکاشاق ہونا بھی اچھا ہے۔ سن کر خوشی مونی۔ اللہ کرے تم اس کی قابلیت سے مکمل فائدہ اٹھا سکو۔ عید پر منہ باری انتظار ہوگی۔ عرصہ تو کافی ہے مگر تعلیم بھی کوئی آسان نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے پشاور تک وطن بے وطن ہو کر متواتر عرصہ دراز تک بے سرو سامانی میں تعلیم حاصل کی جب جا کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا۔

عزیز تو تو اللہ پاک کے فضل و کرم سے اپنے گھر کے قریب ہے۔ جب چاہو باسانی آجا سکتے ہو۔ پھر مولوی صاحب (مولوی محمد معصوم صاحب) سہارنپور کا وجود ایک نعمت عظمیٰ ہے کہ خلیق کے خلیق اور استاد کے استاد گھر کی طرح خوراک سانی سے عزیز کو پونچاتے ہیں سبحان اللہ ان کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ بھی بالکل اسی اخلاص و محبت کے مالک تھے آپ کو اپنے والد صاحب کے ورثہ میں یہ چیز ملی بلکہ داد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ورثہ میں سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیں۔ قائد اعظم صاحب کے انتقال سے جو مسلمانان پاکستان و مسلمانان عالم کو رنج و الم ہوا تھا وہ محتاج بیان نہیں۔ لہٰذا جیسے بے حس شہر میں چار چار پانچ پانچ ال کے بچوں نے بھی دو تین دن تک کچھ نہ کھایا اور ڈھائی مار کر دئے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ اوپر سے حیدرآباد کا معاملہ پیش آیا اس سے تو مسلمانوں کی کمر ٹوٹ گئی مگر بشمول شخصے ع خدا شرمے برا بگیزد کہ خیر ادا راں باشد

ان صدقوں نے جو ایک ساتھ آئے ہیں مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں



جو لوگ سستی سے کام لے رہے تھے وہ بہت چوکنے ہو گئے ہیں اور عبادی  
 ذمہ داری کو محسوس کرنے لگے ہیں گویا تازیانہ عبرت ثابت ہوا  
 احمد خاں ولد فتعلی محاذ کشمیر سے آیا ہے۔ ایک دو آدمی اور بھی آئے ہیں  
 انہوں نے صحیح اور چٹم دیدہ حالات بیان کئے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت کشمیر میں  
 بہت اچھی ہے۔ ہندوؤں کا ہر فرد مالی اور جانی نقصان مجاہدین کے ہاتھوں  
 ہوتا ہے چنانچہ ان کے بیان کے مطابق ریڈیو پاکستان نے خبریں دیں جو عرف  
 بحرف صحیح نکلیں گویا ریڈیو کسی مبالغہ سے کام نہیں لیتا بلکہ صحیح خبریں پوچھتا ہے  
 مزید انہوں نے کہا کہ حیدرآباد کا معاملہ سن کر مجاہدین آگے سے چوکنے ہو گئے ہیں  
 کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے لئے لڑیں گے رتخت یا تختہ ادھر نظام حیدرآباد  
 نے غداری کی۔ خدا اس غدار کو سمجھے۔ ڈیڑھ سو سال پیشتر بھی جب مسلمانوں اور  
 انگریزوں کی جنگ تھی تو نظام نے مسلمانوں سے غداری کی تھی۔ اب جب کہ  
 مسلمانوں اور کراڑوں ر ہندوؤں کی جنگ کا وقت آیا تو اس نے پھر مسلمانوں سے  
 صداقت دھوکہ کیا ہے اور کراڑوں سے مل گیا ہے۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود      گرچہ با آدمی بزرگ شود

رات کو شبینہ ہوا عرس بھی رات کو تھا۔ ۱۵ لڑکوں نے شبینہ کیا۔ دو دو پارک  
 منزل پڑھی خاص رونق رہی کیس بھی روشن کیا فقیر کو دوسرے روز کے سے  
 کان میں درد ہے۔ ثانی مطلق شفا بخشاں۔ ابھی تک مطلوب بھیرہ نہیں گیا  
 یہ ان صاحب زادہ صاحب مظلہ کا اسم گرامی ہے جو اس وقت سجادہ نشین ہو کر مخلوق  
 کو فیض پونچا رہے ہیں کیونکہ مولوی صاحب کو دوبارہ بخار آنے لگ گیا ہے۔ رینر  
 غلام دستگیر بھی بخار میں مبتلا ہے۔ جمع قدرے بارش ہوئی جس سے پرنا سے چلے  
 صرف دس منٹ رہی زمیندار تنگ ہیں اور اطراف میں کافی بارش ہو گئی۔ مگر ہمارے



شامت اعمال سے لگہ پر نہیں ہوئی۔ مولوی صاحب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 ویسے ہر طرح سے خیریت ہے۔ تسلی رکھیں۔ مطلوب کا بخار بھی اتر گیا ہے۔ اور  
 شفا یاب ہے۔ محمد شریف لاہوری کا خط آیا ہے (احقر کی طرف اشارہ ہے) کہ میں  
 خود تمام متعلقہ ادارے کراؤں گا اور ریڈیو بیٹری ٹھیک کروں گا۔ جب گاڑی  
 چلے تو مجھ کو اطلاع کی جاوے (بک وال اور خوشاب کے درمیان کی لائن پر)  
 کثرت بارش کے ٹوٹ گئی مٹی اور آمدورفت بند تھی) امید ہے کہ محمد شریف کو عرس  
 پر ۱۹ ذوالحجہ بلاؤں گا۔ باقی تمہارا مستری کوئی نہیں آیا۔ مولوی صاحب نے ٹھیک  
 کہا۔ وہ جھوٹا ہی ثابت ہوا۔ اچھا ہوا اگر ابھی جائے تو اس سے بیٹری ٹھیک نہیں  
 کراؤں گا اس سے محمد شریف بہتر ہے۔ رات کو ۹ بجے کی خبریں سلتے کے واسطے  
 کافی آدمی آتے ہیں تقریباً سو ڈیڑھ سو کا مجمع ہوجانا ہے۔ بیڈیو شمالی باری کے  
 پاس رکھا گیا ہے تاکہ وہ سامعین حضرات اچھی طرح مسجد میں بیٹھے خبریں سن  
 سکیں اور ملکی حالات سے خوب واقف ہوں۔ حافظ صاحب کو السلام علیکم  
 کرم بخش سے سلام۔

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود

باسم سبحانہ

مولوی محمد معصوم صاحب

کو ایک خط

از سرزند شریف ۲۹-۲۷-۶

مجی مولوی صاحب با آپ کا ملفون فقیر کو مورخہ ۵ اپریل

دربار عالی مجددی میں موصول ہوا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو طفیل  
 حضرات کرام رحمۃ اللہ علیہم دائم خوش رکھیں اور دل کی مرادیں بر لائیں مقصود حقیقی  
 سے ملحق کریں۔ لیکن فقیر دربار عالی پر حاضر ہے آپ دعا فرمادیں کہ جس مقصد کو لیکر  
 فقیر دربار عالی میں حاضر ہوا وہ مقصد طفیل حضرات قیوم الہی رحمۃ اللہ علیہم بر لائیں



آمین۔ فقیر ۳۱ اپریل سنہ رواں رات کے بارہ بجے خوشاب پونچے گا اور رات کو گاڑی میں ہی بستر کے سو رہے گا۔ امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ والسلام علیکم  
عاجز بندہ محمد مقبول الرسول للہی

باسمہ سبحانہ

مولوی صاحب کے نام

لہ شریف ۲۵ - ۸ - ۲۲

سریند شریف میں

مجی مشفق مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ملفوف آج ۳۱ رمضان مبارک ۲۲ اگست موصول ہوا۔ فوراً جواب  
معروض ہے۔ الحمد للہ کہ حضور پر نور کے دربار اقدس پر آپ کا رمضان طمانیت  
قلب سے گذر رہا ہے اور حضرت قیوم ثانیؑ کی مسجد میں قرآن حکیم سنانے کا  
موقعہ بھی مل گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت عظمیٰ ہو سکتی

از دست و زبان کہ برآید

کز عہدہ شکر سن بد آید

فقیر کو آخری ہفتہ شعبان میں ۳ نوبت نوبتی بخار ہوا۔ طبیعت بہت کمزور  
تھی۔ بہت فکر تھا کہ رمضان کس طرح گذرے گا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بدعائے  
شما و بتوجہ حضرت قیوم اول و ثانیؑ آج تک رمضان شریف اچھا گذر رہا ہے  
فرضیہ رمضان سہولت ادا کر رہا ہوں۔ آگے بھی فرضیہ رمضان سہولت و تسہیلی  
کے واسطے حضور کے در اقدس میں دعا جاری رکھیں ضروری ہے۔ باقی عزیز  
محمد مطلوب الرسول پرانی مسجد شہر میں قرآن حکیم سناتا ہے۔ ۸ پارہ ختم کر چکا ہے  
۳۳ رمضان ختم کرنے کا ارادہ ہے اس کے واسطے بھی دربار حضور پر روزانہ دعا  
کیا کریں کہ سہولت سے منزل پڑھ لے اور لکنت زبان نہ رہے۔

اگرچہ یہ ظلوم و جہول رہنے آپ کو فرما رہے ہیں دیکھئے کس قدر نفسی



اس قابل نہیں کہ اس کے جرائم معاف کئے جائیں۔ مگر اس دربار اقدس کے  
بغیر کوئی دربار بھی تو نہیں۔

بنو میدی آنگہ بگر دیدے      ازیں راہ کہ راہ دگر دیدے

صاحبزادہ صاحب۔ عبد الغفور صاحب شیرازستان صاحب کو السلام علیکم  
حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں درخواست دعا اور سلام عرض کریں۔

عاجز بندہ ظلوم و جہول محمد مقبول الرسول عینی عنہ

نماز و اوراد کی      اس حضرت رحمتہ اللہ علیہ جب بھی کسی مرید کو خط لکھتے تو اصل

مضمون کے علاوہ نماز روزہ و اوراد عالیہ نقشبندیہ قادریہ کی

ضرورتاً تاکید فرماتے۔ ذیل کا خط ملاحظہ کرنے سے پتہ چلتا ہے

کہ اصل مضمون کچھ بھی نہیں صرف خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے  
خط کا جواب اس طرز سے لکھا جا رہا ہے کہ مکتوب ایہ اپنے خط کا جواب ہی سمجھے لیکن  
سرکار اپنی طرف سے اس کو انوار سے مالامال کر رہے ہیں۔

از اللہ شریف      ۱۶/۳/۶

مخلص محبی حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند

از محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری للہی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ملفوف بوقت سعید موصول ہوا دیکھ کر فرحت قلبی و انبساط تامل ہوا

علیہ اویبا، کرام کا دربار خصوصاً حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا دربار

پر انوار حسد کا دربار ہے اور یہ بزرگ لوگ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے صراط

دکھانے کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔



فقیر دورہ سے واپس گھر پونج گیا ہے اور آج کل گھر ہی قیام کا ارادہ ہے  
 عرس شریف مورخہ ۱۳ مارچ مطابق ۱۹ ذوالحجہ گذر گیا ہے عرس شریف پر نہ تو  
 میاں صاحب آئے اور نہ کوئی اور آدمی آیا۔ چاہیے کہ نماز پنجگانہ باوقات  
 مسنونہ اور طریقہ عالیہ نقت بند یہ قادر یہ سرگز قضا نہ کریں خصوصاً بوقت شام  
 شجرہ شریف مروجہ اور بوقت سحر شجرہ شریف ذہبیہ پڑھیں۔ اشد تاکید ہے  
 امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا خیال ہر وقت رکھنا اشد ضروری ہے۔

ع کار ایں ست دیگر ہمہ ہیج فقط والسلام

ایضاً

کل مورخہ ۶-۱۲ کو عرس شریف حضرت اعلیٰ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے آج  
 لوگ آرہے ہیں برائے شمولیت عرس شریف ابھی تک کھوتکے سے کوئی آدمی  
 نہیں آیا امید کہ شام تک ضرور کوئی نہ کوئی آجائے گا یہ عرس شریف  
 بہت مبارک و پر از انوار و برکات ہوتا ہے۔ خدا پاک آپ لوگوں کے مال و جان  
 میں برکت مزید برکت کرے آمین۔ چاہیے کہ نماز پنجگانہ باوقات مسنونہ و اوراد  
 طریقہ عالیہ نقت بند یہ قادر یہ سرگز قضی نہ کریں اور بعد از نماز تہجد و نماز فریضہ خمسہ  
 مراقبہ بہت ضروری ہے۔

نیکی کرنے والے پر	اگر کوئی مرید لکھتا کہ میں نے فلاں نیک کام کیا ہے تو آپ
خوش ہونا	بے حد خوش ہوتے۔ اس کی ہمت بڑھاتے اور پہلے سے
	زیادہ نیک کام کرنے کی تاکید فرماتے۔

لکھ شریف ۳۶-۱۲-۲۶

مجبی مشفق برادر م حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند۔

السلام علیکم و برکاتہم۔ اس مہربان کالغوف موصول ہوا پڑھ کر موجب نسیاط و



مسترت ہوا۔ آپ کے قرآن کریم ختم کرنے کی بہت خوشی ہوئی شاہانِ مردانِ چینی  
باشند ایسا ہی چاہیے۔ ہر حالت میں محسنِ حقیقی کو یاد رکھنا ہی اولیٰ ہے دستِ بکاہ  
دل بیاوردعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس برادرِ عزیز کو دینی و دنیاوی مدارج میں دن دگنی  
رات چوگنی ترقی عطا فرماوے اور ہر حالت میں اپنی حفاظت میں رکھے۔ دشمن  
منظوب و مضمہور ہوں آمین۔ والسلام

لاشی محض فقیر فقیر تقصیر عاجز محمد مقبول الرسول

مخلص کی  
تذدانی

اگر کوئی مریدِ محبت اور خلوص سے کوئی چیز آپ کی خدمت میں  
پیش کرتا تو آپ قبول فرمائیے مگر شرط یہ ہے کہ وہ چیز الفت  
سے پیش کی گئی ہو ورنہ آپ لینے سے انکار کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ ایک بزرگ نے چند اشیاء بڑی محبت سے خدمتِ اقدس میں بذریعہ  
ریل پارسل بھیجیں آپ قبول فرماتے ہوئے ان کو خط لکھتے ہیں۔

ازلہ شریف ۳۶-۴-۱۱ اللذکر

مجتبیٰ انوانہ صاحب حافظ غلام محمد سلمہ ربہ و مخلصی اللہ یار خاں سلمہ ربہ۔

از فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی منظہری قادری قصوری للہی  
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ طالبِ خیریت بعافیت آپ کے ہر سہ عددِ ملفوف  
وصول ہوئے۔ پڑھ کر مسترت ہوئی۔ فقیر بیشک ۳۶ سے ۳۷ تک سر مبارک  
شریف حاضر ہے اور پہلے خط کا جواب بھی لاہور سے آپ کو لکھا ہے حضرت  
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات محتاجِ بیان نہیں ہیں خصوصاً جو  
اس بیچ کارہ پر نظرِ شفقت حضور کی ہے وہ تو بعید از ہم ہے یہ سب کچھ حضرت کی  
مہربانی و شفقت کا کوشش ہے ورنہ من آنم کہ من وانم آپ کا فرستادہ پارسل وصول  
ہوا جس میں سے دو عدد نکھوتا اور دو عدد ٹکٹیں صابن اور ایک شیشی تیل پر آمد ہوئے







سالک کو کسی قسم کی تکلیف  
 پہنچنے سے اس کا مقام بڑھتا ہے  
 ایک دفعہ ایک غلام نے دشمنوں کی اذیتوں سے  
 تنگ آکر شکایت لکھی آپ اس کا جواب بہتر یہ  
 فرماتے ہیں۔

در بار اللہ شریف ۲/۶ • اللہ عظیم •

مخے گوئم کہ از عالم جدا باش  
 بہر جا سیکہ باشی با خدا باش  
 بر خوردار مقبول پروردگار موصول پیراں کبار بھائی صاحب طال عمرہ و علیکم السلام  
 و رحمتہ اللہ وبرکاتہ طالب خیریت خیریت ملفوف موصول ہوا یاد آوری کا شکر ہے  
 اللہ تعالیٰ طفیل پیران کبار علیہم الرحمت اس عزیز القدر کو صراط المستقیم پر اطمینان قلبی  
 عطا فرماوے آئین۔ مخالفین سے اس عزیز کو بہت تکلیف پہنچی ہے گویا اس  
 خاکسار کو بھی محسوس ہوا مگر تمہارا کوئی مقام بڑھا ہے جو کسی وجہ سے رکا ہوا تھا بہر  
 حال تمہاری اس میں بہتری ہوئی ہے۔ نقصان ہے تو مخالفین کا ہے تمہارا  
 نہیں ہے مولوی صاحب کو السلام علیکم اللہ تعالیٰ آپ کو دائم خوش رکھے آئین  
 عاجز سرسرتی تقصیر محمد مقبول الرسول۔ سجادہ نشین لہ شریف

اعتکاف کے  
 حافظ غلام محمد صاحب کو تکہ ولے نے اعتکاف کے متعلق  
 اجازت طلب کی۔ آپ نے ان کو اجازت دی اور ساتھ ہی  
 شرائط و ظائف و اورد بھی بالوضاحت فرما دیئے۔ یہ اعتکاف  
 اوراد

سالک کو کامل بنا دیتا ہے ملاحظہ ہو۔

لہ شریف ۲۸-۸-۶ (باسمہ سبحانہ)

مخلص باخلاص بھائی صاحب حافظ غلام محمد صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بفضلہ تعالیٰ بجائیت ہے  
 ملفوف جو ابی موصول ہوا۔ اعتکاف الرشبان کو بیٹھیں اور اعتکاف میں بخیر بولیں



کے مسجد سے باہر قدم نہ رکھیں اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں۔ عورت پر ہرگز نظر نہ ڈالیں۔ روزہ سے لیں۔ روزانہ با وضو ۲۴ ہزار اسم ذات اور ۱۲ ہزار نشی اثبات ورد رکھیں۔ اس سے علاوہ جو وقت بچے استغفار کریں اور کلمہ تمجید جس قدر ہو سکے کریں۔ خوراک کم کھائیں سوئیں کم۔ زیادہ وقت اور مراقبہ میں گزاریں۔ بس یہ چوبیس گھنٹہ کی مشق ہے۔ سپاری دم کی جاوے گی۔ رمضان کے بعد آکر لے جاویں۔ پہلے ضرورت بھی نہیں۔ منشی غلام حسین صاحب کو السلام علیکم ائحند اللہ کہ آپ تمام مقدمات سے حسب منشاء فارغ اور کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس تدریم الاحسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر یہ کیا جاوے کم ہے۔

از دست دریاں کہ برآید  
کمز عہدہ شکرش بدر آید  
فقط والسلام۔ ظلوم و جہول بندہ گنہگار سجاوہ نشین نعلیم

آپ مریدوں کی اولاد سے  
بھی بڑی محبت کرتے تھے

حافظ صاحب موصوف نے اپنے بچے کی فوتیگی کی  
اطلاع بذریعہ عربندہ دی۔ پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا چنانچہ  
آپ نے فوراً قلم دوات منگا کر جواب لکھا۔ افسوس

کے ساتھ ہی صبر کے مقام والی دولت سے بھی مالا مال کر دیا۔

۲۰ - ۹ - ۲۰

عزیزی مہمانی صاحب غلام محمد سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃہ وبرکاتہ

وعلیٰ من لدیکم۔

چند روز ہوئے حافظ صاحب کے خط سے عزیزی از جان محی الدین کے انتقال  
کا پتہ چلا۔ پڑھ کر سخت افسوس ہوا جو بیان سے باہر ہے۔ غریب خانہ میں جب یہ خبر  
وحشت انزسی گئی تو اس قدر سخت غم ہوا جو تخریر سے باہر ہے۔ کیا کہوں کیا عجیب  
بچہ تھا مدت کے بعد اس باغ میں پھول کھلا تھا۔ اس کے ساتھ بہت امیدیں



وابستہ تھیں۔ مگر اللہ کی مرضی مرجھا گیا آہ کسی نے سچ کہا ہے۔

پھول نردودن بہار جاں نسا دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

یہ ابھی غنچہ تھا بغیر پھلے پھلے لے مرجھا گیا اچھا مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ پیش

تقدیر خداوندی کیا چارہ ہے صبر بہت بہتر ہے راضی ہونا ہو جاؤ۔ دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ تم کو نعم البدل عطا فرماوے اور بچہ کو موجب رستگاری یوم الدین

والدین بناوے آمین۔ شیخ صاحب نے کیا کہا ہے۔

تو از بہر طفلی کہ در خاک رفت

پہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت

بس اسی شعر پر صبح عمل کرو۔ چونکہ جواب لکھ کر خط سارے پھاڑ دیے جاتے

ہیں۔ اس لئے یہ تعزیت نامہ معرفت اللہ یا رخاں ارسال ہے۔ تمہارا پتہ یاد

منہاں نہیں۔ مولوی صاحب کو تعظیمات والسلام

عاجز میر تقی میر۔ از اللہ شریف

ایضاً

• باسمہ سبحانہ •

لکھنؤ شریف 17/5/40

عزیز از جان حافظ غلام محمد صاحب سلمہ ربہ و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس برادر عزیز کا تلفوف بعد از انتظار مزید مورثہ ہماری موصول ہوا یاد آوری کا

شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو تابد سلامت باکرامت رکھے اور جملہ دشمنان

ذلیل و خوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزیز کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین

یعنی جو عزیز فرزند ارجمند لخت جگر اس عزیز سے بمطابق مشیت ایزدی لیا گیا ہے

اس کا بدلہ اس سے بہت عمدہ عطا فرماوے اور یہ زخم بالکل مندمل ہو جاوے

آمین یا رب العالمین۔



نیز مولوی صاحب کا انتقال پڑھ کر سخت افسوس ہوا جو بیان سے باہر ہے  
 آپ کے ہم مجلس اور نیک آدمی تھے۔ اچانک ان کی موت واقع ہوئی برصغیر  
 مولیٰ ازہمہ اولیٰ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دیوے اور سپہاندگان  
 کو صبر عطا فرادے۔ عزیزوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ ان کے  
 اقارب سے بھی فقیر کی طرف سے اظہار افسوس کریں تاکہ یہ ہے۔ باقی خیریت  
 ہے۔ والسلام

دعا گو سجادہ نشین لہ شریف بقلم خود

دنوی مشورہ اگر کوئی غلام کسی دنیا کے کام کا آپ سے مشورہ پوچھتا تو  
 آپ استخارہ فرما کر اس کو صحیح مشورہ دیتے اور بیکار رہنے  
 سے سخت منع فرماتے چنانچہ ذیل کے مکتوب میں پہلا شعر جو آپ نے لکھا ہے  
 اس میں اسی بات کی تاکید ہے کہ دنیاوی کاروبار بھی کرو اور اس کام میں مشغول  
 ہوتے ہوئے بھی خدا پاک کو یاد رکھو یعنی ذکرِ حقی کی تاکید ہے۔

منے گوئم کہ از عالم جدا باش

بہر جا نیکہ باشی یا حسد باش

۳۰  
۲۲

مجی حافظ غلام محمد صاحب و میاں اللہ یار خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا ملفوف موصول ہوا۔ کو الف سے  
 آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ طفیل پیران کبار علیہم الرحمۃ آپ کو صراط المستقیم پر  
 اطمینان متلبی عطا فرادے آمین۔ باقی حافظ صاحب کے ساتھ مل کر دکان کرنی  
 اچھی ہے۔ بیشک موصوف کے ساتھ مل کر کرو۔ دکان کرنی لازمی ہے۔

وہی مسافر چند روزہ

ایضاً

برخوردار مقبول پروردگار بھائی صاحب بھائی حافظ غلام محمد صاحب خلیپا پاک



تم کو دائم خوش و بامراد رکھے آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من لدیکم۔ امید ہے کہ آن عزیز معصوم  
اسباب قرین صحت ہوں گے۔ آپ کا ملفوف پہلے بھی موصول ہوا اور اس کے بعد  
دوسرا موصول۔ متواتر یاد آوری و کرم فرمائی کا یہ مسافر گنہگار شکور مہمنون ہے  
اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی عزیز طال عمرہ کو دائم صراط المستقیم پر  
چلنے کو توفیق انیق عنایت فرماوے۔ آمین! نوکری کے متعلق اس عزیز نے  
استفسار فرمایا ہے عاجز کیا ہے۔ اگر سمجھو کہ گھر میں ہل وزمینداری بہ آسانی کر سکو  
تو بڑی خوشی سے ملازمت ترک کر کے گھر آ جاؤ اور اگر یہ بارگراں زمینداری  
کاتم سے برداشت نہیں ہو سکتا اور سولے اس کے معاش گذاری کا اور  
کوئی بظاہر چارہ نہ ہو تو اس صورت میں ملازمت کو ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ بہر  
حال دونوں صورتیں تمہارے سامنے ہیں جس پر چاہو عمل درآد کرو۔

چشمے داری و عالمی در نظر است

دیگر چہ کتابت و چہ علم باید

مسافر گنہگار عاجز محمد مصطفیٰ رسول اللہ لعلکم خود

ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

۲۸/۳۸

انوار کے بند ہونے کی وجہ

اور رمضان شریف کی برکتیں

محبی حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ جمیع من لدیکم

ملفوف موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص عزیز کو ہمیشہ خوش

و بامراد رکھے۔ آمین! بندش کی وجہ دنیا داروں نااہلوں کی مجلس یا پیر کے مخالف

کی مجلس یا لقمہ حرام مشتبہ سے بندش ہوا کرتی ہے ان چیزوں سے پرہیز لازم



ضروری ہے اور اس کا علاج کثرت استغفار و مراقبہ یا رسالہ نوری کا مطالعہ ہے  
انشاء اللہ ہر مرض رفع ہو جائے گی۔ توجہ زور کا کیا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ  
تصورہ کھوں گا فکر نہ کریں۔ عزیزی و عزیز نور چشم کے واسطے تعویذ ارسال ہیں۔ ان  
کو پلا دیں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ مکانوں کی تکمیل کی بہت خوشی ہوئی ہے۔  
اللہ تعالیٰ تمہارے نصیب کرے۔ آمین!

رمضان مبارک بہت نورانی اور فیض والا مہینہ ہے۔ اس میں مراقبہ اور  
اسم ذات و لفظی اثبات کی پہلے سے زیادہ کثرت کریں انشاء اللہ تا کبیر ہے۔ والسلام  
دوسرا رقمہ اور تعویذ اللہ یاد نماں کو دیدیں۔

فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول قبلہ خود

آیتہ کریمہ کا عمل ایک دفعہ ایک مرید نے لکھا کہ مجھ کو دشمن بہت تنگ  
کرتے ہیں۔ آپ نے اس کو آیتہ کریمہ کا عمل بتایا اور ساتھ ہی  
شجرہ شریف پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

مجھی برادر محمد حافظ صاحب سلمہ ربیہ

5 1/39

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ علی جمیع من لدیکم

طالب خیریت بخیریت ہے۔ آپ کا ملفوف آج ۱۴ اکتوبر مطابق ۲ رمضان  
بوقت ۳ بجے ظہر موصول ہوا۔ اور آج اسی وقت جواب لکھ رہا ہوں۔ تمہاری جگہ نہ  
بٹنے کا بڑا فکر ہے۔ اور ہر وقت پیران کبار علیہم الرحمۃ کے حضور میں عرض اور  
درخواست اس عزیزی کے واسطے روزگار کے واسطے کی جاتی ہے۔  
انشاء اللہ تعالیٰ بہتری ہوگی۔ درحقیقت کسی کی شرارت ہے انشاء اللہ شہرہ کی  
شرارت زید ہو جائے گی۔ آیتہ کریمہ پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ ایک سو مرتبہ قبل اور سی قدر

ع آیتہ کریمہ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنَّا كُنَّا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝



بعد درود شریف پڑھیں اور خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرہندی کو بخشیں اور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام مطالب حل کریں گے۔ اور شجرہ شریف بوقت مغرب پڑھ کر بھی دعا کریں اور جب رو برو حاکم پیش ہوویں تو سورۃ غم غم تبارکون لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ حاکم سخت سے سخت بھی نرم ہو جائے گا۔ دوسرا نسخہ اسی لغز میں مخلص اللہ یا رخاں کو بھیجا جاتا ہے دیدیں دعا و سلام

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول بقلہ خود

غائبانہ بیعت اور مراقبہ کا طریقہ  
ایک آدمی نے خط لکھا کہ بن دیکھے آپ سے بہت محبت ہو گئی ہے اور اشتیاق زیارت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کہ ایک لمحہ بھی گزارنا دشوار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد داخل طریق ہو جاؤں مگر سخت مجبوریوں کی وجہ سے حاضر بھی نہیں ہو سکتا آپ نے اس کو غائبانہ ہی داخل طریق کر لیا اور اس کو بشارات بھی دے دی ساتھ ہی دوسروں کو بھی مطلع کر دیا۔

اللہ اعلم

شوال ۱۳۵۸ھ

در بارہ شریف یکم دسمبر ۱۹۷۹ء

برخوردار مقبول پروردگار موصول پیران کبار عزیز می برادر غلام محمد صاحب سلمہ تہ از فقیر اختر محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری نقضوری لٹھی  
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مفوف موصول ہوا۔ کوائف سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام اشرار دینی و دنیاوی سے محفوظ و نامون رکھے۔ آمین! خاک سانسے ایک عید کا رڈ بھی ارسال کیا ہے پہنچا ہے یا نہیں۔ اور تمہارے دوست کا بھی شوق محبت پڑھا گیا اس کو غائبانہ بیعت کر لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صراط المستقیم پوٹیمان



قلبی عطا فرماوے آمین! قلب پر تلقین کر دیوں اور وہ بھی طریقہ عالیہ نقشبندیہ  
 سمجھا دیوں اور احتیاط کی طرف سے السلام علیکم کے بعد استغاثہ دیوں کس نے لکھا  
 ہے کہ فضیل محمد چلا گیا ہے جس نے لکھا ہے غلط ہے ابھی تک تو یہاں ہی ہے  
 کل خدا جانے کیا ہو شکر ہے خدا پاک کا کہ بدن دور ہیں مگر دل نزدیک ہیں۔ اور  
 دل ہی نزدیک ہونے چاہئیں۔ صبح کی نماز کے بعد اپنے پیر کی صورت حاضر کر کے  
 مراقبہ کیا کریں بس دو زانو بیٹھ جایا کریں اور تصور پیر آگے رکھ لیا کریں۔ خاموش  
 بیٹھ کر فضیل کی انتظار کیا کریں۔ اشد تاکید ہے۔ باقی بفضلہ خیریت ہے۔ تمہاری  
 خیریت ہمیشہ مطلوب۔

مراقبہ معیت کے	حافظ غلام محمد صاحب کھوتکہ ولے جب مراقبہ معیت کا
اثرات و اوصاف	دور کر دے تھے تو اس دوران میں انہوں نے ایک
	شکایت لکھی کہ کوئی ساتھی دسمنوا نہیں جیسے کہ مکتوب

۱۸ سے ظاہر ہے آپ نے فرمایا ساتھی کیوں نہیں۔

اللہ اکبر

شوال ۱۳۵۵ھ

در بار اللہ شریف 3/12/39

برخوردار مقبول پروردگار عزیز حافظ غلام محمد صاحب اللہ تعالیٰ تم کو اپنی حفاظت  
 میں رکھے۔ از فقیر دعا گو محمد مستبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری  
 فقوری سجادہ نشین دربار اللہ شریف و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علی جمیع  
 من اللہ بکیم۔ خط فرحت نمط آں یار عزیز موصول ہوا۔ متواتر یاد آوری کا شکر یہ کیا  
 لکھا ہے کہ کیا کیا جاوے کوئی مجال سننے والا نہیں۔ کوئی یار مددگار نہیں ہے۔  
 تمہارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہے جسکے ساتھ وہ ذات ہو اس کو کسی اور کی کیا صورت  
 ہے۔ بیت : کاف کافی آواز بہر عباد صدق وعدہ کاف با یا ع ص



یاد رکھو غریبوں کا اللہ مددگار ہے پھر خصوصاً تمہارے ساتھ تمام پیران کبار اس  
دقت سے لے کر تا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک امداد می ہیں اور ہر وقت  
تمہاری طرف خیال ہے بس شجرہ پڑھ کر بوقت شام اپنے مطالب کے واسطے  
دعا کر دیا کرو انشاء اللہ فوراً منظور ہوگی یہ گنہگار خاکسار بھی آپ لوگوں کے واسطے  
انشاء اللہ خاص وقتوں میں دعا کرے گا اور دعا جلدی رکھے گا بہرگز فکر نہ کریں  
کوئی دشمن تمہارا بال بھی بیکار نہ کر سکے گا یاد رکھو بے فکر رہو۔ اللہ یار خاں کو  
السلام علیکم میری خوشی تمہاری خوشی کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ  
خوش رکھے اور خیریت ہے۔ وَالسَّلَامُ

لطائف کا حصول | برادر مولوی محمد امین صاحب مدرس جامعہ  
رضویہ لائل پور نے عرض کیا کہ اسم ذات کا ورد حنفی تو  
جاری ہے مگر لطائف کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ آپ جو اب میں تحریر فرماتے ہیں۔  
باسمہ سبحانہ

از اللہ شریف ۲۸ - ۱۲ - ۲۲

برخوردار سعادت اطوار مقبول پروردگار موصول پیران کبار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملفوظ موصول ہوا۔ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ طفیل حضرات  
تمہارے شوق و ذوق کو دن دو گنی اور رات چو گنی ترقی عطا فرماوے آمین  
لطائف حیب حاصل ہو سکتے ہیں کہ کم از کم ایک ماہ تک سب کچھ چھوڑ  
چھا کر یہاں آکر ٹھہراؤ اس کے سوا ممکن نہیں ہے۔ فقط والسلام  
حماؤ نقییر محمد مقبول الرسول عمنی عنہ تعظیم



باسمہ سبحانہ

از اللہ شریف  
15/11/48

سب سے بڑی سعادت

پیر کا ادب و شرم ہے میرے مخلص باخلاص مولوی محمد امین صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

تم بڑے سعادت مند ہو ایسے سعادت مند اللہ کے فضل و کرم سے  
عز و فیضیاب ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی سعادت محبت ذوق و شوق اور ربی کا  
ادب و شرم ہر وقت ملحوظ رکھنا ہے یہ سب اوصاف اللہ کے فضل و کرم سے  
تم میں موجود ہیں۔ فقیر کو تم بہت پیارے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی مرادیں  
حاصل فرمائیں اور دین و دنیا میں سرخرو و فراخ صراط المستقیم پر اطمینان قلبی  
عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

دعا گو فقیر محمد مستبول الرسول بقلم

معمولات طریقہ عالیہ کبھی  
مولوی محمد امین صاحب نے طالب علمی کے زمانہ  
میں ایک عرصہ حضور کی خدمت میں لکھا کہ اسباق  
بہت زیادہ ہیں اور معمولات کے لئے وقت

قضا نہ کرنے چاہئیں  
منہیں نکلتا۔ اگر اوقات قضا ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپ نے جواب لکھا جس  
میں سے ضروری اقتباس درج ذیل ہے۔

واضح ہو کہ علم دین تو بڑی چیز ہے۔ مگر کہ بے علم متواں خدا را شناخت  
نگرورد معمول طریقہ عالیہ جو کہ بالکل کم مقدار ہیں صبح کے ورد میں زیادہ سے  
زیادہ پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں اور عشا کے ورد میں زیادہ سے زیادہ دس  
منٹ لگتے ہیں کہ بہت ضروری ہیں جو کہ علم کے بھی معین و مددگار ہونگے  
مشکلات علوم عزیز کے انکی برکت سے آسان ہو جائینگے بہت ضروری ہے ہرگز قضا نہ کرنا چاہئے



نماز و اوراد کی

باسمہ سبحانہ

تاکید

از اللہ شریف

29/4/47

مجان قدیم مولوی محمد حنیف و مولوی غلام محمد صاحب

سبحان اللہ تعالیٰ و ابقا صلاہما استلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مفہوم وقت سید موصول ہوا۔ سائل کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ اللہ

تعالیٰ طفیل پیران عظام علیہم الرحمۃ اس کے دل کی مرادیں پوری کریں۔ آمین

ثم آمین۔ انشاء اللہ العزیز پھر بھی دعا جاری رہے گی نسلی رکھیں۔ آپ کو نیز تمام

پیر بھائیوں کو لازمی ہے کہ نماز سچکانہ و اوراد طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ہرگز

فقطی نہ کریں۔ نیز شجرہ شریف بعد نماز مغرب پڑھ کے اپنے مطالب بینی دنیاوی

کے واسطے دعا کیا کریں۔ ضروری ہے باقی بفضل اللہ تعالیٰ ہر طرح خیریت

ہے۔ اور اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیا کریں۔

دست با کار دل بایاد کے مقولہ پر ہمیشہ عمل ہے۔

فقط والسلام

دعا گو فقیر محمد مقبول الرسول غنی اللہ عنہ لفظ خود

اللہ اکبر

اس طریقہ عالیہ مجددیہ میں

اتباع سنت بہت ضروری ہے

از اللہ شریف

جمادی الاول ۱۳۵۳ھ

نوشا وقت کہ خرم روزگارے

کہ یارے بخورد از وصل یارے

مجی و مخلصی میاں حسن محمد سلمہ ربیہ

از فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول غنی نقشبندی مجددی مظہری قادری

فصوری تلی۔ السلام علیکم میاں بفضل خیریت ہے خیریت متہاری مدیم



مطلوب القلوب پوست کا روڑ موصولی ہو اجملہ حقائق سے آگاہی ہوئی۔

ع محبت جادہ وارد نہاں در خلوت و لہا

چاہیے کہ لطیفہ و مراقبہ پہلے لفظی اثبات و ہیم ذات جو کہ آسانی سے کر سکو ضرور کیا  
کر و اشد تاکید ہے یہ ضروری نہیں کہ بہت ہی ہو اگر کم ہو جاوے تب بھی بہت  
اچھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب دہلوی (غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے  
فرمایا ہے کہ لفظی اثبات لطائف و مراقبات کا گویا تلوار ہے اس سے جملہ  
لطائف و مراقبات کا زنگ اتر جاتا ہے بہر حال اس طریقہ عالیہ مجددیہ میں اتباع  
سنت بہت ضروری ہے۔

ایک روز قبلہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج  
تمام روز احوال و فیض انبساط بند رہا ہے۔ ارادہ مندوں نے عمل کیا کہ جناب  
کیا موجب ہے فرمایا آج غسل خانہ میں داخل ہونے کے وقت پہلے قدم  
راست اندر چلا گیا چونکہ یہ سنت کے خلاف ہے اس لئے آج تمام روز قبض  
قبض رہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ مبارک تھا کہ  
مسجد میں جب داخل ہوتے پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھتے جب سے باہر  
آنے کا قصد کرتے تو اول قدم چپ باہر رکھتے اور جب طہارت خانہ غسل خانہ  
میں جانے کا قصد ہوتا تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے اور باہر نکلتے وقت پہلے  
دایاں نکالتے۔ ایک روز حضرت مجدد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ  
نے ایک غلام حاضر کو فرمایا کہ جاؤ لونگ لاؤ۔ غلام گیا اور چھ عدد لونگ لایا۔  
حضرت نے چہ خفا ہو کر فرمایا کہ اسے بے وقوف تم نے مستحب کا لحاظ نہیں کیا  
یعنی جنت لایا تو تم نہیں لایا۔ پانچ یا سات لانے تھے بہر حال اپنی طرف سے  
سمن و مستحبات میں کوشش لازمی ہے ابتداء اللہ والحق فیمن جاری رہے گا۔



باقی بقضائہ خیریت ہے۔

۱۲۔ بیج الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء  
صاحب جزادہ محمد صبغۃ اللہ  
عزیز تو لد ہوا جس کا نام محمد صبغۃ اللہ رکھا گیا ہے۔ خدا  
صاحب کی پیدائش  
پاک اس کو عمر طویل بخشے اور علم باعمل عنایت فرمائے

آمین۔ فقط والسلام

دعا گو فقیر محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود

اللہ اکبر

دل کی ہیئت

از اللہ شریف

صفر المظفر ۱۳۵۳ھ

مجس و مخلصی میاں حسن محمد جی سلمہ ربہ

از فقیر محمد مقبول الرسول لکھی

الستلار علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ملفوف آں یاد عزیز سعید وقت میں موصول ہوا۔  
خدا پاک تم کو اپنی واپسے حبیب پاک کی محبت و پیران طریقت کی محبت اس سے  
بھی بڑھ کر عنایت فرماوے۔

مست مئے بیدار گردنیم شب مست ساقی روز محشر با ملا

انسان کے جسم میں جو دل ہے اس کی عجیب کیفیت ہے چونکہ یہ خانہ خدا ہے  
کسی نے خوب کہا ہے کہ اگر تم نے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈنا ہو تو مومن کے دل میں ہوگا  
اس کی شکل ○ مثل بیضہ کے ہے اور درحقیقت اللہ پاک بے غیر شکل ہے  
جواب لکھنے میں دیر اس لئے واقع ہوئی ہے کہ عزیز محمد مقصود الرسول کو زخموں کی  
تکلیف ہے۔ سرنہد شریف کے متعلق ابھی کچھ نہیں وعدہ کیا جا سکتا۔ انشاء اللہ  
غائباً شعبان میں جاؤں گا تم بھی ہمراہ چلنا۔

فقط والسلام



مائش کو آپ بیا  
سمجھتے تھے

باسمہ سبحانہ

لہ شریف ۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء۔ از اختر محمد مقبول الرسول عفی عنہ

بخدمت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلاناغم رضیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ پاک ان کو شفا بخشیں۔ آمین۔  
باقی مائی صاحبہ کے انتقال کی خبر صرف آپ کو ہی کی ہے اور کسی پر بھی مائی کو  
منہیں کی تاکہ پیر مہاشیوں کو تکلیف نہ ہو۔ خود بخود انواہا سنیں گے اور جب فرصت  
ہوگی آجائیں گے کیونکہ اسنوس تو ہر جگہ ہوتا ہی ہے اور ہمارے تعلقات

روحانی ہیں نہ کہ زبانی۔ پس اظہار کی چنداں ضرورت نہیں۔ والسلام

اللہ اکبر و اللہ المسند

ایک نصیحت بھرا

از دیوار علیہ اللہ شریف۔ رجب ۱۳۵۳ھ

مجمیع حریص دین متین مخلصین راسخ الیقین حفظکم اللہ

خط

تعالیٰ عن کل بلاد

از داعی بالخیر محتاج الی اللہ والرسول فقیر محمد مقبول الرسول حنفی و تادری

نفت بندی مجددی قسوری لہی۔

دعوات مزید حیات و ترقی امور دنیاویات و توفیق اعمال صالحات معتقدات

اہل سنت و الجماعت و تسلیات مسنوزات حضرت رؤف الرحیم بالعباد المؤمنین

و المؤمنات شافع الحصات فی یوم المہارات۔ واضح باد کہ عرس مبارک معراج شریف

۲۷ ماہ رجب المرجب بروز منگل شب بدھ وار کو منعقد ہوگا۔ آپ کو بذریعہ بکتوب

دعائیہ الہیہ کے اطلاع کی جاتی ہے کہ تمام مخلصین معتقدین و مخلصات معتقدات

صالحات قانات کو اطلاع کر دیں کہ اس مبارک مجلس اللہ والی میں جو برکات

وانیات اور فیوضات لاناہیات ہیں ان کے ثواب جمیل سے حصہ جزیل لیں۔ اور



سب اہل امداد باسعادت کو نصیحت کی جاتی ہے۔ ان نحمدہ اوقات مستحبات  
 پر عایت فرمیں اللہوں و بیرون و وجوہات و سنن ادبات محمودات حضرت  
 سیدالکائنات و اور اولیائے معمرات حضرت اصحاب کمالات باطنیہ قادر یہ  
 و فتنہ بند یہ مجدد یہ الیہ باصنوردل ادا کرتے رہیں اور غفلت و کاہلی سے پرکھنا  
 ہمدیں۔

مکن غفلت مکن غفلت مکن غفلت مکن غفلت مکن غفلت  
 نصیحت مے کنم بشنواگر مرد مسلماتی

اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے سبکدوش نہ ہمدیں۔ وما علینا الا البلاغ  
 آپ سے جو بھی سلامتی ہوتی یا کسی کو خط تحریر فرماتے نصیحت نیکیوں کی ضرورت کیا  
 کرتے تھے اور خود بھی ہر وقت پابندی سنت کی محافظت کرتے تھے۔ اس  
 جیسے نصائح سے بہرہ نیک اور بھی کافی میرے پاس موجود ہیں بخوف طوالت  
 کتاب نقل نہیں کئے گئے (مصنف)

للہ شریف  
 ۲۳-۳-۲۴

محمی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مریدوں کی

عافیت طلبی

امید کہ آل صاحب محبت و اخلاص قبرین صحت باشند۔

دیں ایام غوغائے درمیان مردمان شد۔ اندیشیدم کہ اللہ تعالیٰ در برادران طریقت  
 خیریت کند ازیں موجب این چند سطور سپرد قرطاس کہ دم کہ بسیدن نامہ نڈاز  
 خیر و عافیت خویش و دیگر برادران طریقت زودتر مطلع سازند تا کید مزید است۔ نیز  
 از حالات حاضرہ ہم پہنچے روشنی اندازند زیرا کہ اخبار بند است فقط والسلام  
 عاجز بندہ محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
۲۳/۵/۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معمولی لغزش سے  
لطائف میں کدورت

بمخبردار مقبول پروردگار موصول پیران کبار مولوی محمد شریف صاحب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةً كَثِيْرَةً

ملفوظ موصولی ہوا۔ درحقیقت وہ نسبت عزیز میں بالکل موجود ہے اور انعامات جو  
باری تعالیٰ عزا سزا اور پیران کبار کی طرف سے عزیز الہیہ کو مل چکے ہیں۔ وہ  
واپس ہرگز نہیں لئے گئے۔ بلکہ سب تمہارے پاس ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ  
نسبت رسولی جو طریقہ نقشبندیہ کی ہے عکسی ہے نہ کہ مجاہدی اور جو عکسی نسبت  
ہو گو عین رسولی و صحابہ والی نسبت ہے مگر یہ اس میں خاص بات ہے کہ ذرا سی  
لغزش پر کدورت پڑ جاتی ہے یعنی محبت دنیا۔ لقمہ حرام۔ نظر غیر محرم وغیرہ وغیرہ  
گوارادی نہ ہوں بلکہ غیر ارادی ہوں تب بھی کدورت پڑ جاتی ہے اور سا لگ  
معلوم کرتا ہے کہ شاید نسبت سے خالی ہو گیا ہوں۔ درحقیقت نسبت موجود ہوتی  
ہے جیسا کہ شیشہ کو جھایں پڑ جاتی ہیں پڑتے پڑتے بالکل اندھا ہو جاتا ہے  
اور دیکھا کی نہیں دیتا مگر صیقل کرنے سے بالکل صاف شیشہ نکل آتا ہے۔  
بس یہی مثال ہے اس کا صیقل مندرجہ بالا چیزوں سے پر میرا اور نفسی اثبات ہے  
اللہ تعالیٰ آپ کو بجز عزیز کے خوش و سلامت رکھیں۔ آمین۔

عاجز بندہ سجادہ نشین لکھنؤ

صاحب اجازت اپنے پیر جہاتوں  
کو توجہ دے سکتا ہے

ایک دفعہ اس عاصمی روزگار (مصنف)  
نے عرض کیا کہ میرا ایک پیر عباتی صوفی  
محمد طفیل مجھ کو بار بار مجبور کرتا ہے کہ مجھ کو

توجہ کیا کر دو۔ میں نے اس کو بھی ہر مرتبہ یہی جواب دیا ہے کہ میں تو خود محتاج  
ہوں اور مجھ کو اپنے آپ میں کچھ نظر نہیں آتا تم کو کیا دوں۔ اب جناب والہ میں



بعد ادب گزارش ہے کہ کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے جواب لکھا جو درج ذیل ہے۔

ازلہ شریف

مجھی مخلصی ڈاکٹر صاحب زاد حسنا تہم

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

خط ملا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ خیریت سے ہیں باقی توجہ کے متعلق یہ بات ہے کہ جو پیرمبائی بھی خواہش رکھتا ہو اس کو ضرور توجہ کیا کرو بلکہ باقاعدہ حلقہ کیا کرو۔ اور ستم شریف بھی پڑھا کرو۔ بار بار پوچھنے کی کیا ضرورت ہے جو کاغذ خلافت کے وقت اس عزیز کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا گیا تھا کیا اس کو بخور نہیں پڑھا دو بار پڑھا اس میں سب کچھ تحریر ہے۔

نیز جو پابندیاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق لکھی گئی ہیں ان پر سختی سے عمل کرنا اشد ضروری ہے اللہ پاک عزیز کو انوار سے مالا مال کرے اور اپنے پیرمبائیوں کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دعا گو

فقیر محمد مقبول الرسول بقلم خود



# ملفوظات

اولیاء کرام اور بزرگان دین کے منہ مبارک سے جو باتیں نکلتی ہیں وہ پند و  
 نصیحت سے لبریز ہوتی ہیں اور بہت سے منتلاستی حق ان باتوں کو سن کر ہی ذہن  
 مراد کو گوہر مقصود سے بھر لیتے ہیں۔ ہزار ہا گنہگار لوگ اپنے گناہوں سے تائب  
 ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رابع حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے  
 ہوئے چند ملفوظات اس مختصر سی کتاب میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ عاشقان  
 حضور دو بارہ اپنے پیر کی دل کو منور کر دینے والی باتیں سن لیں حضور کے سارے  
 ملفوظات کو جمع کرنے کی اس عاجز میں طاقت کہاں جو کہ جناب کے  
 سارے غلاموں میں سے ادنیٰ اور بے علم ہے دوسرے جناب حضرت  
 صاحبزادہ صاحب خامس حضرت زاد اللہ عمرہ سجادہ نشین بار بار تاکید فرمادی  
 مراسلات روانہ فرما رہے ہیں کہ جس قدر ہو سکے کتاب کو مختصر رکھیں۔ اس  
 لئے جناب مدوح کا فرمان بجالانا فرض ہے۔



## فتوحات

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ فتوحات یعنی یہ نذرانے جو بزرگان دین کے پاس آتے ہیں ان کے مصارف یعنی خرچ کرنے

میں بڑی احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے اگر ان کو بے جا خرچ کیا جاوے تو بڑے وبال اور اللہ پاک کی ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کو صرف اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خورد و نوش اور لباس وغیرہ پر خرچ کرنا جائز ہے اس سے اگر جائز بنائے یا جمع کر کے رکھے تو نسبت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے یا فتوحات بند ہو جاتے ہیں۔

## خواب کی تعبیر

آپ نے فرمایا کہ خواب کی تعبیر کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ خواب ایسے

آدمی کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے جو فاسق و فاجر ہو اور تعبیر دینے والا بھی چھپی طرح سوچ سمجھ کر تعبیر دے۔ کیونکہ لہذا اوقات جس طرح تعبیر دی جاتی ہے اسی طرح ہی ہو جاتا ہے۔ آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شاہزادی کو خواب آئی کہ اس نے خواب میں دریا کا سا پانی پی لیا ہے۔ جب بیدار ہوئی تو بہت خوفزدہ ہوئی اور اپنی خادمہ کو ایک بزرگ کے پاس تعبیر کے لئے بھیجا راستہ میں اس خادمہ کو اس کا دوست مل گیا جس کے ساتھ اس کا نا جائز تعلق تھا اس نے پوچھا کہاں جاتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ایک ضروری کام کے لئے اور کام بتلنے سے انکار کر دیا جب اس مرد نے بہت مجبور کیا اور زیادہ اصرار کیا تو اس عورت نے بتایا کہ ملکہ کو یہ خواب آئی ہے اس کی تعبیر لوچھنے جا رہی ہوں۔ تو اس فاسق نے فوراً کہا کہ جب اس نے دریا کا تمام پانی پی لیا تو کیا اس کا پیٹ نہ مچھٹ گیا اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ شاہزادی کا پیٹ مچھٹ گیا اور وہ مر گئی۔



اولیاء کے مزار پر حضور فرماتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی اولیاء اللہ کے مزار مبارک پر جائے تو اس کو چاہیے کہ ادب اور تعظیم کو بے حد ملحوظ رکھے بالکل اسی طرح سمجھے جس

طرح زندہ بندگوں کے پاس جا کر ادب اور تعظیم سے ان کو سلام کیا جاتا ہے اور خاموشی سے جہاں کہیں جگہ ملے پورا متوجہ ہو کر بیٹھ جائے اس طریقہ سے آدمی صاحب مزار سے پورا فیضان حاصل کر سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مزار مبارک کے زیادہ قریب یعنی بالکل ساتھ لگ کر بیٹھنا درست نہیں۔ ایک تو اس میں بے ادبی پائی جاتی ہے دوسرا اپنے اعمال و ذمہ کے لحاظ سے انسان کی طبیعت پر مختلف قسم کے اثرات ہوتے ہیں اس لئے بسا اوقات اولیاء اللہ کو اس کی کدورت سے تکلیف پہنچتی ہے جب کچھ فاصلہ پر دور بیٹھے تو ولی اللہ کے اس فیضان کے نزول سے جو مزارات مبارک پر ہر وقت اترتی رہتی ہے اس زیارت کرنے والے کی کدورت بھی دور ہو جاتی ہے اور صاحب مزار پر بھی کدورت کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔

مرید کرنے سے پیر ایک دفعہ ایک عورت اپنا دیوانہ لڑکالے کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ آپ اس کو دم کریں یا کوئی تعویذ دیں کہ یہ تندرست ہو جائے اور بار بار کہتی تھی

کہ جب یہ اچھا ہو جائے گا تو آپ کا مرید اور خادم بنے گا۔ اس کے اس لالچ دلانے اور دم کا بدلہ بتلانے سے آپ ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ نامعلوم یہ جاہل لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ اس طرح مرید بننے کے لالچ سے پیر صاحب اچھا دم کر دیں گے یا مرید بننے سے پیر کا کوئی خاص فائدہ ہوتا ہے حالانکہ بیعت سے کسی کا بوجھ اٹھانا بڑا مشکل کام ہے۔



اولیاء اللہ دلوں پر حضورؐ نے فرمایا کہ میں گجرات کے سفروں کسی جگہ قیام نہ پیر  
تھا۔ ایک دن مجلس میں ایم ایل اے اور دیگر خواندہ شخص  
حکومت کرتے ہیں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا پیروں کو بڑی

موج ہے۔ ان کا کام بڑا آسان ہے۔ کوئی کام کلج نہیں کرنا پڑتا صرف مرید  
کرتے رہے اور نذرانے وصول کرتے رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا  
ہمارا کام تو بہت ہی مشکل ہے کیونکہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ کسی انسان کو اپنا  
مطیع کرنا یا اس پر حکومت کرنا کتنی کٹھن بات ہے جب جسم پر حکومت کرنی مشکل  
ہے تو دلوں پر حکومت کرنا اس سے بہت زیادہ مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ  
انسان جیت تک کسی میں کوئی خوبی یا حسن نہیں دیکھتا اس پر فریضہ نہیں ہوتا  
عاشق لوگ ظاہری حسن میں گرفتار ہو کر جان تارین جاتے ہیں مگر مریدین باطنی  
اور حقیقی روحانی قوت پر شیفتہ ہو کر جان و مال پر قربان کرنے کے تیار  
ہو جاتے ہیں اور یہی حقیقی عشق ہے جس کو مل جانا ہے اس کی خوش نصیبی  
ہوتی ہے۔

آپ ہمیشہ ہر سال مسرند شریف حضرت قبلہ و کعبہ  
نذرانہ پیش کرنے  
جہاد الف تانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
کا اصلی مقصد کے عرس شریف پر نذرانے لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ

آپ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد معصوم صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ میں  
بھی ساتھ تھا۔ آپ نے نذرانہ پیش کیا چونکہ قبلہ عالم حضرت رابع رحمۃ اللہ  
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھ کو اس نذرانہ کے متعلق فرمایا کہ اس کے پیش  
کرنے کا مقصد یہ نہیں ہونا کہ وہ محتاج ہیں یا ہمارے ہی طرف سے لنگر کی روٹیوں  
کا معاوضہ ہے۔ حاشا وکلا بلکہ ان کی مہربانیوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر لیا



ایک معمولی ذریعہ ہے اور لنگر شریف کی خدمت ہے۔

**صبر و توکل** ایک دفعہ علاقہ دھنی کے سفر میں حضورؐ کی سواری کا گھوڑا جو عربی نسل

کا بہت ہی بہتر گھوڑا تھا۔ بقضاء الہی ایک دن بیمار رہ کر مر گیا۔ حضورؐ

نے سفر وہیں ختم کر دیا اور بندہ بچہ بیل آپ گھم واپس تشریف لے آئے۔ رمضان شریف

نزدیک تھا۔ حضورؐ نے دولت گدہ پر رمضان شریف کا مہینہ بسر فرمایا۔ کسی مخلص نے

حضورؐ کو خط لکھا کہ فلاں مرید کے پاس ایک گھوڑا اور ایک گھوڑی بہت اچھی ہے۔ اگر

آپ اس سے طلب کریں تو وہ شخص ضرور آپ کی سواری کے لئے گھوڑا دے دے گا

آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے مرنے سے زیادہ مجھ کو اس شخص کے مشورے کا

افسوس ہے جو یہ لکھتا ہے کہ آپ فلاں شخص سے گھوڑا مانگیں فرمایا جس ذات پاک

نے مجھ سے گھوڑا لیا ہے میں اس کی ذات پاک پر بھروسہ نہ رکھوں اور توکل نہ کر دوں

کہ ضرور میرے لئے کوئی بندوبست فرما دیں گے۔ اور اس کی بجائے میں انسانوں

سے سوال کروں یہ صبر اور توکل کے خلاف ہے۔ اللہ پاک کی مہربانی اور توکل کا ثمرہ دیکھنے

کہ عید کے دوسرے دن ہی گھوڑا حضورؐ کے پاس پہنچ گیا جو تحقیقت میں سات سو کا

تھا مگر حضورؐ کو صرف چار سو میں مل گیا اور بہت اچھا سواری کے قابل لگلا۔

**فتوحات کے بیجا** حضور قبلہ عالمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ہمارے تمام خاندان

میں کسی نے فتوحات سے جاگیر نہیں بنائی حتیٰ کہ حضرت

**مصرف کلیتہ الکار** ثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بڑا مجبور کیا گیا کہ گھوڑیوں پر مریعے

انعام میں مل رہے ہیں۔ آپ صرف درخواست دینے کی اجازت فرمادیں باقی تمام

کوشش ہم خود کریں گے مگر آپ رحم اس بات پر کسی طرح بھی رضامند نہ ہوئے۔

**اسم ذات کا تصور** برادر مہربان مولوی محمد حنیف صاحب نے عرض کیا کہ لفظ

اللہ کا تصور قلب پر کیا جاوے یعنی ذکر قلبی کے ساتھ



اسم ذات کا تصور بھی کیا جاوے تو مجھ کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے یعنی اسم ذات دل پر لکھا ہوا خیال کرنا چاہیے یا نہیں آپ نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے بلکہ عین سعادت ہے اس میں کوئی سنا بوج ہے اور ضرور ایسا ہی کیا کرو بہت ضروری ہے سعادت مند و خوش اطوار عزیز ایسا ہی ہوا کرتے ہیں۔

**رفع دشمن کا عمل** | میاں حسن محمد صاحب کی گزارش پر آپ نے فرمایا کہ بعد نماز عشا قبل از وتر یک صد سیزده مرتبہ اللہم اَلْفِیْنِی سَنَدَهُمْ

بِسَانِسْتِ اَوَّلِ اَخْرِیْ اَرْبَعِ مَرْتَبَہِ دَرُودِ شَرِیْفِ پڑھیں۔ انشاء اللہ دشمن شدید بھی رفع ہو جاوے گا۔

**حقیقت محمدی** | ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو آنحضرت بابرکات نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ حقیقت محمدی میں مندرجہ ذیل درود شریف

تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَمْعَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بَعْدَ دِكْرِ مَعْلُوْمِكَ لِاَزْمِیْ

**لطائف کا بند ہو جانا** | ۱۹۲۲ء میں اس خطا کار (مصنف) کے لطائف بالکل بند ہو گئے۔ بڑی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ لگتا تھا

ذکر اذکار کو مطلقاً جی نہ کرتا تھا نیاں آیا کہ شاید کسی وجہ سے حضرت صاحب ناراض ہو گئے ہیں اور انہوں نے سب فیض کھینچ لیا ہے۔ اس خیال پر ایک عرضیہ خدمت اقدس لکھا گیا کہ خدا و رسول کے مقبول و محبوب تودے کرو ایسے نہیں جیتے۔ میرے انوار آپ نے کیوں واپس لے لئے ہیں یہ آپ کی شان اور فیاضی سے بعید ہے اگر کسی قسم کی دانستہ یا نادانستہ بے ادبی ہو گئی تو حضرات کرام کے عذر و معاف فرمادیں۔ آں صاحب جو دو سخی نے جواب میں لکھا کہ نہ تو اس فقیر کو کوئی ناراضگی ہے اور نہ ہی دیا ہوا واپس لیا ہے بلکہ سب کچھ اس عزیز میں موجود ہے بات یہ ہے



ہمارا طریقہ عین رسولی ہے جو کہ عکسی ہے کسی نہیں اور اس کی مثال صاف آئینہ کی سی ہے جب آئینہ پر کوئی دھبہ وغیرہ نہ ہو تو چہرہ بالکل صاف نظر آتا ہے اور جب صرف منہ کی بھاپ سے ہی لکڑ ہو جاوے تو پھر صاف نظر نہیں آتا۔ اسی طرح شیشہ دل بھی معمولی معمولی باتوں سے دھندلا ہو جاتا ہے مثلاً مشتبہ غذا۔

نظر نامحرم خواہ بے ارادہ ہی ہو۔ بھوٹ وغیرہ اس طریقہ میں اتباع سنت بہت ضروری اور لازمی ہے سنت پر پورا کار بند ہونے اور شیخ کی توجہ سے خود بخود لطائف ذاکر ہو جاتے ہیں جن پر پڑھتے ہی اللہ شریف روانہ ہو گیا جب شیشہ لہ مشرف پر پہنچا ابھی ریل پر ہی بیٹھا ہوا تھا کہ سب اطائف صاف ہو گئے اور اتنے صاف ہوئے کہ سارے ہر ایک وقت نظر آنے لگے۔ سبحان اللہ کتنا فیض تھا کہ پیر کی حد کے اندر داخل ہوتے ہی مقاصد پورے ہو جاتے تھے۔

پیر مغاں دے کول گیا میں گل اک مشکل بھاری

نال نظر دے حل معتمہ ہو یا اسکے واری

حلقہ کے متعلق حضور رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کا سلیق خواہ کہیں ہو

جب عام حلقہ ہو یعنی جب عام لوگ توجہ لے رہے ہوں تو اس وقت توجہ قلب پر کی جاتی ہے اس واسطے ہر شخص کو قلب پر دھیان رکھنا چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیے کہ شیخ تو اپنے لطیفہ قلب کو ڈاکر کر کے اس کی عکسی فوت سے حاضرین کے قلوب کو بیدار و ڈاکر کرنے کی کوشش کرے ہوا اور بعض یا کوئی ان میں سے دوسرے لطائف کی طرف خیال جمائے بیٹھے ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بیک وقت دو تین یا سب لطائف بھی فا کر ہو جاتے ہیں مگر اس میں بڑے اہمہاک اور ضروری کی ضرورت ہے۔



فقر میں ترقی کا انحصار ایک فرعون ججکیاں ناگرہ میں بابا شہاب الدین کے  
گھر آپ تشریف فرما تھے خاکسار (مصنف) نے سوال کیا  
استعداد پر ہے کہ سلوک پورا کرنے میں کتنی مدت درکار ہے آپ نے

فرمایا کہ مدت کی کوئی قید نہیں۔ اگر سالک کی استعداد اچھی ہو تو جلدی کامیاب ہو جاتا  
ہے اور اگر استعداد (قابلیت یا اثر قبول کرنے کی طاقت یعنی قوت متاثرہ) اچھی نہ ہو  
تو پھر بہت دیر لگ جاتی ہے اور یہ سوال میں نے دل میں اپنے متعلق سوچ کر کیا  
تھا اس لئے آپ نے قدم سے تسم آمیز لہجہ میں ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ تمہاری استعداد  
اچھی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ زبانی سوال کے جواب کے ساتھ ہی دل کے خیال کا جواب  
بھی دے دینا کیا یہ ظاہر کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسے روشن ضمیر پیر کے قدموں  
پر نزلوں جانیں قربان ہوں خدا کی قسم آپ کی ہر بات و ہدایت شکن ہوتی تھی۔  
جو لوگ دیکھتے آئے انہیں انہیں کی آیت پیش کر کے جناب سرور کونینؐ فدا  
جسدی و روحی کے غیب سے الکار کرتے اور کہتے ہیں کاش کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے شفاعت سے محروم نہ رہتے اللہ انکو ہدایت دے آمین  
مرید کی خوشی سے اس ظلم و جہول (مصنف) نے بڑی عقیدت اور محبت سے  
اپنے شفا خانہ کا نام مقبول فارسی رکھا اور بورڈ لکھوایا مگر دل  
میں ڈرتھا کہ کہیں بے ادبی نہ ہو۔ آپ غریب خانہ پر تشریف

لائے اور بورڈ پڑھ کر بڑے خوش ہوئے جو صحن کی گئی کہ اس غلام کو تو بے ادبی کا  
بڑا ڈنگ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بے ادبی نہیں بلکہ مرید کا اپنی کسی چیز کو پیر کی طرف  
سنوب کر دینا گویا پیر کی محبت میں فنا ہونا ہے جو صحن کی کہ آپ گھر تشریف لے  
چلیں مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں ہم اپنی فارسی میں سمجھیں گے کیونکہ یہ جگہ اور یہ



نام مجھ کو بہت ہی پسند ہے۔ اس کے بعد جب کبھی بھی حاضر دربار ہوا آپ ضرور پوچھتے کہ مقبول فارسی کا کیا حال ہے (کاروبار کیسا ہے) اللہ پاک کی مہربانی اور حضور کے نام کی برکت سے اب بھی دور دور سے لوگ آکر شفا یاب ہوتے ہیں۔

**حرص کی خدمت** | ایک مرتبہ آپ نے بمقام سرزھی ریہ جگہ پہاڑ پر لنگہ شریف کے شمال کی جانب تقریباً سات میل پر واقع ہے (حضرت صلوات اللہ علیہ

محمد مطلوب رسول صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حرص سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں۔ حرص ہی ایک ایسی چیز ہے جو کہ انسان کو دنیا میں خدا کی یاد اور عیش و آرام سے فارغ کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے جب کبھی کسی کام کی کچھ بھی حرص رکھی ہے خدائے قدوس نے اس کو الٹا کر دکھایا ہے اور میری حرص کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔

**بچپن میں ہی آپ کی زبان مبارک پر تاثیر تھی** | آج سے تقریباً پینتیس سال قبل کا واقعہ ہے کہ آپ بچپن کی عمر میں جب حافظ اللہ تانا صاحب سے پہلا پارہ پڑھتے تھے اور آپ کا سبق دُؤوہِ سَا

وَعَدَّ سَهَاءً وَبَصَلَهَا بِرْتَهَامِيَا كَاثِل دین صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقدمہ بہت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے آپ دعا فرمادیں۔ آپ نے کسی چیز پر اپنا سبق (جو سطوح بالا میں لکھا جا چکا ہے) ہی پڑھ کر دم کر دیا اور فرمایا کہ یہ جو بیز ہے اور ساتھ ہی ایک آسان سائل بتایا کہ اس کی پڑھ کر حاکم کی طرف مچھو ٹکدینا میاں صاحب فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا بس اسی دن اللہ پاک نے مقدمہ خارج کر دیا وہ عمل نہ تو کوئی آیت سے نہ پوری صورت بلکہ عربی قاعدہ کے پہلے بتیس حرف (حروف تہجی) ہیں۔

یہاں بڑے غور کا مقام ہے کہ اس عمر میں نہ تو آپ نے سلوک پیدا کیا ہوا تھا



نہ ہی حضور نے کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کی ہوئی تھی نہ ہی کسی نے ان تکاف کر لیا ہوا تھا۔  
 نہ کسی قبرستان میں جنات کا چلہ کیا ہوا تھا پھر کیا وجہ ہے کہ دُفُونِهَا دَعْدَسِيًّا وَبَصَلِهَا  
 یعنی گہوں مسور اور پیاز کا نام لے کر ہی دم کر دیا اور وہ مقدمہ جس میں رہائی کی  
 کوئی صورت ہی نہ تھی فی الفور خارج ہو گیا حالانکہ ساری ساری عمر اوراد و وظائف  
 پڑھتے ہیں چلے کھٹتے رہیں پھر بھی کوئی خاص عمل یا قرآنی صورت خاص تعداد میں  
 تلاوت کی جاوے جس میں آداب شرائط کو بھی ملحوظ رکھا جاوے تو بھی ایسا موثر  
 نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ بزرگی کوئی اکتسابی فن نہیں بلکہ یہ وصی چیز ہے جس کو  
 چاہتا ہے ماں کے شکم سے ہی وئی نہ کر دنیا میں بھیجتا ہے اور جس کو وہ خود اپنے  
 خاص کام کے لئے انتخاب کر لیتا ہے تو اس کا ہر عمل اور سریات اس کے ارادہ  
 اور مرضی سے ہوتے ہیں۔ ان کے ہر حال و حال میں اثرات ہوتے ہیں ان کا کہنا اللہ  
 پاک کا کہنا اور ان کا کرنا اللہ پاک کا کرنا ہوتا ہے۔

سے گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود (ردم ہر  
 ذرا اپنے بچوں سے ایسی باتیں پوچھنے اول تو ان کے منہ سے ایسی بات کا جواب  
 سوائے اسکے اور کچھ نہ ہو گا کہ مجھ کو پتہ نہیں اور اگر کوئی شیخ را در ذہین ہونے کے  
 سبب کچھ کہہ بھی دیدے تو اسکے کہنے کی کچھ بھی وقعت نہیں ہوگی لیکن حسد  
 تعالیٰ کے مقبول جو حال خال ہوتے ہیں بچپن میں بھی اسکے منہ سے نکلی ہوئی باتیں  
 پوری ہو کر رہتی ہیں صرف یہی کمال نہیں کہ خوارق عادات کا ہی ان سے ظہور ہوتا  
 ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہاں ہے کہ بچپن میں بھی صنت ہدای کی کڑی نگرانی  
 رکھتے ہیں اور ان کی بچپن کی حرکات و سکنات بھی خلاف شرع نہیں ہوتیں حضرت  
 حضرت الاعظم قطب بانی سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ان شرعیات میں پیدا ہوئے اور جب  
 تک فطاری کا وقت نہ ہوا آپ نے اپنی والدہ محترمہ کا دودھ ہی نہ پیا جب فطاری کا



صبح وقت ہو گیا تو آپ بڑی رعنت سے ماں کا دودھ پینے لگ گئے۔ اگلے سال رویت  
ہلال رمضان میں اختلاف ہو گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ سے پوچھا گیا تو آپ  
نے فرمایا کہ آج روزہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے تو انہوں نے  
فرمایا کہ آج سحری کے وقت سے میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔ تیسرے حضرت  
محبوب بھائی کو کس نے دودھ پینے سے روکا تھا جب کہ ماں دودھ پلانکی ساری  
کوشش بھی کرتی تھی بھرت **محمد بن حنفیہ** طاب اللہ ثراؤ کے پاس ایک  
ولی آیا اور باتوں باتوں میں اپنی ولایت کا اظہار کرتا رہا۔ آپ نے کھینے رہے اور سنتے رہے  
جیسا کہ اپنی پوری قوت صرف کر دی تو حضور نے اپنے صاحبزادے خواجہ  
محمد معصوم صاحب کو بلا جو کہ ابھی بالکل ہی نو برس تھے اور فرمایا کہ اسکے سوالوں  
کا جواب دے۔ اس معصوم بچے نے (خدا ہم سب کو ان کے فیوضات و برکات سے  
مالال کرے۔ امین) ولایت کبریٰ کی باتیں شروع کر دیں۔ چونکہ وہ ولی ولایت  
صغریٰ سے آگے کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب متقابلہ نہ کر سکا  
کیونکہ آپ بچپن میں ولایت کبریٰ کے مدارج و منازل طے کئے ہوئے تھے لہذا فرزند  
ہو کہ حضرت مجدد صاحب کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگی۔ غرضیکہ میرے پیروشن  
صنیر اور زاد ولی تھے اسی وجہ سے حضرت مجدد و الف تانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
روح مبارک آپ سے بڑا پیار کرتی تھی اور آپ کو باطنی طور پر روحانی تعلیم دیتی تھی آپ  
خود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مجدد صاحب کی مجھ پر بڑی نظر عنایت ہے اور  
یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ آپ کو مقامات مجددیہ میں بڑا درجہ حاصل تھا۔

**مرض و مہ کا علاج** | مولوی کامل دین صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ کو کوئٹہ دی  
کی مرض نے بہت تنگ کیا اور معالجوں نے جواب نہ دیا

تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کیا میری بیماری کا دنیا میں کوئی علاج نہیں



آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ **يَا حَافِظُ يَا حَافِظُ . يَا نَاصِرُ يَا بَصِيرُ . يَا حَسْبُنَا**  
**يَا قَهِيلُ . يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ تَوَكَّلْ صَابِرٌ إِحْصَارٌ مِنْ كَلِّ انَا تِ هَا فِي الْعَرْشِ يَا هُوَ يَا مَنْ**  
**لَهُ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** صبح شام پانچ پانچ دفعہ اور ظہر و مغرب اور عصر کے وقت ۳  
 دفعہ چنانچہ مقبورے ہی دنوں میں آرام ہو گیا۔

**رفع دشمن کا** مولوی محمد صالح صاحب (یہ بزرگ میاں کامل دین صاحب کے  
 صاحبزادے ہیں) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ (۱۹۲۶ء) میں مجھ پر  
**عمل مجرب** دشمنوں نے بڑا غلبہ پایا اور بہت تکلیفیں دیں (جس جگہ اللہ

پاک اپنے نور کا اظہار فرماتا ہے وہاں اس لوندولے شخص کی آزمائش کے واسطے اس  
 کے مخالف بھی کھڑے کر دیتا ہے) میں نے دیزنگ عیسائیوں سے کام لیا جب انہوں نے  
 حد سے تجاوز کیا تو حضرت صاحب حمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے  
 عمل بتایا کہ شام کے بعد اول و آخر ۱۱۔ دفعہ درود شریف اور **اللَّهُمَّ اكْفِنَا شَرَّهُمْ**  
**يَا شَيْتَانِ** ایک سو گیارہ دفعہ میں نے پورا گیارہ روز سے پہلے ہی دشمن خود بخود  
 مغلوب ہو گئے۔

**جابر سے آزادی** میاں کامل دین صاحب نے ایک دفعہ حضور کی خدمت میں  
 التجا کی فلاں شخص اپنی عورت کو بہت تنگ کرتا ہے یعنی  
**حاصل کرنا** عورت والدین کے گھر میں ہے نہ تو وہ خرچ دیتا ہے نہ لے

جاتا ہے اور ہزار کوشش کی گئی مگر طلاق بھی نہیں دیتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی طرف  
 خیال کر کے کلمہ طیبہ ہر نماز کے بعد پچاس دفعہ پڑھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک  
 ماہ کے اندر ہی اس شخص نے خود بخود طلاق دے دی۔

**گھڑی** :- اگر کسی ظالم و جابر کو زیر کرنا ہو تو یہ عمل بڑا کامیاب علاج ہے۔

(مصنف)



**درود تاج کامل** | حضورِ رحمتہ اللہ علیہ کی ایک خادمہ سماءہ طالع بی بی نے گجرات کے ایک لائٹ سرجن سے اپنی آنکھوں کا آپریشن کرایا مگر

باوجود آپریشن کے بصارت نصیب نہ ہوئی۔ آپ سے ذکر کیا گیا۔ آپ نے درود تاج گیارہ مرتبہ یومیہ صبح کے وقت پڑھ کر دم کرنے کی تاکید فرمائی۔ گیارہ روز کے بعد وہیں نظر آنے لگا یعنی نظر ٹھیک ہو گئی اور عینک کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ حالانکہ آپریشن کے بعد عینک ضرور لگانی پڑتی ہے اس واقعہ سے دو باتیں حاصل ہوتی ہیں ایک تو درود تاج کی فضیلت۔ دوسرے حضرت صاحبِ رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت اور جہاں دو تاثیریں یکجا جمع ہو جاویں تو پھر آنکھیں روشن ہونی تو معمولی بات ہے دل روشن ہو جاتے ہیں۔

ایک غلام نے عرض کیا کہ کاروبار میں بہتری نظر نہیں آتی اس واسطے ہر وقت دل پریشان رہتا ہے آپ نے جواب فرمایا کہ نہایت مختصر مگر ایسا جامع لکھا کہ سلوک کی کئی مندرجہ ذیل

کرا دیں۔ خط کے جواب کا مضمون یہ ہے۔ "اللہ تعالیٰ مسببِ الاسباب حقیقی آپ کے کاموں میں خود بخود بہتری فرمائیں گے۔ آپ کو چنداں متروک اور منتظر ہونے کی ضرورت نہیں۔ کار ساز مابعد فکر کار ما فکر ما در کار ما آزاد ما

(ترجمہ) یعنی ہمارا کار ساز ہمارے کاموں کی خود بخود تدبیر فرماتا رہتا ہے ہم کو اپنے کاموں میں فکرنہ اندیشہ کرنا باہوش پریشانی ہے۔ (مصنف)

دینی و دنیوی مطالب | دینی و دنیوی مطالب کے واسطے آپ نے فرمایا کہ ختمِ خواجگان کے بعد نیز شام کی نماز کے بعد شجر شریف میں آسانی | قدریہ و نقت بندہ پڑھ کر اپنے مطلب کے واسطے دعا

بلاناغہ کرتی چاہیے۔



دشمنوں سے مولوی محمد جی صاحب ساکن راولپنڈی نے عرض کی کہ دشمن

بہت تنگ کرتے ہیں آپ نے لکھا کہ نماز عشاء کے بعد قبل از وتر

اللَّهُمَّ اكْفِنِي شَرَّ مُرَبِّئِي أَشْرَثَ أَكْفِي

نجات

کوئیں وہ خود بخود مقہور و ہلاک ہوں گے بعینہ یہی عمل حضرت صاحب خمس زاد عمر نے

اس احقر کو فرمایا ہے (مصنف)

اپنے مطلب کی خاطر کسی کو آپ نے فرمایا کہ کسی کو ذاتی اغراض و مقاصد کے

دوپے ہو کر اور خدا پاک کی حفاظت و بھروسہ کو بھول

تکلیف نہیں دینی چاہیے کہ کسی دوسرے کو ناحق تکلیف نہیں دینی چاہیے

علاوہ مسلمانوں کے یہ انسانیت کے بھی خلاف ہے اس کے بعد آپ نے حضرت سیدی

کے اشعار فرمائے

تا تو انی درون کس مخراش کہ اندریں راہ خار با باشد

کار درویش مستمند برآ کہ تو اینز کار با باشد

اپنے مریدوں کی بہتری کا ایک غلام نے عرض کی کہ اب مرض سے صحت

ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کہ شکر ہے مگر کام آہستہ کریں

ضروری ہے تاکہ تکان نہ ہو اور غذا بھی بہت ہلکی نینر

ہر وقت خیال رکھتے

کم مقدار میں کھائیں جب خوب طاقت آجائے پھر پیٹ بھر کے کھائیں پہلے بہت

قلیل مقدار میں البتہ طاقتور اور زود ہضم غذا چاہیے سبحان اللہ روحانی تربیت کے

ساتھ ساتھ جسمانی تربیت بھی فرمایا کرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا پاک

کے فضل سے بہت بلند پایہ کے طبیب تھے

دوبلے سے حفظ کا عمل ایک مرید کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ دوبلے دلوں

میں (خواہ طاغون ہو یا بیضہ یا لیر یا وغیرہ) اس پاک کلام



کو لکھ کر دروازہ کی چوکھٹ کی اوپر والی نکر می پر گوند وغیرہ سے چھپا کر دیں انشاء اللہ  
 العزیزان اسماء گرامی کے طفیل وہاں سے محفوظ رہیں گے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ سب  
 پیر بھائیوں کو اجازت ہے۔ اسماء مقدسہ یہ ہیں۔

لنا الشفاء الكرام الثمانية نطفی یہا حوالہ بیا، نعاطہ

المصطفى والخلفاء الوشاءون الاربعہ الحسن والحسین دامهما الفاطمہ

(ترجمہ) اسماء سے نئے آٹھ کرم بزرگ شافع ہیں ہم ان کے وسیلے سے وہاں

ناگہانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلیفے حضرت ابوبکر صدیق

حضرت حسن، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امام حسن، حضرت امام

حسین، حضرت فاطمہ الزہراء

نوٹ:- اس ترجمہ کو ساتھ لکھنے کی ضرورت نہیں یہ تو محض میں نے عربی

سے ناواقف پیر بھائیوں کے سمجھنے کی خاطر لکھ دیا ہے۔ (مصنف عقی علم)

سفر حج میں جانے سے اگر سفر حج میں جانے سے پہلے اپنے مرشد سے

طلاقات کر لی جاوے یا کم از کم خط کے ذریعہ اجازت

لی جاوے تو بہت بہتر ہوتا ہے اور میرے خیال

پیشتر شیخ کی اجازت

میں تو اجازت بہت ہی منفعت بخش ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان کی دعا ہر وقت

شامل حال رہتی ہے اور مرشد کی دعا مرید کے حق میں نور علی نور ہے۔ مولوی محمد جی

صاحب حج جانے سے پہلے بذریعہ خط اجازت مانگتے ہیں، آپ جواب میں فرماتے ہیں

محمد جی صاحب کو حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ اطہر انور کے لئے جانے

کی اجازت ہے وہاں ہے کہ اللہ پاک عظیم حضرت نقشبندیوں و قادریوں ان کا حج

اکبر قبول کرے اور حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کی خاک مبارک چشم



پر ملنا نصیب ہو جب حج شریف میں دعائیں مانگیں اور روضہ مبارک پر حاضر ہوں تو  
فقیر پر تقصیر کے واسطے بھی ضرور دعائیں مانگیں اشد تاکید ہے ہر دونوں جگہ مبارک  
پر ضرور فقیر کو یاد کر کے دعائیں مانگیں۔ اور حضور پر نورؐ کی خدمت اقدس میں فقیر سرسرا  
حقیر پر تقصیر کی طرف سے عاجزانہ و مؤذبانہ سلام کریں یہ سفر مبارک تم کو مبارک ہو  
منازہ پنجگانہ باوقات مسنونہ و اواراد طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ سرگزشتانہ کریں۔ والسلام

ماسومی اللہ سے آپ نے فرمایا کہ سالک کو صرف اسی ذات کی پرواہ اور ڈر  
ہونا چاہیے جو کرے اسی پر اصرار رہو۔ اگر بصورت دیگر کسی  
اور بے مہر سے کیا اور خوشامد کی جاوے تو اس مولائے تحقیقی

اجتناب

کے دل میں غیرت ہوتی ہے کہ لباس فقیر پہن کر بجز میرے کسی پر کیوں بھروسہ کیا گیا  
اور فقر کی ابتدائی منزل میں مبتلا آتے ہیں۔ سالک کو چاہیے کہ عبوس و شکر کے ساتھ  
چلا جانے پھر آپ نے یہ شعر فرمایا۔

ہر کہ از دوست آید سر بنہ گردن مناب

آپ نے فرمایا کہ یار کی یاد ہی کار ہے ہائی سب ہو و لعب اور  
بیکار ہے بیاد کو یاد ہے۔ جس قدر بزرگان طریقت کو یاد کیا جاوے

یاد کو یاد

اس سے کئی گنا زیادہ وہ یاد فرماتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ شعر پڑھا۔

من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

ایک دفعہ ایک مرید نے کہا کہ میں حضور کی دعا سے اعلیٰ نمبروں میں  
پاس ہو گیا ہوں آپ سن کر فخر میں آنے کی بجائے متنگوں ہو گئے

انکساری

اور فرمایا یہ میرے پروردگار کی مہربانی اور لطف ہے جو اس ذات مقدس نے اس  
شرمندہ روزگار پر فرما رکھی ہے ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شور بہ۔



پیران کبار کی شان | ایک غلام نے گزارش کی کہ ہمارے افسران بالا بہت متعصب اور دہانی خیالات کے ہیں۔ ہم اہل سنت

جماعت ملذبین کو خواہ مخواہ تکلیف دیتے رہتے ہیں آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طفیل پیران کبار علیہم الرحمۃ آپ کو ان ظالموں سے مامون رکھے گا۔ شکر و ہانی ہوں مگر ہمارے حضرات بھی کوئی چیزیں جن کے حق میں ہے سے آفریں بے دست و پیر بازوئے تو۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کہ اپنے خادموں کو محفوظ رکھیں گے۔ نیز سورہ عَقْرَبَشَّاء لَوْن لَکُوْر لَعْلُوْر تَعْوِیْدِ لَیْسَ بِاَس رَکْہِیْنِ اِنشَاء اللہ جب حاکم سخت ہو انہم ہو کر رہ جائے گا۔

فقیر کو صبر لازم ہے | آپ کا ایک مرید حضور کو اپنی ذمیوی تکالیف اور گھبراہٹ کی شکایت لکھتا ہے۔ آپ دعا بھی فرماتے ہیں اور تعظیم بھی دیتے ہیں۔ جواب ملاحظہ فرمائیے۔

ہاں مشو نو مید چوں واقف نہ از سر غیب | باشند اندر پردہ باز یہاں شے بہاں غم مخور  
اللہ تعالیٰ اس محب کی مصیبت اور کٹھن منزل کا جلدی خاتمہ کرے بہر حال صبر دکار ہے۔ حضرت پیر قسوری داکم حضوری فرماتے ہیں۔

چو راہ عشق بگرفتہ حظوظ نفس کمتر جو | کہ فرسٹ خاں کستر بہ از قایلین مملحا  
مراقبہ اقریب | مولوی محمد حبیب صاحب کو فرماتے ہیں کہ مراقبہ اقریب (اقریب) یعنی اللہ بہت نزدیک ہے۔ مجھ کو مجھ سے اور ذات

پاک اقریبیت بیچوں بیچوں صفت اسدی ہے فیض اس کا نفس کے نچلے دائرے پر آتی ہے اس پر خیال رکھیں اور اس مراقبہ کے دوران میں ہر وقت سوتے بیٹھتے کھاتے پیتے غرض ہر وقت یہی تصور رکھیں کہ اللہ بہت نزدیک ہے مجھ کو مجھ سے۔ اس پر کم از کم چالیس روز تک توجہ ہوگا پھر حالات دیکھ کر آگے سبق ہوگا۔



سلوک کی ابتدائی انذات باہر کا کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ شروع شروع

میں توجہ لینے سے بڑا احساس ہوتا تھا اور قلب میں جوش پیدا

ہو جاتا تھا مگر جوں جوں توجہ کا سلسلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے تو قوتوں

وانتهائی حالت

محسوسات کم ہوتے جاتے ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ فیضان میں ترقی ہوتی اور جذبات

کی آگ زیادہ مشتعل ہوتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلا نور بھی خارج ہو گیا ہے۔ آپ

نے فرمایا نور خارج ہو گیا نہیں ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب سالک واصل ہو جاتا

ہے تو پہلا جوش و خموشی نہیں رہتا جیسے تم نے بار بار لکھا ہو گا کہ حوض خالی میں جب

پہلے پانی گر تلبے نوشہ ہوتا ہے جب بھر جاتا ہے تو آواز بھی نہیں آتی۔ یہی حال

لطائف کا ہے جب خالی ہوتے ہیں تو فیض کی آمد کافی محسوس ہوتی ہے جب اوزار

سے پُر ہو جاتے ہیں تو محسوس بھی نہیں ہوتا حالانکہ فیض کی آمد میں کمی نہیں ہوتی

اور یہ تشویش اور فکر کی کوئی بات نہیں مگر جہاں تک ہو سکے خیالات کو لکھو مگر نیکی

کو شش کیا کریں تاکہ پوری جمعیت حاصل ہو۔

**نقص:** اس جگہ یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ عراقہ میں جمعیت اور لکھنؤ

یعنی ذہن تمام افکار سے خالی ہو، کو بڑا دخل ہے۔ دیکھئے مسموم والے صرف

اپنی قوت ارادی کو مضبوط کر کے ایسے ایسے عجائبات دکھانے میں کہ دیکھنے والے

حیران ہو جاتے ہیں۔ معمول کو بے ہوش کرنا (بخیر کسی دوائی کے) ان سے سوالات کے جوابات

پوچھنے، امراض کا علاج کرنا وغیرہ حالانکہ اس فن میں حقیقتاً کچھ بھی نہیں ہوتا نہ کوئی

سم ہے نہ چلہ وغیرہ نہ آیات قرآنی نہ عمل سفلی صرف ان کی قوت ارادی بڑی مضبوط

ہو چکی ہوتی ہے اور ان کو اپنے آپ پر اس قدر بھروسہ ہوتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں

وہ ہوتا ہے، اور ضرور ہوتا ہے تو پھر اس روحانیت والے اور نور بھرے طریقہ میں

کیوں اثر نہ ہو جیسا کہ کبھی کبھی یہ نظر جھانسنے کے لفظ اسم ذات اللہ کو اپنے

عقل مسموم والے کا قدرہ تو میرے برابر سیاہ نقطہ بنا کر اس پر نظر جھانسنے میں کاتبیہ ہوتا ہے کہ کبھی ہاتھ کر دیکھنے



لطیفہ قلب پر منقش شدہ تصور کر کے اس اسم اللہ پر تصور کی نظر جمائے (اور اس اسم ذات اللہ کی تاثیر کا کیا ذکر کروں۔ کائنات کی ہر چیز اسی اسم ذات اللہ کے تجلی سے متجلی ہے۔ جیسا کہ خداوند قدوس خود قرآن پاک میں بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اِسْمُ ذَاتِ زَيْنِ آسْمَانِ کا نور ہے اور ہر چیز اسی اسم ذات کے بتوں سے روشن ہے) اور اس پر طویہ کہ پیروشن صنیر اپنی روحانی قوت سے مرید (متمول) کے لطیفہ میں نورد داخل کر رہا ہوتا ہے پھر مرید پر آں اور اردو و مخالف بھی اس کے معاون ہوتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کمال پیر جان نثار مرید کا سینہ انوار الہیہ سے منور ہو کر بشیر طیکہ سالک باہمت اور کوشش کرنے والا ہو (مستند) دوسروں کی طرف مولوی محمد حبی صاحب ہیتمار اوپنڈی نے ایک عرفیہ لکھا کہ یہاں ایک صوفی صاحب بڑے بلند مرتبہ والے ہیں اور وہ راجوں سے منع مجھ کو کہتے ہیں کہ مجھ سے فین حاصل کیا کرو اس کے جواب

میں جناب سیدی و مرتدی حضرت صاحب رابعہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارا تعلق ایک بہت بلند سلسلے کے ساتھ ہے اور تم بھی ماشاء اللہ نسبت سے خالی نہیں ہو تم کو کیا پڑھی ہے کہ ہر کس و ناکس کے آگے اپنا دامن دراز کرتے پھرو۔ اگر خود بھی حضور دل سے اپنے پیران کبار کا وسیلہ لئے ہوئے دعا مانگو تو یقین جانو کہ اس صوفی سے زیادہ شتوانی ہو خصوصاً تم جیسے صاحب نسبت اور منسلک خاندان عالیہ تو بہت کچھ کر سکتے ہیں ہرگز گھبرو نہیں انشاء اللہ وہ صوفی ذرہ بھر بھی آپ کا نقصان نہیں کر سکتا بلکہ بال بھی بیگانہ نہیں کر سکتا بے فکر رہیں صبح کی نماز کے بعد شیخ کا تصور رکھ کر مراقبہ کیا کریں اور اسی طرح شام کو بھی فقیر انشاء اللہ خیال رکھے گا اور تم کو بھی فائدہ محسوس ہوگا۔ دوبارہ تاکید ہے کہ صوفی صاحب کا وہم ہرگز نہ کریں۔



عوام کی چیز کو خرچ

اگر کوئی شخص کوئی جنس یا نقدی لنگر کے لئے پیش کرتا تو

آپ اس کو اپنے تصرف میں ہرگز نہیں لاتے تھے بلکہ لنگر

در فہ عام میں ہی داخل کر دیتے تھے ایک دفعہ ایک مرید

باخلاص نے مبلغ پانچ روپے پندرہ مہنی آرڈر بھیجے اور یہ نہ بتایا کہ لنگر کے لئے ہیں

یا آپ کے ذاتی مصارف کے واسطے ہیں آپ نے وہ روپے لنگر میں داخل کر دیئے

بھیجنے والے کو پتہ لگا کہ آپ نے وہ رقم داخل لنگر کر دی ہے۔ اس نے خط لکھا

کہ وہ روپے تو میں نے آپ کے خرچ کے واسطے بھیجے تھے آپ نے لنگر میں داخل

کر دیئے اچھا اب دوبارہ پانچ روپے آپ کی خاطر بھیج دوں گا۔ آپ نے جواب لکھا کہ

تم نے روپے بھیجتے وقت یہ نہیں لکھا تھا کہ کہاں خرچ کئے جاویں اس لئے لنگر

میں داخل کئے گئے۔ آپ دوبارہ بھیجنے کی تکلیف ہرگز نہ کریں (آپ کو اس کی مالی

حالت کا علم تھا) لنگر سے پانچ روپے لے کر اپنی ذات پر خرچ کروں گا پہلے جو

نعرش ہوئی معاف فرماویں سبحان اللہ کتنا خوف خدا اور کس قدر عجز و کفر نفسی تھی کہ مرید

سے معافی مانگ رہے ہیں اور لنگر کے مال کو غیروں کا حق سمجھ کر اپنے ذاتی اخراجات میں

ملنے سے کتنا ڈرتے ہیں کہ فاروق العظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لانا یاد آجاتا ہے

غلاموں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کیونکہ صحیح معنوں میں فنا فی الشیخ یہی ہے اے اللہ

پاک ہم سب پیر بھائیوں کو اپنے پیر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

سلوک حاصل کرنے

آپ ہمیشہ اپنے آپ کو ناچیز سمجھتے تھے حالانکہ اللہ پاک نے

آپ کو بہت بڑا شان دیا ہوا تھا اور جملہ ارادتمندوں کو بھی ہمیشہ

کا آسان طریقہ یہی تعلیم دیتے رہتے تھے کہ جو کچھ بھی ہے سب خدا کی ساری میں

ہے۔ سب سے نفس سرکش کی کمرٹ جاتی ہے جب سالک اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا تو

اللہ بلند و برتر اس کو سب کچھ کر دیتا ہے اور یہی مرتبہ فنا ہے یہی حاصل نفی اثبات کا ہے



ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ سلوک حاصل کرنے کا آسان طریقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ بس یہی انتہا سلوک ہے کہ اپنے آپ کو سب چیز سے حقیر جانو پھر آپ نے مثلاً حضرت شیخ سعدی کا یہ شعر پڑھا۔

۵ مرا پیر دانائے مرشد شباب      دو انداز فرمود بڑے آب  
یکے آنکہ بزوشین ہیں مباحش      دگر آنکہ برغیر بدین مباحش

یعنی ایک تو یہ کہ خود پسند نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ اوروں کو برائے سمجھو۔ صرف دو باتوں میں

سلوک ختم کر دیا۔

سالک کو اپنا مربی حضور نے فرمایا کہ سلوک کے متعلق کسی سے کچھ پوچھنا خواہ وہ پیر یا بھائی ہی کیوں نہ ہو خواہ مخواہ اپنی طبیعت کے شکوک بڑھانے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بس مربی ہی کافی ہے کسی سے پوچھنے کی

ضرورت نہیں ورنہ اس طرح فائدہ نہیں اٹانتھان ہوتا ہے سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے

فراخی رزق ایک سائل کے جواب میں آپ نے فرمایا جو لوگ فراخی روزی کے

طالب ہوں ان کو چاہیے کہ وظیفہ یا وھاب تین سو مرتبہ روزانہ

پڑھا کریں۔ اللہ پاک اپنے اس نام کی برکت سے فراخی دیں گے آپ کی فیاضی اور

وسعت قلبی کا یہ عالم تھا کہ اگر ایک آدمی کوئی بات پوچھتا یا کوئی وظیفہ طلب کرتا تو آپ

سب کے لئے کھلی اجازت فرمادیتے تھے جتنے کہ جو موجود نہ ہوتے ان کے لئے

بھی اجازت ہوتی تھی جیسا کہ سطور بالا سے ظاہر ہے۔

ناستی کا مطلب ایک بزرگ نے پوچھا کہ مراقبہ کی نیت میں جو ناشی کا لفظ آتا ہے

اس کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ناشی کا مطلب ہے

(نیافض) یعنی جس طرح کسی پھولدار پودے میں نئی نئی گلے یعنی شکوہ کھلتا ہے اسی طرح

سالک کے مقام خاص میں نیافض مراقبہ کا آتا ہے۔



## مراقبہ مسمیٰ الباطن

ایک مرید کو مراقبہ مسمیٰ الباطن پر توجہ دیتے ہوئے اس مراقبہ کی نیت یوں فرمائی کہ وہ ذات پاک مسمیٰ الباطن ہے۔

فیض اس دی اتنے تمار عنصرار دے سوا عنقریب خاک دے آؤندی ہے لہذا اس مراقبہ پر فیض حاصل کرتے ہوئے سبھی نیت رکھنی چاہیے۔

ماہ گزیدہ و سگ گزیدہ آپ نے مندرجہ ذیل عمل دیوانے کئے اور سانپ کے کاٹے کے واسطے عطا فرمایا ہے منک بقدر آدھ پاؤں لیکر اس پر چاروں قل معہ بسم اللہ اور الحمد شریف معہ بسم اللہ

### کا عمل

شریف ہر ایک سات سات بار پڑھ کر دم کریں۔ پھونک مارنے وقت لعاب و ہن (منہ کی تھوک) بھی شامل ہو۔ اس منک میں سے مرصن ہر روز چائنا بھی کرے اور زخم پر بھی ہر روز ملاکے چالیس دن تک کرے شرط یہ ہے کہ دم کرنے والا کوئی معاوضہ نہ لے اور مرصن اس دوران میں نہ تو کوئی اور دوائی استعمال کرے اور نہ ہی کوئی دم کرے شجرہ شریف کا ایک سائل نے سوال کیا کہ شجرہ شریف کا وقت کونسا افضل ہے

آپ نے فرمایا کہ شجرہ شریف کا وقت بعد نماز مغرب ہے " ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ "نماز تہجد کے بعد شجرہ ذاہیبہ

### وقت

پڑھنا بڑا اثر رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ مراقبہ کرنے سے پہلے دونوں شجرے یعنی نقش بندہ اور قادریہ پڑھنے چاہئیں ایسا کرنے سے بڑا فیض آتا ہے " شجرہ ذاہیبہ کا مطلب آپ نے سمجھایا کہ "ذاہیبہ کے معنی ہیں پونچھنے والا (پیغام رسائی) یعنی اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ خادم اپنے سلسلہ کے پیران کبار کو پیغام پہنچا رہا ہے اور اپنے مطالب و مقاصد دینی و دنیاوی طلب کر رہا ہے، اگر اس کو شجرہ ذاہیبہ کہا جاوے تو بجا ہے "۔



مراقبہ محبت عامہ حضورؐ نے فرمایا کہ مراقبہ محبت عامہ ولایت کبریٰ کا مراقبہ ہے اس سے شرح صدر اور کمال صبر و شکر و وام اور خدا یعنی حکم قضا سے چون و چرا اٹھ جاتی ہے تکلیفات شرعیہ کے قبول میں دلیل کی

احتیاج نہیں رہتی حقیقت اسلام واضح ہو جاتی ہے۔ مواعید الہی پر یقین و اٹھنا ہو جاتا ہے رفح انانیت۔ دید قصور۔ تہذیب۔ اخلاق۔ تزکیہ رزائل۔ مثل حرص۔ بخل۔ حسد۔ کبر و حب جاہ و عجب ہو جاتے ہیں نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے مجال مخالفت و سرکشی نہیں رہتی۔ اس مراقبہ کے سبق کے دوران میں ہر وقت **يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَ** کا تصور رکھنا چاہیے۔

اعتراف گناہ کا درجہ میرے پیر و شیخ ضمیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مقصود حقیقی ناک پہنچنا بہت آسان اور سب سے بڑا زینہ اعتراف

گناہ و تقصیر ہے اگر سالک سمجھے کہ میں بیکار ہوں پر تقصیر ہوں بہت ہی بیچ کار ہوں تو بہتر ہے اس سے کہ اس کے دل میں غرور آ جاوے کہ آخر میں بھی کچھ ہوں نوافل عبادت کرتا ہوں۔

مراقبہ کمالات نبوت حضورؐ نے فرمایا کہ مراقبہ مسمی الباطن کے آگے مراقبہ کمالات نبوت ہے اور اس کا فیض ہیئت وحدانی (عنصر خاک) پر آتا ہے اور

اس کی نیت اوہ ذات پاک کمالات نبوت ناشی اس عقیدے میں ہے۔ فیض اسدی اتے عنصر خاک دے آوندی ہے۔

سالک کی آزمائش حضورؐ نے فرمایا سالک پر امتحان کا وقت آتا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر امتحان بھیجے گا آزمائش کرتا ہے کہ آیا میرا بند امتحان

میں کیسا اترتا ہے اور امتحان بھی اسی وقت بھیجتا ہے کہ جب وہ اپنا مقبول و منظور نظر بناتا ہے پھر آپ نے یہ شعر فرمایا۔

فرعون را ندادیم ہمہ عمر درد سر  
زیرا کہ او نہ داشت سر درد ہائے ما



جو بھی محبت کے کوچہ میں قدم رکھتا ہے اس پر مصائب ضرور آتے ہیں اور تو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکالیف سے کون مسلمان واقف نہیں۔

سب سے بڑی ریاضت | آپ نے فرمایا کہ دوسرے سلسلوں میں بڑے بڑے عبادت  
ریاضات مثلاً اعتکاف، چلے وغیرہ ہیں مگر ہمارے سلسلہ

عالیہ میں سب سے بڑی ریاضت شریعت پر چلنا ہے امدید ریاضت بڑی آسان مگر کثیر النوار  
کی حامل ہے۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ نظرنا محرم سے بچنے کے لئے گوشہ نشینی کی بجائے  
اگر دنیوی کام کاج کوتا پھرتا نامحرم سے بخوف خدا نظر کو بجائے تو یہ بڑا درجہ ہے۔

بے ادبی | آپ نے فرمایا کہ پیر کی کوئی چیز استعمال کرنا حائے کہ پیر کی قلم سے لکھنا  
بھی بے ادبی ہے۔

ایمان صدیقی | ایک دفعہ معراج شریف کے موقع پر جب کہ ختم شریف کے بعد  
لوگ کھانے میں مشغول تھے اور آپؐ تخت پوسٹ کے اوپر بچھے ہوئے

جانماز پر تنہا بیٹھے ہوئے تھے چار پانچ آدمی لاہور کے (مصنّف کے ہمراہی) حضور کے  
پاس جا کر شکایت کرنے لگے کہ فلاں شخص (بابا سید) آپ کی شان میں بے ادبیاں کرتا ہے  
اخضر بھی پاس جا کر سننے لگا آخر مجھ سے نہ ہا گیا اور ان شکایت کرنے والوں کو مخاطب  
کر کے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم تم سب کی بجائے اگر میں کیلا اس سے ایک بھی بے ادبی  
کی بات سنتا تو اپنی جان کی ہرگز پروا نہ کرتا اور اس کو ایسی نصیحت دیتا کہ وہ ساری عمر  
بھول کر بھی ایسی حرکت نہ کرتا۔ اصل میں وہ شخص بے ادبی نہیں کرتا بلکہ تم لوگ کہہ رہے  
ہو میرے ان جو شیلے الفاظ پر حضور پرورد اتنے خوش ہوئے کہ پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ یہ  
ایمان صدیقی ہے۔ پھر آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ کا  
واقعہ سنایا یہ واقعہ مجھ کو لفظ بلفظ یاد نہیں رہا اس واسطے نقل نہیں کیا گیا۔



اسم ذات و لفظی اثبات آپ سے استفسار کیا گیا کہ اسم ذات اچھا ہے یا نفی  
اثبات۔ آپ نے فرمایا کہ "دونوں ضروری ہیں بشرق  
کے اثرات کا شرف" صرف یہ ہے کہ بعض آدمیوں میں جذبہ زیادہ ہوتا ہے

اور بعض میں سلوک جن میں جذبہ زیادہ ہوتا ہے ان کو اسم ذات فائدہ کتنا ہے اور جس  
میں سلوک زیادہ ہو اس کو لفظی اثبات فائدہ مند ہے۔

حلقہ میں جوش و خروش ایک آدمی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ  
"حلقہ میں جوش و خروش کوئی اچھی چیز نہیں۔"

نیک کام میں پیری خاکسار (مصنف) کے ایک عزیز کے جواب میں آپ نے  
فرمایا نیک کام کرنے میں یا برے کام کو چھوڑنے میں شیخ کی  
اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ جو نیک کام خود بخود کئے جائیں

اور بھی مستحسن ہوتے ہیں"

عوام کے روبرو خواص ایک فقہ اس عاصی روزگار (مصنف) نے ایک بات کے  
متعلق گزارش کی۔ آپ نے بڑا دکھا جواب دیا تھوڑی دیر  
سے گفتگو کا لہجہ کے بعد کاغذ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر دی

"عوام کے روبرو ایسی ہی روکھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ حقیقت میں جیسا کہ وہ ویسا  
ہی ہوگا۔ سر موافکار نہیں اور کسی قسم کا عذر نہیں۔"

محمد مقبول الرسول بقلم۔

جب اس بد قسمت (مصنف) کو محبت عامہ کا سبق دیا تو ایک کاغذ  
پر یہ لکھ کر عطا کیا۔ "محبت عامہ (مُحِبَّتُهُمْ وَ يُحِبُّونَهَا) وہ ذات  
پاک محبت عامہ ہے فیض اس دائرے کے دائرے نفس دے اوندی ہے  
اور یہ دائرہ نصف مثل قوس کے ہے اسی پر مراقبہ کیا کرو۔"

معمولات پر مدوامت ایک عزیز کے جواب میں حضور پر پوزے احقر (مصنف) کو فرمایا



سابقہ معمولات اگر گراں نہ گزریں یعنی بسہولت فرصت نکل آئے تو کچھ پڑا کریں ورنہ  
اسم ذات ہی فی الحال کافی ہے۔ الحمد للہ کہ طفیل حضرات کرام جمعیت بدستور جاری ہے  
یہ معمولات یعنی تلاوت۔ اشراق وغیرہ زیادہ نہیں ہیں ان کو کرنا اچھا ہے مگر جو معمول  
بھی ہو خواہ کم ہی ہو اس پر مداومت کرنا ضروری ہے۔

خاموش رہنے کی ہدایت | ایک شخص محفل مبارک میں زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا  
حتیٰ کہ اس کی طول کلامی آپ کو گراں گزری اور آپ نے فرمایا

مَنْ سَنَّتَ سَلَّمَ دَمَنْ سَلَّمَ لِحَىٰ (ترجمہ) جس نے خاموشی اختیار کی وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے نجات پائی

اولیاء کرام کی صفت | ایک دفعہ آپ نے خاکسار (مصنف) کو یہ شعر  
لکھ کر دیا۔

کیف مدال نظر نقش اولیاست | کو دلیل نور خورشید خداست  
اندیس دادی مرے ایس دلیل | لا اُحِبُّ الْاَفْلِیْنَ کوجوں خلیل

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی فضیلت | ۱۲ کو آپ نے یہ شعر لکھ کر دیا۔

غلام نقشبند! شو اگر دنیا دیدیں خواہی | سگِ گاہِ مجدد شو اگر حق الیقین خواہی

مراقبہ میں اونگھ آنا | ۱۱ نومبر ۱۹۲۶ء کو یہ غلام حاضر محفل متقارمراقبہ میں اونگھ بہت  
آتی تھی۔ بعد فراغت سوال کیا کہ مراقبہ میں اونگھ آئی کیا معنی

رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا "اچھی ہوتی ہے"

بزرگوں کے مزار پر | ایک مرتبہ سرکار پر انوار اس غلام (مصنف) کو اپنے ہمراہ سرمنبر

فاستخ کا طریقہ | ارجمند لے گئے۔ احقر نے سوال کیا حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کے مزار پر انوار پر مراقبہ سے پہلے کیا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا

"بطور فاستخ وغیرہ معمول طریقہ صحیح" یعنی ۲۵ بار استغفار ۲ بار الحمد شریف تین بار قل شریف



پڑھ کر اس کا جواب پہنچانا۔

مراقبہ مزار مبارک کے | سرسند شریف میں روضہ مقدسہ سے تھوڑی دور آپ کی  
رہائش کا کمرہ تھا۔ فدوی بھی حاضر خدمت تھا۔ عرض کیا کہ کیا  
قریب کرنا چاہتے | یہاں بیٹھے ہوئے بھی مراقبہ وغیرہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا "وہاں"

حصولِ فیض کیلئے وضو لازمی ہے | خاکسار مصنف نے سوال کیا کہ کیا بے وضو  
بھی فیض آتا ہے یا نہیں یعنی مزار مبارک پر

بے وضو بھی بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا "وضو لازمی ہے ہاں اگر مجبوری ہو  
تو پھر ویسے ہی بیٹھ جاؤ۔"

نذرانہ | حضور پر لور نے سرسند شریف کے سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں  
نذرانہ پیش کیا تو اس غلام نے پوچھا کہ میں کس قدر نذرانہ دوں فرمایا جس  
قدر اپنی مرضی ایک روپیہ سے کم نہ ہو نذرانہ دو جو ہو۔

مرضِ اٹھرا کا عمل | ۳۰ مارچ کو اس خاکسار نے ایک عریضہ میں کسی پیر بھائی  
کی عورت کے لئے اٹھرا کا تعویذ بذریعہ پوسٹ طلب کیا۔

آپ فرماتے ہیں "تعویذ اٹھرا ارسال ہے بازوئے چپ سے باندھیں اور اجازت  
بھی ہے۔" تعویذ حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۴	ع	ع	س	ص	و
۲	و	ل	مر	۲	ی



# بیماری وصال

حضرت قبلہ سیدی و مرشدی کے حالات مرض تو بہت ہی طویل ہیں اور آپ نے اس مرض سے بہت تکلیف اٹھائی مگر میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ کچھ معمولی حالات سپرد قلم کرتا ہوں۔ حضور پر نور رحمۃ اللہ علیہ آخر اکتوبر ۱۹۲۸ء میں نامعلوم طور پر بیمار ہو گئے۔ شروع شروع میں تو آپ نے بڑے ہی صبر سے کلام لیا جتنی کہ کسی کو نہ خود ہی تکلیف جملائی اور نہ ہی دیکھنے والے آپ کو بیمار خیال کرتے تھے۔ آخر جب مرض نے زور کیا تو مقامی حکماء سے علاج شروع کیا۔ پھر دور دور کے اطباء اور ڈاکٹروں سے مشورے لئے گئے مگر کسی کو مرض کی اصلیت معلوم نہ ہوتی تھی۔ بڑے بڑے قیمتی نسخے بنا بنا کر استعمال کرائے گئے لیکن

علاج مریض عشق پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا ہوں جوں جوں دوا کی کسی نے کہا کہ پیٹ میں ہوا ہے کسی نے ضعف جگر تشخیص کیا۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں سے سول سرجنوں نے کہا کہ پیٹ میں پانی ہے۔ آخر منگب انبوی (پانی نکالنے کا سوا) چھوٹے سے لیکر بڑے سے بڑا لگایا گیا مگر بوند بوند پانی کے سوا اور کچھ خارج نہ ہوا۔ معالج بھی حیران تھے اور گھر والے معر خادموں کے بھی بے قراری آخر الامر متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ میوہ ہسپتال لاہور لے جانا چاہیے۔ چنانچہ ۹ فروری ۱۹۲۹ء رات کے بارہ بجے آپ میوہ ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ۱۰ فروری صبح کو حضور کا خون پشیا بٹریٹ کیا گیا اور علاج شروع ہوا۔ دوا بیاں کھلائی جا رہی تھیں۔ انجکشن کے جاری تھے سرکاری ڈاکٹروں کے علاوہ پرائیویٹ ڈاکٹر آکر حضور کی حالت دیکھتے تھے اور حیران و ششدر ہ جاتے تھے۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو قریباً تین بجے بیقراری اور



بے چینی بہت بڑھ گئی۔ بدھ وار صبح کو انچارج ہسپتال آئے انہوں نے ٹیکہ کیا دوا  
 پلائی اور نندی بیسنہ کی غذائیتانی حضورؐ کو لوندنے بڑی کوشش کے بعد صرف ایک زردی تنوں  
 فرمائی اور یہی آخری غذا تھی جو قبلہ و کعبہ نے اس دنیا سے کھائی۔ ایک بچے سب ڈاکٹروں نے  
 میڈنگ کی اور پھر معائنہ کیا۔ جسم کے بعض حصے میں بہت سے ٹیکے لگائے۔ پیشاب  
 خارج کیا مگر بے قراری و اضطراب پہلے سے بھی بڑھ گئی ۲ بجے آپ بیہوش ہو گئے غلاموں  
 نے سمجھا کہ آرام ہے۔ حضرت تک جب ہوش نہ آیا تو فکر و امن گیر ہو ڈاکٹروں کو بلایا انہوں نے  
 کہا کہ آپ بیہوش ہیں۔ آکسیجن گیس لگائی گئی مگر آپ ہوش میں نہ آئے بلکہ سانس خراب  
 دار آنے لگا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایسی بیہوشی کی حالت میں بھی آپ کے منہ سے اسم ذات  
 (اللہ اللہ) کی آواز صاف سنانی دیتی تھی اس پر ڈاکٹر اور بھی حیران ہوتے تھے۔ سحری  
 کے وقت حضورؐ کی حالت اور بھی بدل گئی۔ مولوی محمد معصوم صاحب کھڑے ہو کر سورۃ یسین  
 پڑھنے لگے چند منٹ کے بعد وہ آفتاب ولایت جس کی نورانی شعاعیں دور دور تک پونجی  
 تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا یعنی آپ دنیا فانی سے رخصت ہو گئے  
 فیضانِ رحمت کا چہنمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا مقبول خود تو اپنے آقا و مولا  
 کے دربار میں پہنچ گئے اور ہم بدتمتوں کو ہمیشہ کے لئے رونے کے واسطے پیچھے  
 چھوڑ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵

## تجربہ و تکفین

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے واصل باللہ ہونے کے بعد خان عبدالحمید صاحب  
 بٹ کی وساطت سے گاڑی کا بندوبست کیا گیا یہ بڑے مخلص آدمی ہیں انہوں نے  
 گاڑی ریزرو کرنے میں بہت کوشش کی فجزاۃ اللہ خیر الجزاء۔ قبلہ عالم کو ہسپتال  
 میں ہی ۱۰ بجے کے وقت غسل دیا گیا غسل مولوی محمد معصوم صاحب نے دیا۔ دوسرے



خادم بھی شریک ہوئے۔ صندوق میں روٹی بچھا کر حضور کو کفن پہنا کر صندوق میں کھدیا گیا۔ جیب کا رشتہ والی لٹی جس میں حضور کو سوار کر رکھنے کے سٹیشن پر لایا گیا۔ زیارت کرنے والوں کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا جس میں مرد و عورتیں سب شامل تھے۔ صندوق گاڑی میں رکھ کر تختہ اتارا گیا۔ سب نے اس ولی اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ڈبہ گاڑی انڈس کے سامنے لکایا گیا اور تقریباً دن کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی لاہور سے روانہ ہوئی جو شتاب کے راستے صبح کے پانچ بجے گاڑی لکھنؤ شریف کے سٹیشن پر پہنچ گئی۔ قبل ازیں لکھنؤ شریف وفات کا تاریخ پہنچ چکا تھا۔ نانا پہنچتے ہی لکھنؤ شریف کے قینوں شہروں میں کھرام مچ گیا مغرب کے وقت سے ہی سب لوگ دولت کدہ پر جمع ہو گئے۔ ساری رات کسی بشر کو نیند نہ آئی بلکہ بیقراری سے گاڑی کی آمد کا انتظار کرتے تھے۔ نصف شب سے ہی خلقت سٹیشن پر جمع ہونے لگی۔ سحری کے وقت پانچ بجے صبح جب گاڑی سٹیشن پر پہنچی تو پلیٹ فارم اور سٹیشن کے ارد گرد کا تمام حصہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ آہ دیکا کی گونج آسمان تک پہنچ رہی تھی۔ رونے کا اتنا شور تھا کہ کان پڑی آواز سنانی نہ دیتی تھی۔ صندوق گاڑی سے اتارا گیا۔ چونکہ ابھی اندھیرا تھا اور ہجوم بھی بہت تھا۔ اس وجہ سے سٹیشن پر کسی کو زیارت کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ گھر پہنچ کر حضور پر نور کا مرقع شیش محل کے سامنے صحن میں چار پانی پڑے رکھایا۔ پردہ دار مستورات زیارت کرنے لگیں۔ تمام مرد باہر چلے گئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب صندوق وہاں رکھا ہوا اس تھوڑے سے عرصہ میں عورتوں کا اتنا ہجوم ہو گیا کہ پتھریں گرنے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اس لئے صندوق باہر نئے مکانوں میں کھلی جگہ رکھا گیا۔ ایک طرف سے مرد اور دوسری جانب سے عورتیں زیارت کو رہی تھیں۔ تمام شہر لکھنؤ شریف میں ہڑتال تھی۔ کسی نے کوئی دوکان نہ کھولی۔ تمام کاروباری لوگوں نے کام بند کر دیئے۔ جایا لوگ انیسویں کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ مرید نیم محل کی طرح تڑپ



رہے تھے۔ جہاں خبر پونچتی مردوزن کام چھوڑ کر بیقرار می کے عالم میں دوڑے آئے تھے  
دنیا اندھیر نظر آتی تھی۔ ادھر آسمان پر بادل بنگین و پریشان پھر رہے تھے۔ سورج بھی  
زیارت کے لئے بے تاب تھا مگر بادل خود زیارت کا شرف حاصل کر رہے تھے اور  
سورج کو اجازت نہیں دیتے تھے۔ آخر ایک دو مرتبہ سورج نے بھی آنکھ بچا کر زیارت  
کر ہی لی۔ سارا دن لوگ زیارت کرتے تھے۔ ظہر کے بعد صندوق جنازہ کے لئے اٹھایا گیا۔

خانقاہ معلیٰ سے شمال کی جانب وسیع میدان میں رکھا گیا جہاں نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ  
محمد عمر صاحب بیزل شریف والوں نے پڑھائی۔ ایک صف میں تقریباً پانچ سو آدمی تھے  
تقریباً ۱۴ صفیں تھیں گویا پچھتر ہزار کے قریب لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ لہ  
شریف کے لوگوں کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں اس سے پہلے کسی کے جنازہ میں اتنی  
مخلوق جمع نہیں ہوئی۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت خامس صاحبزادہ حافظ محمد مطلوب الرسول  
صاحب کو دستار بندی کرانی گئی۔ دستار بندی میں حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب۔ حضرت  
محبوب الرسول صاحب۔ حضرت مفتی عطا محمد صاحب شامل تھے۔ اس کے بعد حضرت  
خامس صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب کی سجادہ نشینی کا اعلان کیا گیا اور صندوق جنازہ  
گاہ سے اٹھایا گیا۔ تمام مخلوق روتی بڑی۔ جنازہ کے ساتھ خانقاہ معلیٰ کی طرف آ رہی تھی  
اور آخری دیدار کے لئے بیقرار تھی۔ اس لئے صندوق خانقاہ شریف سے باہر اتارا گیا  
اور لوگ زیارت کرتے رہے۔ آخر عصر کے وقت حضور پر نور کو مرقد اطہر میں بم صندوق  
اتارا گیا اور وہ آفتاب عالم تاب ہمیشہ کے لئے دنیا فانی سے ادھل ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

۱۶ فروری ۱۹۶۹ء ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ہجری سوموار کا دن تھا۔

یہ ایک ایسا جاناہ حادثہ ہے جس کا خیال آتے ہی دماغ معطل اور اعصاب بے حس  
ہو جاتے ہیں۔ اطراف پر فاج گرنے لگتا ہے، ہر قسم کی خوشیاں کا نور ہو جاتی ہیں۔ عقل حیران



اور طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تلخ ذکر سے دم گھٹ کر موت کی تلخی کا مزہ چکھنا پڑے گا جو اس پر اگندہ ہو کر دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس دیوانگی کی حالت میں دل یہی چاہتا ہے کہ بھاگ کر اس جہان میں پہنچ جاؤں جہاں حضور پر نور رہتے ہیں اور ان ہی کی صحبت میں رہ کر جان نثار کروں تاکہ ہجر و فراق کے اس ددای غلاب سے نجات حاصل ہو جائے۔ مگر آہ یہ آرزو تا زندگی آرزو ہی کی شکل میں رہے گی اور حیات دنیوی اسی حالت میں ہی گزارنی پڑے گی۔ اگر حضور کے غلام اس دنیوی زندگی کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور الی حین کے سنگین حلقہ میں مقید اور بے بس نہ ہوتے تو کبھی کے اپنے آپ کو خوشی سے موت کے گھاٹ اتار کر اپنے محبوب و مقبول پیر کی خدمت میں پونج گئے ہوتے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گیا ہے . . . . . اور کیا ہوا ہے۔ اے دستگیر بے کساں۔ اے ہادی غلاماں۔ اے میرے قبلہ و کعبہ میں آپ کی کچھ خدمت نہ کر سکا اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ آپ نے میرے پاس بہت غفوراً قیام فرمانا ہے۔ تو میں دنیا کے سب دھندے چھوڑ کر ہر وقت آپ کی خدمت مبارک میں ہی رہتا اور آپ کے قدموں پر اپنی گناہ آلودہ پستانی رگڑ رگڑ کر اس کو رب العزت کے دربار میں جھکنے کے قابل بنا لیتا۔ آپ کے بعد میرا اس دنیا میں ہاتھ پکڑ کر اندر میری رات میں دشوار گزار راستہ طے کرانے والا کوئی نہیں کہاں جاؤں کس کے آگے دستِ سوال دراز کروں۔ ایسا کوئی مشفق نظر نہیں آتا جو مجھ کو مقصود حقیقی تک پہنچانے کی خاطر اپنا آرام چھوڑ دے یا حضرت میرا کوئی پرسان حال نہیں مجھ کو اکیلا دیکھ کر دستوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ خدا کی قسم جب آپ بکبید منصری میرے پاس تھے تو شیطان بھی حملہ نہیں کرتا تھا۔ نفس سرکسی چھوڑ چکا تھا۔ خدا کی مخلوق بھی محبت کرتی تھی اب شیطان کے لئے بھی میدان خالی ہے۔ نفس کو شرارتوں سے مزاحمت کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا تو وہ بھی گذشتہ بدے بیٹا ہے



لوگ بھی تکلیفیں پونچانے میں پوری قوت صرف کورہے ہیں۔ اب میرا پیمانہ صبر بربری ہو چکا ہے۔ اللہ کے واسطے میری دستگیری فرمائیے۔ آپ نے معفوئے ہی دلوں میں اس ناکارہ کو اپنے غلاموں میں کھڑا ہونے کے قابل بنا دیا تھا۔ آپ نے اس شرمندہ احسان پر بے حد فیض کئے۔ ہر مشکل کے وقت میری دستگیری کی سہرتی میں میری مدد فرمائی جب میں چلتے چلتے راستہ بھول جاتا تھا تو آپ شفیق باپ کی طرح میری انگلی بکھڑا کر راہ پر ڈال دیتے تھے لیکن باوجود ایں ہمہ میں نے آپ کی کچھ قدر نہ کی اچھا مرضی مولیٰ ازہمہ ادلیٰ" آپ اس مہر پر ناچیز کتاب کو مستبول فرمائیے گو یہ کاغذی کھلونا لائق تثنان شاہانہ نہیں مگر خلوص اور محبت کی سہا ہی کے دھتے ضرور اس پر پڑے ہوئے ہیں امید ہے کہ مثل سابق نہایت فیاضی اور دربادی سے اس کو حسنرانہ شاہی میں داخل فرمائیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ اے میرے محسن و مربی اس غلام کی طرف سے ہزار ہزار مودیانہ سلام قبول ہوں۔





# مدح پیر

اے خواجہ تیرے عشق نے دیوانہ کر دیا  
 لے سائی تیرے جام نے مستانہ کر دیا  
 کتنی ہے تیری شفقت مجھے بیگانے پر  
 اک ہی نظر سے تو نے یگانہ کر دیا  
 رحمت کا نہیں اندازہ کیسا سخی ہے سائی  
 آتے ہی تو نے میرا پیسا نہ بھر دیا  
 کیسی نظر ہے تجھ پہ مہرند دلے کی  
 سارا حوالے تیرے مہینا نہ کر دیا  
 کرنے کو پیش تیرے کچھ نہیں ہے پاس میرے  
 دل میں نے اپنا تیرا تندرانا نہ کر دیا  
 حقیقت شریف کچھ نہیں ایسی کتاب کی  
 بخشش کا تیری اس نے اک بہانہ کر دیا



# ضمیمہ

از حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب لہی فرزند ثانی حضرت رابعہ <sup>علیہ السلام</sup> رضی اللہ عنہما  
 صفحات اولیں ہیں لکھا جا چکا ہے کہ اولاد کی تربیت جن حالات میں والدین کرتے ہیں  
 ان حالات سے اولاد ہی خوب واقف ہوتی ہے دوسرے اگر کسی برگزیدہ انسان کے  
 صحیح حالات معلوم کرنے ہوں تو گھر والوں سے کیا چاہیے جیسے کسی نے ام المومنین حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت رسول کھیرا فداہ روحی و جسمی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں فرمایا کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تو چلتے پھرتے قرآن ہیں لہذا ان اسباب کے پیش  
 نظریہ تکلیف حضرت صاحبزادہ صاحب کو دی گئی۔ صاحب موصوف نے کمال مہربانی سے  
 میری اس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے جو کچھ سپرد قسط اس کیا وہ بصد شکر یہ بغیر  
 قطع و برید کے شائع کیا گیا ہے امید ہے کہ قارئین صحیح حالات و پسند و نصح کے علاوہ  
 صاحبزادہ صاحب کے علمی کمال سے بھی محفوظ رہیں گے۔ (محمد شریف عفی اللہ عنہما)

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

قارئین یہ سوال کہ حضور کن کن صلاحیتوں کو اپنے اندر چھپانے متھے ایک سیما حمہ  
 ہے کہ جس کو حضور کا آشناتریں اور آپ کے متعلق کافی علم و درک رکھنے والا انسان بھی  
 حل کرنے سے قاصر ہے گا چہ جائیکہ ایک کم سن قلم ہاتھ میں اٹھانے عامہ فرسائی



کرنے لگے۔ چنانچہ معذرت خواہ ہوں کہ اگر کسی قسم کی در علمی یا قلمی اعزاز سرزد ہو جائے  
تو معاف فرمائیے گا۔  
(محمد مقصود الرسول)

## تربیت

حضور پروردگار کا خیال ہماری تربیت کی طرف بہت زیادہ تھا ہر ایک در چھوٹے چھوٹے  
معاملہ میں بھی حضور پند و نصائح فرماتے اخلاق کا خاص طور پر خیال فرماتے اگر آپ چند باتیں  
ہمارے متعلق ایسی سنتے یاد دیکھتے جو بلند اخلاقی سے بعید ہوں تو سرزنش کرتے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ برادر محترم عزیز محمد عبقری اللہ اولہ اقم نے انگریزی چوری کھالنے  
چنانچہ جیسا آپ کو پتہ چلا تو ہم دونوں کو ننگہ میں طلب فرمایا اور دو تین منٹ تک تہنیکہ کان  
پکڑوائے بعد ازاں چوری کے متعلق فرمایا کہ تمہیں ہرگز ذیبا نہیں دیتا کہ اجازت کے  
بغیر کوئی چیز منہم کر جاؤ ضرورت پر اجازت یعنی ضروری ہے اور ہر وہ چیز جو کہ نقصان دہ نہ ہو  
اس کی اجازت ضرور مل جائے گی۔

برادر محترم جیسا پناہ ابتدائی حصہ تعلیم لہ شریف میں ختم کر چکے اور آئندہ آپ نے  
شروع شروع میں اس مشورہ کو اس لئے قابل قبول نہ سمجھا کہ مدرسہ میں عام طلباء سے  
واسطہ ضرور پڑے اور ان حضرات کی مجلس کچھ منفعت بخش ثابت نہیں ہو سکتی نیز اخلاق  
پر گندی مجلس کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اس میں کوئی تنگ نہیں کہ تجربہ کے لحاظ سے مفید بھی ہے  
مگر ضرور رساں زیادہ اور نفع بخش کم (اس حقیقت کو صرف وہ ہی حضرات سمجھ سکیں گے  
جنہوں نے اس مجلس میں چند ایام زندگی بسر کئے ہوں) کافی غور و خوض کے بعد آپ  
نے برادر محترم کو بھیرہ جانے اور اسباق جاری رکھنے کی اجازت دے تو دی مگر ساتھ ہی  
یہ تاکید فرمائی کہ وہ لوگ جو کہ اپنے مقصد اصلی کو بھول کر عود و لعب میں مشغول ہوں اور نہ  
صرف اپنے بلکہ دوسروں کے اخلاق لگا رہے ہوں۔ ان کی صحبت زہر قاتل ہے اور

اسباق جاری رکھنے کے لئے کہی جید عالم نہ مل سکا تو خید نخلصین نے سلسلہ تعلیم بھرہ میں جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔



ان سے بہتر کرنا پڑیس میں تمہارا اہم فرض ہے۔  
 کافی عرصہ ہوا کہ راقم کی زبان پر چیدا ایسے اشعار چڑھ آئے کہ جن کو سنجیدگی کے ساتھ  
 پڑھا نہیں جاسکتا مجھے اپنی کم سنی کی وجہ سے اتنا علم نہ تھا عادت جو مکتی ایک دفعہ حضور  
 کے سامنے ایک شعر پڑھا ڈالا آپ بھی سن گئے۔ فوراً آپ کے چہرہ میں تغیر دکھائی اور  
 دریافت فرمایا کہ کیا پڑھ رہے ہو۔ اتنے میں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا سہم سا گیا  
 اور لب پر مہر سکوت لگائے خاموش بیٹھا رہا۔ آپ نے دوبارہ استفسار کیا میں نے پھر  
 خاموشی کو ہی اپنا جواب بنایا بالآخر حضور نے فرمایا کہ میں آئندہ ہرگز یہ چیز سننا نہیں چاہتا  
 اور سخت سرزنش کی اور اس پر ختم نہیں بلکہ استاد محترم کو تلقین کر دی کہ ایسے لغویات  
 سے بچوں کو منع کرنا تمہاری ذمہ داری میں داخل ہے اور حکم عدولی پر مجھے اطلاع کرو۔  
 اس سے یہ اندازہ لگانا کہ حضور کو اخلاق سنوارنے کا کس حد تک خیال تھا کوئی زیادہ  
 مشکل نہیں حال آنکہ وہ اشعار کچھ گہرے ہوئے نہیں تھے مگر آپ نے اتنا بھی گوارا نہ  
 فرمایا آپ ہمیشہ اس اصول پر کار بند رہتے۔

سہ سرچشمہ شاید گرفتار بمبیل چو پرشد نشاید گذشتن بہ پیل  
 برادر عزیز محمد صبغتہ اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضور پروردگی والدہ ماجدہ مکرمہ  
 صاحبہ کو مودب نام سے نہ پکارا۔ اس وقت آپ خاموش ہو گئے اور فوراً نیچے تشریف  
 لائے۔ کسی خادم کے ذریعہ محمد صبغتہ اللہ صاحب کو حاضر ہونے کے لئے فرمایا چنانچہ  
 ان کی حاضری پر آپ نے گذشتہ واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بزرگوں کا  
 ادب نام پر لازم ہے اور میں اسی حالت میں تم پر خوش رہ سکتا ہوں کہ تم اپنے بزرگوں کے  
 حق میں نہایت مودب ہونے کا ثبوت دو۔ بے ادب لوگ زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی  
 کامیاب و کامران نہیں ہو سکتے۔ زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے پہلے  
 ادب تعظیم کی عادت ڈالنا ضروری ہے



حضورِ عجز و انکساری کو بہت زیادہ پسند کرتے۔ آپ کی منکسر المزاجی کا ذکر کرنا اس لئے ضروری نہیں کہ باقی کتاب میں اس کا مفصل ذکر کیا گیا ہو گا۔ یہاں صرف یہ بتانا ضروری ہے کہ اپنی ذات کے علاوہ آپ خود ہمیں کس قدر تلقین فرماتے تھے۔ ایک دفعہ لکہ شریف میں ہی ایک مرید نے دعوتِ پکائی اور کافی منت و سماجت کے بعد آپ کو تشریف لیجانے پر رضامند کیا۔ اس دعوت میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ تقریباً سب مدویش دعوت میں موجود تھے جب دعائے اختتام ہوئی لوگ اٹھے۔ اس افراتفری میں ایک حافظ نابینا کے جوتے ان کی محدود حد تلاش سے باہر تھے انہیں بے بس و بیچارہ پا کر محمد صبیحۃ اللہ صاحب نے جوتوں کو ہاتھ میں اٹھا کر موصوف کے سامنے رکھ دیا۔ حافظ صاحب نے کافی شرمندگی کا اظہار کیا مگر یہ سب واقعہ حضور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے گھر چکر محمد صبیحۃ اللہ صاحب کو شاباش کی اور فرمایا کہ میں خوش ہوں کہ تم نے ایک محتاج انسان کی برکت امداد کی نیک و فرمانبرداری کی ہے ہو کرتے ہیں آج تمہیں ایک منکسر المزاج بیٹا پا کر مجھ کو نہایت خوشی نصیب ہوئی اس طریقہ پر آپ گاہ بگاہ بڑی دل پسند اور نہایت مؤثر نصیحتیں فرمایا کرتے تھے جو کہ عجز و انکساری کے دل نشین پیغام سے بھر پور ہوتیں۔

آپ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ہ بنی آدم سرشت از خاک دارند اگر خاکی نہ باشد آدمی نیست

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی طبع بلند میں خلوص کی انتہا پائی جاتی تھی اور خصوصاً اپنے مخلص عقیدت مندوں کیلئے تو حضور ان سے بھی زیادہ بااخلاص تھے صرف خود ہی نہیں بلکہ آپ ہمیں بھی ہمیشہ یہی نصیحت فرماتے کہ مخلوق خدا کے ساتھ نہایت خلوص سے پیش آؤ خاص کردہ لوگ جو تمہارے لئے اپنے اندر خلوص رکھتے ہوں۔

آپ کو ہماری سوسائٹی اور مجلس کا بہت زیادہ خیال ہوتا تھا بعض ایسے شخص مثال کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں مگر چنداں ضرورت نہیں آپ ہر ایک شخص کا نفسیاتی جائزہ لیتے



اور بعد ازاں خطبہ پاک یا نقصان دہ (اخلاقی طور پر) لوگوں کو مجلس میں بیٹھنے سے سختی سے منع فرماتے لیکن اوقات اساتذہ کی ڈیوٹی ہوتی تھی کہ وہ ایسی گندی مجلس سے روکیں اور کڑی نگرانی کریں۔ آپ فرماتے تھے انسان اپنی مجلس سے پہچاننا جانتا ہے اور جس قسم کی مجلس اختیار کی جائے اس کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے۔

صحبت طالع تراطالع کسند      صحبت صالح تراصالح کسند

جب اقم تعلیم کو جاری رکھنے کیلئے خوشاب روانہ ہونے لگا تو آپ نے مجھے علیحدگی میں طلب فرمایا چونکہ یہ پہلا موقع تھا جب کہ میں گھر سے باہر تعلیمی سلسلے کیلئے جا رہا تھا۔ آپ نسلی و تشفی کے ابتدائی جملات کے بعد فرماتے لگے کہ غم سے سنو میں تمہیں زندگی کے اعلیٰ اصول بتا رہا ہوں (۱) یہ کہ نظریہ سے اجتناب کرو اس گناہ کے ارتکاب سے دلوں کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے۔ قلوب پر ظلمت کے بادل چھا جاتے ہیں انسان پر اگندہ خیالات کے سوا اپنے اندر کچھ بھی نہیں پاتا (۲) نیک نیتی ہر مشکل سے مشکل کام کے لئے کلید کھرنی ہے آپ نے فرمایا جب کبھی کسی کام کا ارادہ نیک نیتی سے کرو گے ذات اقدس خود اس میں مدد فرمائیگی تم اپنے آپ کو قطعاً تکلیف میں نہ پاؤ گے ہر کام میں امداد غیبی ہوگی (۳) عجز و انکساری (جو کہ حصول کی عادات عالیہ میں سب سے اہم تھی) آپ نے فرمایا کہ تکبر اور مغرور انسان دنیا میں بہت کم لوگوں کو خوش کر سکتا ہے۔ حال آنکہ مخلوق خدا کے دلوں کو مسرور کرنا انسانیت کا اہم ترین فرض ہے۔ بقول مولانا رومؒ سے دل بدست آو کہ حج اکبرست      از ہر اداں کعبہ یک دل بہتر است  
ساتھ ہی تواضع کی بھی مستیں ہیں۔ تواضع زگردن فرزاں نکوست      گداگر تواضع کند خستے اوست  
برادر محترم راقم برادر عزیزم محمد صبغۃ اللہ اور حجتہ اللہ سب حاضر تھے لیکن ہماری روش کچھ سنجیدہ نہ تھی اس پر آپ نے ہمیں بڑوں کی مجلس میں نہایت سنجیدگی اور سلیقہ سے بیٹھنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ جب کبھی کسی بزرگ دین کی مجلس میں حاضر ہو ہمیشہ دوڑاؤ بیٹھو۔ تعظیم و قرینہ بزرگان دین کے مجالس کی پہلی شرائط میں سے ہیں ان پر عمل پیرا



ہونے کے بعد ہی مولانا رومی کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا

## تعلیم

حضور پر نور کا ذاتی رجحان تعلیم کی طرف کافی سے زیادہ تھا۔ آپ علماء اور حفاظ کے صحیح معنوں میں تدریساں تھے۔ مختلف موضوعات پر کتابیں دیکھنے کا خود حضور کو بہت شوق تھا۔ آپ فرماتے تعلیم کے بغیر انسان کی حقیقی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہو سکتیں بے علم زندگی میں کوئی راہ عمل نہیں قائم کر سکتا۔ اے کہ بے علم متواں خدا را شناخت جب برادر محترم حضرت سجادہ نشین قرآن حکیم حفظ کر چکے تو آپ نے مولانا رشید احمد مرحوم کو اسباق کتب دنیوی شروع کرنے کو کہا۔ استاد صاحب کے کل اخراجات کا خود ذمہ اٹھایا۔ دریں اثناء فنی تقاضوں کے مطابق مختلف اساتذہ تبدیل ہوتے رہے اور تعلیم میں یک سوئی پیدا نہ ہو سلی مگر آپ نے یہ کبھی سوچا تک نہیں تھا کہ سلسلہ تعلیم کو ختم کر دینا چاہیے بلکہ آپ نے ہر عالم کو معقول معاوضہ پر یہ خدمت پیش کی تعلیم دنیوی کی تکمیل گھر میں کافی مشکل تھی۔ چنانچہ آپ نے چند اہل الرائے سے مشورہ کر کے برادر محترم کو بھیج دیا۔ بھئی آپ کی انتہائی خواہش تھی کہ محترم کو اپنی زندگی میں ایک مکمل عالم دیکھیں اور اپنی دلی اور پرانی امید جو کہ حضور نے اپنے عزیز ترین اور فرمانبردار بیٹے سے وابستہ کر رکھی تھی اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں۔ مگر.....

آن شرح لبکست و آن ساقی نہ ماند

حضور کا کوئی قدم بغیر کسی اہم وجہ کے نہ ہوتا اگر شروع شروع میں چند نفوس اعتراض بھی کرتے تو اس کا پس منظر معلوم ہونے پر بالکل مطمئن ہو جاتے۔ پہلے پہل راقم نے بھی قرآن حکیم حفظ کرنا شروع کیا مگر کافی مدت کے بعد جب کوئی نمایاں کامیابی نہ ہوئی



تو آپ کو اس چیز کا شدت سے احساس ہوا اور اوائل عمر کو ضائع جاتے دیکھ کر آپ نے  
 سکول میں داخل کرادیا۔ مجھے اپنے قریبی ساتھیوں سے جدا ہونے اور اپنی محبوبت سکا  
 کے چھوٹ جانے سے دلی کوفت ہوئی اور کافی مدت تک بصد ہا کہ مجھے پھر وہی تعلیم دی  
 جائے مگر آپ میری طبیعت کا پورے طور پر جائزہ لے چکے تھے اسلئے ایسے موقعوں پر  
 آپ تسلی دیتے اور فرماتے کہ تم قرآن حکیم بھی پڑھو گے اور ضرور پڑھو گے مگر فی الحال یہاں  
 محنت سے کام کرو۔ آپ نے ایک منشی صاحب مرحوم کو میری تعلیمی سرپرستی کے لئے اپنے  
 پاس رکھا جن کا اثر یہ ہوا کہ میرے دل کے تمام توہمات اور گونا گوں خیالات منشی صاحب  
 کی انتھک درشبانہ روز محنت سے بالکل کا فود ہو گئے۔ میں اپنی تعلیم میں مکمل طور پر دلچسپی  
 لینے لگا گیا جب منشی صاحب موصوف رخصت ہوئے تو حضور نے مجھے ایک خلیق اور  
 محاصل استاد کے سپرد کیا جن کا اور میرا ساتھ تقریباً جماعت دہم تک ہا۔ میری تعلیمی  
 اساس استاد صاحب موصوف نے ہی رکھی۔ علم سے صحیح طور پر روشناس کر دیا۔ میں انکی  
 طالب علمی کے زمانہ کو ایک خوشگوار ماضی کی حیثیت سے یاد کرتا رہوں گا لیکن ذرا غور  
 سے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ یہ نظر انتخاب حضور کی ہی تھی اور آپ نے ہی میری طبیعت کے  
 موافق زمام تعلیم ایک قابل استاد کے ہاتھ میں دی حضور نے استاد موصوف کو تنبیہ  
 کر دی تھی کہ مجھے نہایت محنت سے کام کرانیں۔ مدد سے میں چونکہ فارسی اور اردو وغیرہ  
 کا معیار کافی نسبت تھا۔ اس لئے آپ نے محترم استاد صاحب کو گلستان اور بوستان  
 پڑھانے کیلئے فرمایا۔ آپ کی تعلیمی دلچسپی کا صحیح انداز آگے آنے والے حقائق سے  
 لگا یا جاسکے گا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ مولانا محمد حبیبی صاحب از دیوبند کے ساتھ  
 آپ بذات خود سکول میں تشریف لے گئے اور ہیٹا سٹر سے راقم کی تعلیم کے متعلق بات  
 چیت فرماتے رہے یہ شاید پہلا واقعہ ہے کہ آپ شہر میں بنفس نفیس تشریف لے گئے  
 ہوں۔ خلافت معمول عمل کے ظہور پذیر ہونے کے لئے اہم پس منظر کی ضرورت ہوتی



ہے چنانچہ آپ کے دل میں کوئی جذبہ بوجزن تھا ہی جس نے آپ کو خلاف معمول کام پر مجبور کیا  
 برادر مغربہ محمد صبغۃ اللہ صاحب کی طبیعت ذرا بچکانہ تھی اور کھیل کود میں کافی  
 دلچسپی تھی اور خاص کر قرآن کریم کی درمیانی منزل پر کچھ اس قسم کے حالات رونما ہوئے  
 کہ محمد صبغۃ اللہ اور محمد حجۃ اللہ کا حافظ ہو جانا ایک ناممکن امر بن کر رہ گیا لیکن آپ  
 انہیں بہت پیار اور محبت سے سمجھاتے پھر ان کے دلوں کے اندر ولولہ سا پیدا ہوتا اور  
 حفظ قرآن پاک میں کافی انہماک سے کام لیتے چنانچہ آپ کا غزم مصمم اور محبت بھری  
 نصیحتیں آخر بار آور ثابت ہوئیں اور متعدد لوگوں کی توفقات کے خلاف دونوں عزیز  
 حفاظ کی صف میں شامل ہو گئے۔

جیل قائم الحروف جماعت ہشتم کے امتحان سے فراغت حاصل کر چکا تو آپ نے  
 خوشاب میں تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے حکم فرمایا۔ اس وقت میرے لئے باہر رہنے  
 کا تصور بھی خوفناک تھا اگرچہ انکار نہ کر سکا مگر آپ نے فوراً میری بیدلی کو محسوس کیا اور  
 فرمایا حصول تعلیم آسان نہیں اور اسے حاصل کرنے کیلئے اگر درد بد کی خاک چھانسی پڑے  
 تو بھی مہنگی نہیں ہوگی یہاں آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مثال پیش کی اور فرمایا  
 کہ جس مصیبت اور تکلیف سے حضرت اعلیٰ نے اپنی تعلیمی سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا  
 تم آج اس کا تصور تک نہیں کر سکتے اور یاد رکھو۔

بِقَدْرِ الْكَدِّ تَتَكَسَّبُ الْمُحَالِي  
 وَمَنْ طَلَبَ الْعُلْمَ سَحَرَ الْيَاكِلِي

مہنت کے مطابق ہی درجات حاصل ہوتے ہیں۔  
 جس نے بلندیوں کی خواہش کی اس نے راتیں بیداری میں گزاری

دَمَنْ طَلَبَ الْعُلْمَ بَغَيْرِ كَدِّ  
 أَضَاءَ الْعَمْرَ فِي طَلَبِ الْمُحَالِي

اور جس نے محنت و شفقت کے بغیر کسی عالی مرتبہ کی خواہش کی  
 اس نے ایک ناممکن چیز کے لئے عمر ضائع کر ڈالی۔

میں یہ سن کر خاموش ہو گیا اور جو چیز چند لمحات پہلے ایک خوفناک اور بھیانک نظر آتی تھی اب

خود میں اس کی خواہش کرنے لگا۔



جب راقم نے فارسی کی چند کتب شروع کیں اور آہستہ آہستہ کچھ مہارت  
 بھی پیدا ہو گئی تو آپ مجھ سے کافی سوالات دریافت فرماتے اور عموماً شب کو بعد از نماز  
 عشاء تک تھے حضرت سعدیؒ کے مختلف اشعار کے مطالب دریافت فرماتے، ایک  
 رات آپ نے مجھے نیکے سے مشرق کی چھت پر طلب فرمایا اور سعدیؒ کے مندرجہ ذیل  
 اشعار کا ترجمہ پوچھا۔

چہ خوش گفت ز آلے بفرزند خویش      چو دیدش پلنگ انگن و پلین  
 گراز عہد خوردیت یاد آمدے      چو بے چارہ بودی در آغوش من  
 نہ کردی دریں روز بر من جہنا      کہ تو شیر مردی و من پیر زن  
 اشعار آسان ہی تھے ہیں نے ترجمہ کیا حقیقتاً ان اشعار میں دنیا نظروں کے لئے  
 ایک بہت بڑا اخلاقی سبق پایا جاتا ہے۔ شاید یہی آپ کا مقصد بھی ہو، اس کے بعد آپ نے  
 ایک پرائز لیکچر میں فرمایا سبحان اللہ کیا خوب کہا۔

علامہ اقبالؒ کے بہت سے اشعار آپ خود پڑھتے۔ لفظی ترجمہ تو میں عرض کر دیتا  
 مگر مطالب سمجھ میں نہ آسکتے۔ اس پر آپ خود تشریح فرماتے، ایک دفعہ آپ نے یہ اشعار پڑھے  
 سماں الفقیر مخزنی کا رہائشانِ مارت میں      باکوے نگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبارا  
 گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے      نہ منع کو گد کے ڈر سے بخشش کا نہ تنہا یارا  
 آپ نے ان کی اتنی لمبی تشریح فرمائی جو کہ درج کرنے سے کتاب کے حجم پر  
 بہت اثر پڑے گا۔ آپ نے مختلف تاریخی واقعات دہرانے اور مثالیں دے دیکر  
 مطلب واضح کیا۔

سورج ڈھلنے کو تھا کہ آپ اسی وقت کھانا کھا کر باہر نکلے میں تشریف لائے  
 تھے کہ راقم سے چند مشکل الفاظ کے معانی دریافت فرماتے شروع کئے میں عرض کیا گیا  
 آخر میں آپ نے لفظ "تطاؤل" کا مطلب پوچھا، اس وقت میرے لئے یہ لفظ کافی



مشکل تھا۔ میں خود حیران ہوں کہ میں نے کیوں کر ترجمہ کیا ہو گا لیکن انا دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ کہا وہ خواہ اتفاقی تھا یا غیر اتفاقی مگر صحیح! اس پر آپ بہت خوش ہوئے حتیٰ کہ میں اپنی کامیابی پر ناز کرنے لگا اور ساتھ ہی صندوقچی سے دس روپیہ کا نوٹ نکال کر فرمایا کہ یہ تمہارا انعام ہے۔

## گر عیب نیکی

ساتھ ہی ساتھ آپ فریضہ خداوندی کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ رات میں اس وقت سن بلوغت کو نہ پہنچا ہو گا کہ مجلس کے اثر سے نماز پڑھنے کی عادت ہو گئی اور چونکہ ہسٹری چیز ذرا پیاری اور جھلی معلوم ہوتی ہے یہ عادت بھی چھوٹی نظر نہ آئی۔ آپ کو معلوم تو تھا ہی۔ ایک دن آپ نے مجھے بوقتِ شام بلا کر فرمایا کہ جب سے تم نے نماز شروع کی ہے مجھے بہت اچھے لگتے ہو اور میں تمہیں نماز کا عادی دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

رمضان المبارک میں جب کہ آپ نے اس مبارک مہینہ کو سردھی میں گزارنے کا انتظام کیا تو مجھے ساتھ لے گئے۔ اردوئے شریعت اگر میں فریضہ رمضان المبارک کو پابندی سے ادا نہ کرتا تو شاید گناہ نہ تھا اور یہی نہیں مجھے عنعنہ بھری وجہ سے روزہ کافی نقصان دہ بھی تھا مگر شام کو ہی آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ اس دفعہ تم رمضان المبارک کے پورے روزے رکھو لیکن یاد رکھو کہ سارا دن آرام کرنا اور فضول چلنے پھرنے سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ اس کا صحت پر بہت برا اثر پڑے گا۔ اس کے بعد میں نے ایامِ صیام مکمل کئے مگر کبھی بھی مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ ملا۔

شاید یہ آپ کا آخری رمضان المبارک تھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ عید کے دن ہم سب مولانا محمد معصوم صاحب کی معیت میں صبح صبح مہانے کو نکلے آپ حسب معمول ادھر کی ڈھیری پر نشتر لیتے فرلتے جو نہی آپ نے مجھے دیکھا اشارہ کر کے بلایا اس



وقت مجھے اپنی پر رونق مجلس سے جدائی سخت شاق گذری میرے دل میں اس بارونق گروہ کیلئے ایک طوفان اشک برپا ہوا مگر حقیقت شناس نگاہیں مجھے زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ اے اپنے ساتھیوں سے عارضی جدائی پر رنج ہونیوالے نادان! آؤ میرے پاس بیٹھو اور عید کی لائی ہوئی انوکھی بہاریں میرے ساتھ جی بھر کر باتیں کرو۔ کیونکہ

ع . بہاریں پھر بھی آئیں گی مگر ہم تم جدا ہوں گے

الغرض میں خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے بحیرت انتقام پر ہتھیں مبارکباد ہو۔ میرے لئے یہ امر حقیقی مسرت کا باعث ہے میں نے جھجک کر عرض کی کہ پہلا روزہ جو کہ شبہ سے خالی نہ تھا مجھ سے فضا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے غلطی کی مگر اس کی تلافی ضرور اور جلد از جلد کرنا کیونکہ وہ دن واقعی ماہ رمضان المبارک کا پہلا دن تھا اور اسے جلد ہی قضا کر کے خداوند تعالیٰ کے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاؤ۔

## پیار حسن خلق

اگرچہ ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ آپ کو اولاد سے کس قدر شفقت تھی اور اس وجہ سے اس چیز کا ذکر کرنا اگرچہ چنداں مزدوں نہیں مگر خارج از موضوع بھی نہ ہوگا۔ دوپہر کو آپ حسب معمول قبیلوہ کی تیاری میں تھے کہ بوا درم عزیزم محمد صبغتہ اللہ صاحب اور راتم اندر جاگے حضور کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ سوئے سوتے اگر آپ کو کوئی جگہ دینا تو آپ کی طبیعت سخت پریشان ہوتی اور بسا اوقات آپ خفا بھی ہوتے۔ ہم نے حسب معمول دل لگی کی باتیں شروع کیں۔ آپ نے دو تین دفعہ سنجیدگی سے منع فرمایا لیکن ہم نہ رکنے۔ اسی اثنا میں آپ کی نیند ہمارے شور سے کھل گئی۔ ہم مارے خوف نے



کانپ رہے تھے۔ اچانک حضور نے فرمایا کہ کیا بات ہے اور مسکرا دیئے۔ یہ دیکھ کر ہماری جان میں جان آگئی اور اتنے شرمندہ ہوئے کہ دوبارہ بات کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ برادر محترم معظم حبیب بھیرہ میں تعلیم پڑھے تھے موسمِ ناخوشگوار ہونے کی وجہ سے طبیعت شروع میں ذرا ناساز ہو گئی اور بڑھنے بڑھنے کافی بنجا ہو گیا۔ گھر پہنچے آپ نے فوراً علاج معالجہ شروع کر لیا۔ جب محترم کی طبیعت بالکل اعتدال پر آگئی تو حضور سے اجازت طلب کی مگر آپ یہ برداشت نہ کر سکے کہ اتنے ضعف اور کمزوری کے باوجود انہیں باہر بھیجا جائے آپ نے اجازت نہ دی۔ حتیٰ کہ طبیعت میں پھر وہی بشارت اور خونِ صحت دور کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا اب اجازت ہے اور اسی حالت میں ہمیں تمہارے چلے جانے کے بعد زیادہ پریشانی نہ ہوگی۔

راستم خوشاب میں مقیم تھا اور چونکہ ہرنیا آدمی پردیس میں گھبراتا ہے اور شاید اس وصف کی انتہا مجھ میں پائی جاتی تھی۔ آپ نے میرے لئے پردیس بھیجی ایسا انتخاب کیا جو گھر سے کم نہ تھا مگر تاہم میں اپنے گھر کی درو دیوار کی یاد میں اکثر کھویا رہتا اور جب گھراتا تو حضور مجھے اس قدر خوش کرتے کہ تمام وہ تصورات جو اکثر مجھے تنہائی میں تنگ کرتے سب غائب ہو جاتے اور میں بالکل بھول جاتا کہ میں نو وارد ہوں ایک دفعہ راقم خوشاب سے آیا عصر کا وقت تھا جو نہی کہ میں سیڑھیوں سے چڑھا حضور نے بنگلہ کی باری کھٹ سے کھولی اور جھانک کر دیکھا۔ میں وہ احساسات بند قلم میں نہیں لاسکتا جو کہ میرے دل میں اس وقت موجزن ہیں اور یہ واقعہ قلب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نقش رہیگا۔ فی الواقع آپ نے اتنی محبت بھری نگاہ سے دیکھا جس کو کہ واضح نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کے رخِ انور میں بے پناہ شربے حد نورانی چمک اور جوشِ شفقت پایا جاتا تھا۔ ایک نہایت لطیف مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا "اچھا تم آگے" میں جواب میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے بہت سی باتیں سنی سنائیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھول گیا کہ میں نو وارد ہوں

اور نہایت بے چینی کے عالم میں تصور یک دو سرے کے سر تعویذ رہے تھے کہ



اس وقت ان مجالس کی قدر نہ مہتی۔ اور اگر اب پیدا بھی ہو گئی ہے تو بسو بے بقول شاعر  
 آہ! جب گلشن کی بھیت پر نیاں ہو چکی پھول کو بارِ بہاری کا پیام آیا تو کیا  
 میں چند دنوں کیلئے گھر پہنچا۔ اس وقت کہیں باہر جانے کا موقع تھا خود حضورِ بوجہ  
 عدالت معذرت تھے آپ نے مجھے فرمایا اگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ مگر نہ آپ نے اپنی زبان مبارک سے  
 مجھے جانی کو فرمایا اور نہ ہی بغیر اجازت کے میں گیا اور اگر آپ فرمادیتے تو یہ شاید میری فشا کجخلاف  
 بھی نہ ہوتا بوقتِ شام جب آپ نے مجھے گھڑی میں موجود پایا تو کافی استعجابِ حیرانی کا اظہار کیا اور  
 فرمایا کہ میرے فیصلہ کی انتظار قطعاً بسو مہتی کیونکہ میرے لئے اتنا بھی کہنا محال تھا خصوصاً جب کہ تم  
 صرف چند پیام کیلئے آئے ہو اگر تمہیں اتنی قلیل فرصت کے وقت باہر جانیسے کون نہیں تو  
 باہر جانے کو کیسے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ تم خود چاہتے ہو۔ برادرِ عزیز  
 انوار احمد صاحب طال اللہ عمرہ سے آپ کا بے پناہ پیار تھا۔ آپ ان سے بڑے لچپ  
 سوالات پوچھتے اور اس کے صحیح جوابات پر طرح طرح کے انعامات دیتے۔

اس امر کی سب سے بڑی دلیل کہ برادرِ عزیز محمد صبغتہ اللہ صاحب کی علالت سے آپ نے  
 جو چوکھتیں اپنی جان پر اٹھائیں اور جس تاریک ماحول میں عزیزِ م کو لاہور لائے اس نے  
 ثابت کر دیا کہ بحیثیت ایک باپ کے اندر حقیقی محبت کا گہر ہے۔ برادرِ عزیز محمد صبغتہ اللہ  
 کو آپ کی مختلف اور پیار بھری ناموں سے پکارتے اور فی الواقع ان میں بھی ایک قسم کی  
 شفقت پائی جاتی تھی۔ حضرات یہ موضوع اتنا لمبا ہے کہ اسکی حد نظر نہیں آتی اس سے بہتر  
 اور پڑھ کر واقعات جو کہ عوام الناس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پیش کئے جاسکتے  
 ہیں۔ مگر ان کے لئے بہت کافی وقت درکار ہے۔ دراصل اتنا بھی محال تھا مگر وقت کی  
 قلت کے باوجود چند لوٹے پھوٹے فقرات لکھ ڈالے ہیں۔

نیگہ دید کو تاہر شتہ معنی رہا کردم  
 حکایت بود بے پایاں بنجاموسی ادا کردم "



## غزل

در فراق حضرت رابعیہ رحمۃ اللہ علیہا

اَلْحَضْرَتِ صَلَاحِيزَاةٍ مُحَمَّدِيَّةٍ مَقْصُوْدًا لِسَوَابِغِهَا

آمد آں روزے کہ ما بگذاشتیم  
فکر رفتہ در گلو انداختیم

ہست روزے کا ندیں بودہ صال	این صال شاں برائے ما فصال
مشعل نور طریقت گل شدہ	مشعل راہ ہدایت گم شدہ
تلخئی ایں روز را دانستہ ایم	اشک خوں در چشم با گرفتہ ایم
چوں حمین باشد بغیر گل گلاب	ہمچنان ما را سراق آنجناب
مخلصیں و معتقد افسردہ اند	شاں سر خود در گریباں بودہ اند

شمع سوزاں نسیبت پُرانہ ہمانست

پیکر جاناں نہ، دیوانہ ہماں است



# درمدح پیر بنظیر

جناب حضرت محمد مقبول الرسول صاحب شانین اللہ شریف

پایہ کس کا دہر میں جو میرے پیر کا

مقبول ہے رسول کا رب قدیر کا

سزاج حق نے کر دیا اہل ضمیر پر

ثانی نہیں جہان میں روشن ضمیر کا

مختل ہیں جہاں کہیں جلوہ نما حضور

واں تذکرہ کیا شمس اور بد منیر کا

ہے چشمہ فیضان میرے پیر کا وجود

ہر چار سو جہان میں چرچا ہے پیر کا

اوروں کے اوج انتہا پر ادریں قدم

ہوتا ہے میرے پیر پر دستگیر کا

ہوئے نہ پھر کیوں اختل بزر جہان سے

قصد فلک پر آپ کے تخت سر پر کا

میر نہ ہو پھر حج کیوں لہ شریف میں

ایجد میں لگے دیکھ لو لہ امیر کا

دل کی زمام رہا سب سے اکل کے ہاتھ ہے

باقی رہا اب خوف کیا نفس شریہ کا

بحساب ایجد نہ کے عدد بھی ۶۵ ہیں اور لہ کے بھی ۶۵ - (مصنف)



# ذره نوازی

کتاب کا مستودہ حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی کی خدمت مبارک میں پیش کیا گیا آپ نے بعد مطالعہ چیز سطور لکھ کر عنایت کیں جن کو نہایت شکر یہ کیے ساتھ داخل کتاب کیا گیا یہ سب جناب مدوح کی ذرہ نوازی ہے۔ ورنہ نہ تو یہ فقیر ہی اس تعریف کا مستحق ہے اور نہ ہی مضامین ایسے بلند پایہ کے ہیں۔ اللہ پاک حضور کی دعا کو قبول فرماوے جو اس ناچیز کے حق میں کی گئی ہے۔ (محمد شریف معنی عنہ)

معزز قارئین میں نے تمام کتاب کا مطالعہ از ابتدا تا انتہا تبصر غائر کیا اور تمام سوانح حیات و ملفوظات و کرامات حضرت قدس اللہ و افاض علیہا من فیوضاتہ کو پڑھ کر دل اندونگین کو اطمینان و سرور قلب حاصل ہوا۔ واقعی مترتب سوانح حیات و جامع ملفوظات ڈاکٹر مولوی محمد شریف صاحب نے نہایت ہی جانفشانی سے کام لے کر اپنی محنت کا اظہار کما حقہ و کما یبغی کیا خدائے قدوس عروہ علیہم السلام کی تمام سعی کو مستحور اور یا عور فرماوے

آمین ثم آمین

لاشے فقیر محمد مطلوب الرسول کان اللہ



# -CRIȘ

















